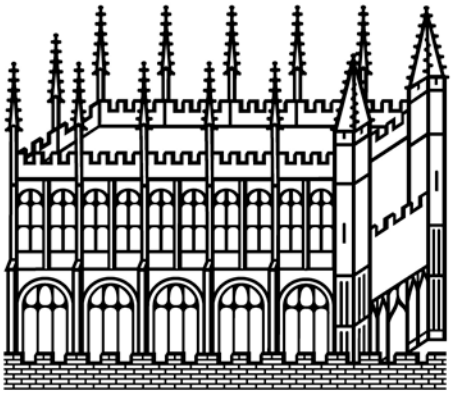


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

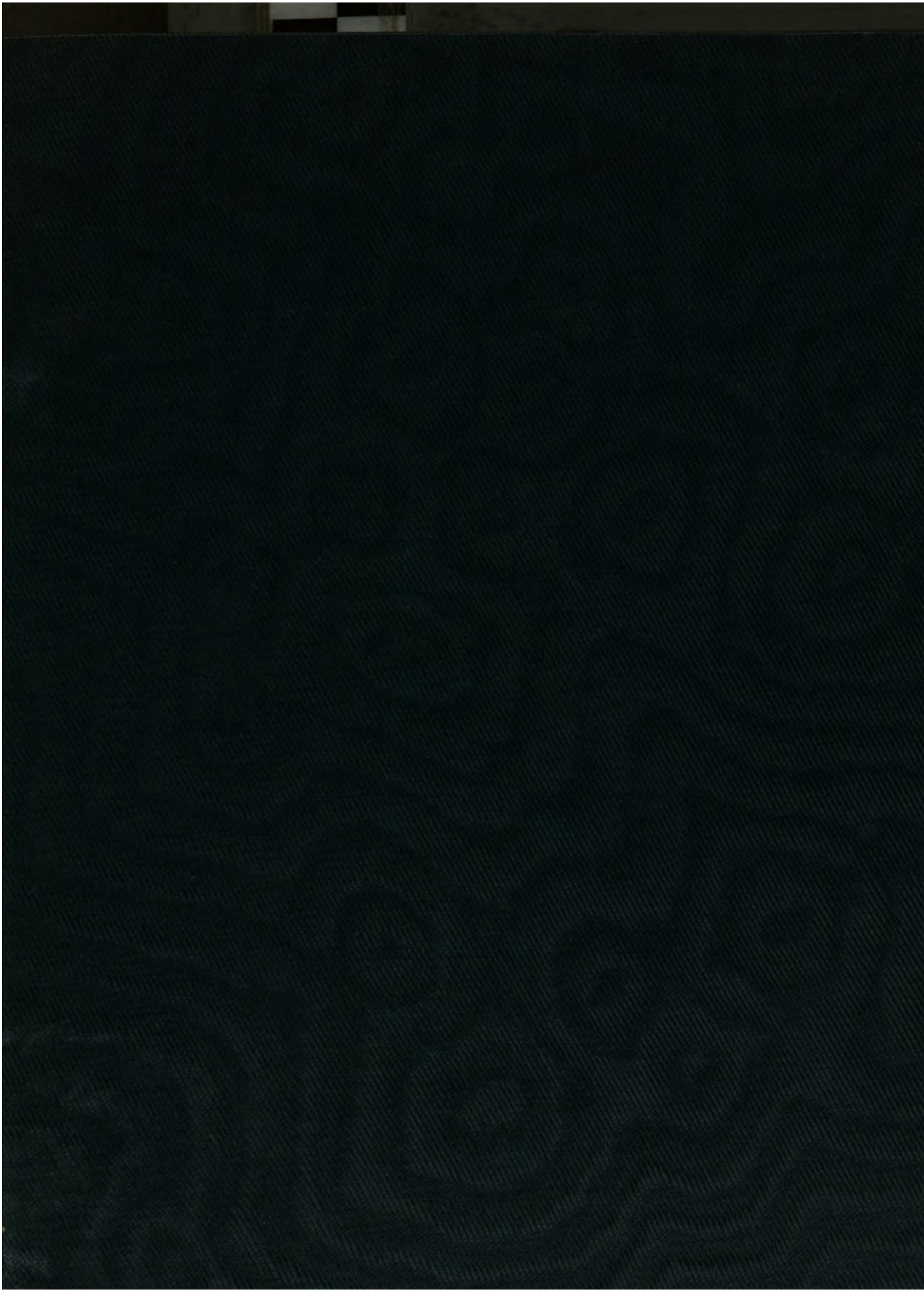
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

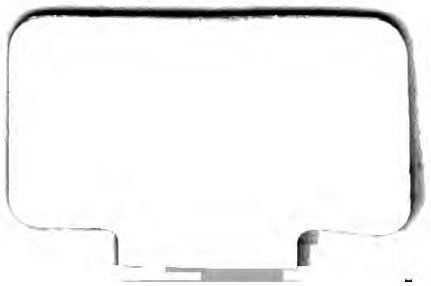
For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





16. ~~B~~ A. 19.

16A19

INDIAN INSTITUTE

لفٹنٹ گورنر بہادر اور عالیجاہ رفیع بارگاہ صاحب ڈائرکٹر بہادر دام اقبالہم
کے فیوض عامہ سے متمتع ہونے کے لیے یہ سمع خراشی کی جرات کی ہے

قطعۂ تاریخ گلدستۂ ادب من تصنیف منشی نتھن لال بہجت والد مولف

گلدستۂ ادب کہ مرتب ہوا ہے یہ — اخلاق کے کتب مین زبس انتخاب ہے
سرکار ڈایریکٹری مین ہو قبول — جو فیض و قدر دانی مین اب لاجواب ہے
یعنی صلہ مین اوسکے مولف کو زر ملا — ہان غور کیجے کیا ہے یہ عالی جناب ہے
تاریخ داخلی ہوئی اسطرح سے رقم — یہ عیسوی سنون مین یہ سارا حساب ہے
بہجت بشرط یاد کرے کچھ اسمین شک نہین — گلدستۂ ادب خرد افزا کتاب ہے

۵۷ ۱۸ — لفظ یاد کا داخل کیا
۱۵۲ ۱۸

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ در وقت عیش و طرب گلدستۂ ادب مولفہ منشی وہبی مشتاق
صاحب خلف الصدق منشی نتھن لال صاحب متوطن اجمیر مطبع نامی گرامی جناب منشی
نولکشور مقام لکھنؤ مین بماہ نومبر سنہ ۱۸۷۵ ع زیور طبع سے آراستہ ہوا فقط

ایضاً یہ نو چیز اعتماد کے لایق نہین اہل زمان کی دوستی اور دشمنی راجونکی نزدیکی معشوقونکا جمال بچونکی باتین عورتونکی وفا دیوانونکی مہربانی مستونکی سخاوت عاشیونکی ارادت دشمنونکا فریب۔

ایضاً ان نو آدمیون کی بات کا ہرگز اعتبار نہ چاہیے اگرچہ ہزارون قسمین کھائین اور لاکھون باتین بنائین دشمن منافق جواری چور زیادہ گو عیاش بیمار قرضدار

ایضاً دانا آدمی کو چاہیے کہ ان نو آدمیون سے دشمنی نکرے بلکہ ہر ایک کو خوش رکھے اگر احیاناً کسی سے بگاڑ ہوجاے تو بڑا نقصان پہونچے مرشد علماے دین شاعر زوجہ فرزند دربان حاکم وقت ہمسایہ طبیب باورچی۔ فقط

خاتمہ کتاب

سپاس بیقیاس خداوند حقیقی کا کہ اوسکی فضل وکرم سے یہ چند نصیحت آمیز باتین اور عبرت انگیز مثالین جو بزرگونکی صحبت اور عنایت سے یاد کرکے حافظہ کے خزانے مین ذخیرہ کین تھین واسطے استفادہ طلبہ کے سلک عبارت مین کھینچی گئین قدردانون کے اخلاق کریمانہ سے امید ہے کہ جہان کہین عبارت اور مضمون مین خطا ونسیان دیکھین اوسکو قلم اصلاح سے درست فرماوین کیونکہ اس مجموعہ ان کو تصنیف وتالیف کا سلیقہ نہین فقط سرکار فیض آثار اور نواب مستطاب

شاعر خوشگو منجم سنجیدہ خوندیم صادق طبیب حاذق۔

ایضاً ان چھ چیزون سے کسیکو فایدہ نہو قول بے عمل مال بے خیر دوست بے تجربہ صدقہ بے نیت زندگی بے صحبت علم بے صلاح۔

ایضاً جسپر یہ چھ شخص مہربان ہون وہ عزیز الوجود ہی حاکم وقت ماں باپ بھائی استاد اور مرشد

ایضاً چھ آدمی چھ چیز سے محروم ہین بادشاہ ظالم ثبات ملک سے مغرور ستایش اور نیکنامی سے بدخلق دوستونکی مدد سے کینہ بزرگونکی بزرگی سے بخیل انجام کی خوبی سے اور مخبر اچھی بری خبر دینکے انجام سے

ایضاً یہ چھ صفتین جسمین ہون وہ انسان کامل ہی دلیری بردباری اولوالعزمی علم عقل ورع

ایضاً خاموشی مین سات فایدہ ہین زینت بردبار ہیبت بے سلطنت عبادت بے محنت حصار بے دیوار بے نیازی بے عذر کرام الکاتبین سے فراغ اور سب عیبون سے چھپنا۔

ایضاً آٹھ عیب حسد وغصہ سے آدمی کو عاید ہوتے ہین نادانستہ غیبت کرنا زور اور ظلم سے کام نکالنا دغا سے کسیکو قتل کرنا کسیکی صنعت کی داد نہ دینا کسیکے ہنر مین عیب نکالنا کسیکا مضمون چورا لینا کسیکا دین نہ دینا اور ہر کسی کے ساتھ سخت زبانی۔

ایضاً آٹھ چیز آٹھ چیز سے وابستہ ہین عورت کی حرمت خاوند سے بیٹے کی عزت باپ کی خوشنودی سے شاگرد کی استعداد استاد سے سپاہ کی قوت سپہ سالار سے زہد کی کرامت تقوی سے رعیت کی امنی بادشاہ سے شہر کی بندوبست عدالت سے عدالت کی رونق حکمت سے

۳۶ ایضاً چار گروہ کی آزمایش چار وقت پر منحصر ہی اہل شجاعت کی بہادری لڑائی کے
دن امانت داروں کی امانت لین دین مین زن و فرزند کی مہر و وفا ایام فقر و
فاقہ مین دوستون کی حقیقت نکبت اور فلاکت مین۔

۳۷ ایضاً یہ پانچ چیز سریع الزوال ہین ابر کا سایہ پھپوس کی آگ مسافر کی دوستی اوس
کی سیرابی کمینون کی سربرآوردگی۔

۳۸ ایضاً آدمی پانچ باتون سے نامی ہوتا ہی ایک علم سے دوسرے عقل سے تیسرے
کرم سے چوتھے دولت سے پانچوین عبادت سے۔

۳۹ ایضاً نوشیروان کے خزانہ مین ایک تختی پر یہ پانچ باتین لکھی ہوئی تھین ایک جو کوئی
دولت نہین رکھتا برو نہین رکھتا دوسرے جو کوئی بیٹا نہین رکھتا اگر کھونکی روشنی نہین
رکھتا تیسرے جو کوئی بھائی نہین رکھتا وہ بازو کا زور نہین رکھتا چوتھے جو کوئی عورت
نہین رکھتا وہ آرام نہین رکھتا پانچوین جو کوئی چارون ہی نہین رکھتا وہ کوئی دکھ ہی نہین رکھتا

۴۰ ایضاً پانچ چیز پانچ چیز کو خراب کرتی ہین ایمان کو خیانت عقل کو غصہ علم کو غرور
صبر کو حرص سخاوت کو طمع۔

۴۱ ایضاً ان چھ چیزون مین وفا کم ہی تلوار روپیہ غلام حرامی حسن زن۔

۴۲ ایضاً یہ چھ چیز کسی بادشاہ کو اتفاق سے ملجاتی ہین وزیر با تدبیر دبیر خوش تقریر

ایضاً تمام صفتون مین چار صفت عمدہ ہین سخاوت شجاعت عدالت حمیت۔
ایضاً سب صفتون مین بُری بھی چار ہی صفت ہین بخیلی نامردی بے ایمانی بیحیائی۔
ایضاً جوانی دولت حکومت جہالت ان چارون مین سے ہر ایک شر اور فساد کی جڑ ہی
جسکی ذات مین چارون ہی جمع ہون اوس سے بچنا چاہیے۔
ایضاً آدمی ان چارونکی دفع کرنے مین غفلت نکرے ورنہ روز بروز زیادہ ہوکر اوسکو
دبالینگے دشمن قرض مرض آتش۔
ایضاً چار چیز چار چیز سے حاصل ہوتی ہین نجات صبر سے آسودگی خیر سے فیروزمندی عدل سے دولت بذل سے
ایضاً چار چیز چار چیز سے کامل ہوتی ہین عقل خیر سے دین پرہیز سے کام ہمت سے نعمت شکر سے
ایضاً چار چیز چار چیز کو کھو دیتی ہین ناسپاسی نعمت کو کاہلی ہمت کو مسخرا پن عزت کو خیانت حمیت کو
ایضاً یہ چار چیز خدا تعالی دشمن کو بھی نصیب نکرے پیری مین تنہائی غربت مین بیماری
مفلسی مین قرض پیادہ روی مین بی کفشی۔
ایضاً چار شخص کو چار چیز ہر جگہ موجود ہین متحمل کو احمال تاجر کو مال عالم کو وطن فصیح کو مامن
ایضاً چار شخص بہائم سے بدتر ہین برہمن بی صبر راجہ قانع شرم والی زندگی بیشرم بی بی
ایضاً چار آدمی ہمیشہ بیوقار رہتے ہین عالم بی کمال موذن بی عمل زن بازاری کا مصاحب
دولتمند کے ساتھ کھانا کھانے والا۔

ایضاً چار

۱۷ ایضاً یہ تین چیز خدا سے مانگے تو تندرستی۔

۱۸ ایضاً یہ تین چیز بغیر عنایت الہی کے نہین ملتین زن موافق فرزند لئیق سامان دلخواہ

۱۹ ایضاً تین چیز و نسی خدا کی قدرت بہت کچہ معلوم ہوتی ہی اور انکی مختلف ہونی مین جو فوائد ہین گنے مین نہین آتی ہر ایک سمجھ سکتا ہی ایک آدمی کی صورت سی کہ باوجود اس کثرت کے ایک کی صورت دوسری سی نہین ملتی دوسری آدمی کی آواز سی کہ وہ بھی اسیقدر مختلف ہی تیسرے آدمی کی تحریر سے کہ ہر ایک نیے طرز سے لکھتا ہی۔

۲۱ ایضاً جو کبھی اوندکری وہ مرد نہین جو دیکر پچھتاوی وہ سخی نہین جسکی شکست مین تیوری بل جائین وہ بہادر نہین

۲۲ ایضاً راجہ جدھشٹر نی سری کرشن جی سی یہ چار سوال کیے کہ جو بڑھی ہی بڑھی وہ کیا اور جو گھٹی ہی گھٹے وہ کیا اور جو گھٹی نہ بڑھی وہ کیا اور جو گھٹی بھی بڑھی بھی وہ کیا سری کرشن جی نی فرمایا جو بڑھی ہی بڑھی وہ حرص ہی اور جو گھٹی ہی گھٹی وہ عمر ہی اور جو گھٹی نہ بڑھی وہ قسمت کا لکھا ہی

۲۷ اور جو بڑھی بھی گھٹی بھی وہ دل کا حوصلہ ہی۔

۲۵ ایضاً چار چیز چار چیز سی پیدا ہوتی ہین شکر سی نعمت کی افزونی خاموشی سی سب طرح کی سلامتی سخاوت سی نیکنامی سیاست سی امینی

۲۶ ایضاً چار چیز آدمی کو بی اعتبار کر دیتی ہین بی محل ہنسنا کمینون کی صحبت رکھنا عورتون سے مشورت کرنا مفسدونکو پناہ دینا۔

۴ ایضاً دو باتین نادانی کی دلیل ہین ایک کہنے کی جگہ چپ رہنا دوسری چپ رہنے کی جگہ کہنا۔

۵ ایضاً دو شخص حقیقی تونگر اور ازلی نامور ہین ایک اہل قلم دوسرا اہل سخن۔

۶ ایضاً دو باتون سے ہمیشہ احتراز رکھو ایک کوتوال سے دوستی کرنے دوسری بہیر کی پڑوس مین گھر نہ بنانے سے۔

۷ ایضاً دو چیز ٹوٹ کر پھر وصل نہین ہوتین ایک موتی دوسرا دل۔

۸ ایضاً دو آدمی دین اور دنیا کے دشمن ہین ایک بادشاہ بے حلم دوسرا زاہد بے علم

۹ ایضاً دو آدمی کبھی بہتری کا منہ نہین دیکھتے ایک حاسد دوسرا طامع۔

۱۰ ایضاً تین آدمی کو تین چیز خوار کرتی ہین بادشاہ کو ظلم عالم کو طمع درویش کو ریا۔

۱۱ ایضاً تین آدمی پر تین بات فرض ہین بادشاہ کو سیاست وزیر کو امانت رعیت کو طاعت

۱۲ ایضاً تین چیز بغیر تین چیز کے پایدار نہین علم بغیر بحث کے مال بغیر تجارت کے ملک بغیر سیاست کے

۱۳ ایضاً یہ تینون باتین ہیچ ہین سخاوت نامور ی کے لیے دولت بغرور اور حسن جوانی پر گھمنڈ۔

۱۴ ایضاً یہ تین چیز جلد ابتر ہوجاتی ہین ندی کنارہ کا درخت بے خاوند کی عورت بغیر وزیر کا راجہ۔

۱۵ ایضاً یہ تین شخص جلد رسوا ہوتے ہین بے علم آدمی بے افسر کی فوج کاہل الوجود عزت طلب۔

۱۶ ایضاً تین چیز کی عافیت تین چیز سے متعلق ہے دین کی عافیت نفس کی خواہشون پر عمل نکرنے سے مال کی عافیت دل مین حسد نرکھنے سے تن کی عافیت کم کھانے سے۔

۱۷ ایضاً تین چیز آدمی کی دشمن ہین مال کی کمی عیال کی بیشی اور بیخوابی بد۔

۲۸ قاعدہ کلیہ عیب دار آدمی کی صحبت مین اچھا بھلا آدمی بھی عیب دار ہوجاتا ہی جیسے گونگے کو کوئی جب سمجھا پائے کہ پہلے آپ گونگون کی سی حرکت کرے۔

۲۹ نکتہ بڑے آدمیونکا دل دولت کے بڑھنے سے بڑھتا ہی اور اوسکا گھٹ جانی سے گھٹتا ہی جیسے کنول پانی کے بڑھنے سے بڑھ جاتا ہی اور جب پانی گھٹتا ہی تو وہ نہین گھٹتا۔

۳۰ نکتہ اچھے آدمی تکلیف دینے سے بھی اپنی بھلائی کو نہین چھوڑتے جیسے صندل کو چاہے جتنا گھسو اچھی ہی خوشبو دیگا ویسے ہی پھلدار درخت پتھر ونسے مارنے پر بھی پھل ہی دیتا ہی۔

۳۱ نکتہ بے ہنر آدمی ہنرمند ونمین رہنے سے بڑی جگہ جا پہونچتا ہی جیسے ڈھاک کا پتا پان کے ساتھ راجون کے ہاتھ مین پہونچے ہی۔

۳۲ قاعدہ کلیہ کان ناک آنکھ منہ سبکی ایک ہی جگہ ہین مگر ہر ایک کی کہنے سننے دیکھنے مین بڑا فرق ہی

متعدد نصیحتین سیاقۃ الاعداد کی صنعت سے

۱ نصیحت سو باتونکی ایک بات یہ ہی کہ انسان خدای عزوجل کی بندگی مین ہاتھ پاؤن دل اور زبان سے رات دن حاضر رہے ماں باپ اوستاد پیر مرشد آقا اور دوسرے بزرگون کا ادب جیسا کہ چاہیے کرے اور چھوٹون کے اوپر شفقت کی نظر رکھے۔

۲ ایضاً دو باتونسے نعمت کو زوال ہوتا ہی ایک سورج کے غروب سے پہلے سونا دوسرے سورج کے طلوع سے بعد بدلنا

۳ ایضاً دو باتین خانہ برانداز دولت ہین ایک آقا کی بے اعتقادی دوسرے نوکر کی بددیانتی

وہ کام بنے یا نہ بنے اگر بنگیا تو خیر اور جو نہ بنا تو لوگ طنز کرینگے اور اوسکو نا ساٹھہرائینگے

قاعدہ کلیہ زمین ہر قسم کی نعمتون سے معمور ہے مگر آدمی کو اوسیقدر ملتا ہے کہ جتنا اوس کی قسمت مین لکھدیا ہے

پند آدمی کو آنکھہ کی مانند جو ہر عضو کو درد مند دیکھکر روتی ہے اپنے ہمجنسون کے دکھہ درد مین شریک ہونا چاہیے

قاعدہ کلیہ اہل عالم کی دورنگی خدائے احد کی وحدانیت مین خلل انداز نہین ہوسکتی

نکتہ کس لیے کہ دو لبونسے ایک ہی بات نکلتی ہے اور دونو آنکھونسے ایک ہی چیز نظر آتی ہے

نکتہ زور آورونکی رعایت کرتی ہے کوئی کمزورونکی رعایت نہین کرتا جیسے ہوا آگ کو روشن کرتی ہے اور چراغ کو بجھا دیتی ہے

نکتہ قاعدہ ہے کہ جو چیز نفع بہت دیتی ہے وہ نقصان بھی بہت دیتی ہے

نکتہ بڑی بڑی آفتین بڑے آدمیون پر ہی گذرتی ہین غریبونکو اون سے کچھ نقصان نہین پہونچتا جیسے سخت آندھی مین بڑے بڑے درخت اوکھڑ جاتے ہین اور گھاس کو کوئی آفت نہین پہونچتی

قاعدہ کلیہ قاعدہ ہے کہ بنی ہوئی چیز بگاڑنے سے بگڑ تو جاتی ہے مگر وہ بگڑی ہوئی لاکھہ بناؤ پھر ویسی نہین بنتی جیسے موتی کی اگر خاک بناوین تو بن جاوے اور جو پھر اوس خاک کا موتی بنایا چاہین تو نہ بنے

نکتہ ۱۱ آدمی اسقدر اولوالعزم ہی کہ جو پیر ہوتے تو عالم بالا کا بندوبست کرتا۔

نکتہ ۱۲ انسان جو پیدا ہوتا ہی روتا ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ دنیا رونے کی جگہ ہی اسمین جسکے پاس کچھ ہی وہ بھی روتا ہی اور جسکے پاس نہین ہی وہ بھی روتا ہی۔

نکتہ ۱۳ راستی سے کبھی کوئی کنارہ نکری کہ یہ جوان کی لیئے تلوار اور بوڑھی کی لیئے عصا ہی

نکتہ ۱۴ آدمی کو جیسا نوسے برتر پیدا کیا ہی اگر کوئی کہی کہ پر نہین دیئے کہ زیادہ اولوالعزم ہوتا اسکا جواب یہ ہی کہ اسکو پر کے بدلے علم اور عقل سی بہرہ مند کیا ہی جس سے زمین پر بیٹھا ہوا عالم بالا کی سیر کرے جہان نظر کی رسائی نہو وہان عقل سے کام لے پرندونکو با وصف پر ہونے کے یہ بات میسر نہین۔

نکتہ ۱۵ جو کوئی بی سمجھی کام کرے وہ اپنا کام بگاڑ کر پچھتاے اور غیر اوسپر ہنسے۔

نکتہ ۱۶ جو کوئی خواہ مخواہ قسم کھائی وہ آپکو جھوٹا اور دوسریکو بدگمان ثابت کریگا

نکتہ ۱۷ بھائیونسے بگاڑ کرنا حکمت مین داخل نہین ہی کیونکہ جب وہ حملہ رحمی سے نا امید ہوجاتی ہین تو وہ کرتے ہین کہ جو سرو دست دشمن نہین کرسکتا۔

نکتہ ۱۸ باپ بیٹونمین دشمنی پڑجاتی ہی گھر بگڑ جاتا ہی اور غیر لوگ اوسمین مداخلت کرتے ہین۔

نکتہ ۱۹ اپنے دلی ارادی کو کسی سی ظاہر نکرے جب تک کہ وہ پورا نہو اگر پہلے سی کہدیگا تو شاید لوگ اوسکی مانع ہوجائینگے اگر کوئی مانع بھی نہوا تو یہ احتمال ہی کہ شاید

نکتہ ۲ جو کوئی ادب سکھائے تو انسان سیکھ لے اور عذر کرے تو مان لے
جو ادب نہ سیکھے وہ حیوان ہی اور جو عذر نہ مانے وہ شیطان ہی۔
نکتہ ۳ سننے اور دیکھنے مین چار انگل کا فرق ہی پس دیکھے ہوئے پر یقین کرو اور
سنے ہوئے سے درگذرو ورنہ ہزار کوس کا فرق پڑجاے گا۔
نکتہ ۴ جب کسیکی دو بات سن لی تو ایک کہی کہ خدا نے زبان ایک اور کان دو دیے ہین
نکتہ ۵ آدمی کی تمام خوبیان مثل طعام بےتکلف کے ہین اور حلم اون مین ایسا ہی کہ جیسے
کھانون مین نمک جس آدمی مین حلم نہو تو اوسکی خوبیان مثل طعام بے نمک کے ہین
حلم کا اونسا ملیح ہوتا ہی۔
نکتہ ۶ جب انسان پیدا ہوتا ہی تو سب ہنستے ہین اور جب وہ سب کے ساتھہ نیکی سے
بسر کرکے مرتا ہی تو وہ ہنستا ہی اور سب روتے ہین۔
نکتہ ۷ زبان پر ایک نقطہ زیادہ کرنے سے لفظ زیان حاصل ہوتا ہی اسکے یہ معنی
ہین کہ زبان ذرا بھی بگڑ جانے سے آدمی کو خراب کرتی ہی۔
نکتہ ۸ انسان خلاف ورزی رجب سے آمادہ ہی کہ منہہ کا کام ناف سے لیتا تھا
نکتہ ۹ انسان پیدا ہوتی ہی کچا دودھ پیتا ہی اسلیے اوسکی رای کچی ہوتی ہی۔
نکتہ ۱۰ جب تک گانو نکی کچائی نہ جاے آدمیونکو پختگی نصیب نہو۔

کہ جو یہ کل آخری کل ہووے۔

جو آدمی کہ خلق کے زیور ادب کے حلیہ صبر کے خود تسلیم کے جوشن ہمت کی زرہ راستی کی تلوار حکمت کی ڈھال تجربہ کی جلو ہنر کی کمر علم کی شوکت ریاضت کے علم عبادت کی قوت سے مسلح اور آراستہ ہو وہ اشرف المخلوقات ہی جس معرکہ مین جاوے آبرو پاوے دشمنون کو پست کرے مدعیون کو زیر دست کرے۔

نکتہ سخت بلند وہ ہی کہ اورون کے حال سے نصیحت پکڑے اور بدبخت وہ ہی کہ اوسکے حال سے اور عبرت پکڑین۔

نکتہ فرشتہ ہوجانا آسان ہی اور آدمی ہونا مشکل ہی۔

قاعدہ کلیہ وہ بات کہ انسان کے سوا کسی حیوان مین نہین ہنسی ہی یعنی سب حیوانون کے برخلاف انسان ہنستا ہی۔

بدلہ نکتہ قاعدہ کلیہ مثالونکے ساتھہ

۱ نکتہ عجب کہ کوئی گھر بنائے اور تکلفات سے آراستہ کرے اور آرام کیے اوٹھہ جاوے اور اوس سے عجب تر یہ ہی کہ اور کوئی اوسکی جگہہ بیٹھے اور غفلت اختیار کرے اور اس انقلاب پر جو آنکھونسے دیکھا کچھہ عبرت نہ پکڑے۔

۲ بدلہ مانگنا بڑا عیب ہی کسی سے کچھہ نہ مانگے اور مطلب کی حسن معنی کو سمجھے۔

کی تجویزون سے غافل نہین تو اغلب ہی کہ رفتہ رفتہ اس طریقہ کی حدونکو پہونچ جائیگی
قلم صداقت رقم اس مقام پر پہونچکر جزویات سے کنارہ کش اور قواعد کلیات و نکات
کیطرف جلوہ ریز ہوتا ہی۔

امور مفیدہ متفرقہ کے بیان مین

آدمی ہونا دشوار ہی

حیوان کا لفظ موجب حکم اس قاعدہ کلیہ کے کہ کل انسان حیوان ہین اور کل حیوان
انسان نہین تمام انسانون پر لگا ہوا ہی پس جو کوئی کہ حلیہ سعادت سے محلی ہو
وہ انسان ہی اور سعادتمندی کا اطلاق جب ہوتا ہی کہ یہ چند صفتین یعنی الفت
صداقت شفقت رحم وفا تسلیم تودد عبادت حیا پرہیزگاری بردباری اور
تواضع اوسکی ذات مین جمع ہوون اور ہر کام کا اندازہ نگاہ رکھے اور خدا کے
ساتھہ سچا اور خلق کے ساتھہ منصف اور نفس کے اوپر قاہر اور درویش کے اوپر
مہربان اور خردمندون کے ساتھہ شفیق اور بزرگون کے ساتھہ متواضع اور
دشمنون کے ساتھہ متحمل اور دوستون کے ساتھہ ملتفت اور جاہلونکے ساتھہ ساکت اور عقلمندونکا
معترف رہی اور شبانہ روزی محاسبہ اپنا اسی نوع پر کیا کرے اور ماضی پر متاسف اور
حال پر منصف اور استقبال پر متلطف رہی اور آج کا کام کل پر نہ ڈالے کیا معلوم ہی

علاوہ اسکے عارضی تکلفات اور موہوم توقعات پر خرچ نکرے جو ان باتون مین روپیہ اوٹھاتے ہین وہ بڑے نادان ہین۔

ہند کے پورانی حکیمونکا انتظام اخراجات مین یہ حکم ہی کہ ہر شخص اپنی آمدنی کو پانچ حصہ کرے پہلا حصہ خیرات کیلیے اسمین سے سائلون اور محتاجونکو دی اور مہمانون اور مسافرون کی تواضع اور مہمانی کرے۔

دوسرا حصہ اپنے اور اپنے عیال اطفال کی تن پروری اور ضرورت کے لیے رکھے

تیسرا حصہ خرچ خاندان اور خارجی مصارف کیواسطے جیسی کہ دنیادارون مین رسم ہی کہ باہمی معاملات مین ہنگام تقریب شادی اور غمی کے خرچ کرتے ہین

چوتھا حصہ تجارت یا دیگر منفعت کیلیے تاکہ اسکی درایعہ سے دولت اور سرمایہ کو ترقی ہو

پانچوین حصہ کو نقد جمع رکھے کہ جب کوئی ناگہانی آفت آپڑی جسمین ہتک عزت یا جان کا زیان ہوتا ہو تو اوسوقت کام آوے کیونکہ ایسی بہت آفتین روپیہ سے ٹل سکتی ہین

توضیح جو لوگ کہ اپنی آمدنی اور جائداد کافی رکھتے ہین وہ تو اس طریقہ پر عمل کرکے بہرہ وافی اوٹھا سکتے ہین اور جنکی آمدنی ایسی نہو کہ ان شرطونکو وفا کرے اونکو اس قاعدہ سے مستفید ہونا مشکل ہی مگر جو وہ چند روز کی محنت اور تکلیف گوارا کرین اور جہان تک ہوسکے اخراجات کی کفایت اور بندوبست اور جائداد کے بڑھانے

اب ان تینون قسمون مین یہ باتین مدنظر رکھے۔

اول جو براہ خدا دے اوس مین چار امر کا لحاظ چاہیے۔

۱ خوشی کے ساتھہ دے اور دیکر افسوس نکرے۔

۲ دوسرے کسی عوض کی غرض بطور دعا وغیرہ کے ظاہر اور باطن مین نہ رکھے۔

۳ تیسرے متوکل مستحق محتاج اور معذور کو دینا مقدم سمجھے۔

۴ پوشیدہ دے۔

سخاوت مین پانچ بات پر دھیان رکھے۔

۱ ایک جلدی کرے کہ سائل منتظر نہ رہے۔

۲ پوشیدہ دے کہ لینے والا شرمندہ نہو۔

۳ تیسرے جو دیوے اوسی بہت نہ جانے کہ مروت اور ہمت کا تقاضا یہی ہے۔

۴ چوتھے سوال کرنے والے سے یہ نہ کہے کہ پھر مت آنا۔

۵ پانچوین ایسے کو نہ دے جو جرم کرتا ہو یا کوئی شر پیدا کرے۔

ضرورت مین دو لحاظ رکھے۔

۱ ایک اندازہ و لیاقت و استدلال۔

۲ دوسرے اندازہ سے بھی زیادہ خرچ کرے جب جان مال یا حرمت مین خلل آتا ہو

لوگون کو نہایت فائدہ دیا اور سبھون نے اسبات کو راجہ کی نیک نیتی اور خوش اعتقادی سے سمجھی

اخراجات کے بیان مین

حکما نے فرمایا ہی کہ جسطرح سے حصول معاش مین آدمی کو کوشش اور تدبیر ضروری ہی اوسی طرح خرچ کرنے مین اعتدال اور انتظام فرض ہی پس ہر بشر کو چاہیے کہ فضول خرچ نہو اور نہ بخیل ہو متوسط ہو یعنی آمدنی سے کم خرچ کرے زیادہ نکرے۔ جو شخص اپنی معاش سے زیادہ خرچ کرتا ہی وہ ہمیشہ قرضدار اور تکلیف مین گرفتار رہتا ہی اور آسودگی کا منہ کبھی اوسکو حاصل نہین ہوتا فردوسی احوال آن کس بباید گریست ؎ کہ پیدا کند نوزدہ خرچ بیست ؎ بہرحال جو خرچ کرے تین قسم کے خلاف نہو۔

ایک براہ خدا جیسے خیرات اور زکات۔

دوسرے سخاوت جیسے تواضع مہمان نوازی اور اپنے بھجنون کی مدد دی

تیسرے ضرورت یعنی بغرض کسیطرح کی آسایش یا منفعت یا حفاظت کے کسی آفت سے یا واسطے پرورش اور تربیت اپنی اولاد اور متعلقان کے اسمین تمام رسوم دنیوی اور احتیاج لابدی آگئے۔

قافلہ کو بدرقہ ہوکر منزل مقصود پر پہونچاتا ہی۔

حکایت ایکدفعہ کا ذکر ہی کہ سر ہنری لارنس صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ نے بیکانیر کی سرزمین کو اوجڑ بنجر ناقابل زراعت اور بے آب دیکھکر وہان کے راجہ سے پوچھا کہ تمھارے ملک مین پانی نہ برسے تو کیا کرو راجہ نے کہا کیون نہ برسے کیا ہم دنیا سے باہر ہین صاحب نے کہا اور دنیا مین تو سبب افراط آب اور کثرت چاہ اور تالابونکی زراعت کا بڑا ذریعہ موجود ہی اور تمھارے یہان زراعت کا سارا مدار برسات پر ہی اس لیے مینے تمسے پوچھا کہ جو کسی برس پانی نہ برسے تو کچھ بھی زراعت نہوا وسوقت تم کیا کرو راجہ نے کہا کہ یہ سب کچھ سہی مگر پانی اور جگہ نہ برسے اور ہمارے یہان برسے کیونکہ اورون کو تو اپنے چاہ اور تالابون کے پانی کا بھروسا ہی اور ہمکو فقط خدا ے عزوجل کے باران رحمت کا توقع ہی پھر تم ہی کہو کہ ہمارے یہان پانی نہ برسے گا۔

صاحب نے کہا جب تمھارا عقیدہ ایسا پختہ اور تمکو خدا کے فضل پر اسقدر یقین واثق ہی تو تمھارے یہان ضرور پانی برسے چاہے سارا جہان اوسکو ترسے اتفاقات سے اوس برس بیکانیر مین خوب بارش ہوئی اور کشتکاری

بیان کیا۔
وہ اس تعجب انگیز سرگذشت کو سنکر بہت خوش ہوے اور اوسکو
جان کی سلامتی اور کامیابی کی مبارکباد دی اور جسنے بھینس دینے
کا اقرار کیا تھا اوسنے فوراً بھینس اوسکے حوالہ کی وہ گھر آیا اور
حسب دستور اوس عورت سے شادی کرلی تو نک کے بہت سے
آدمیون نے اون دو نو مرد عورت کو دیکھا ہی اور وہ دیکھنے والے ابتک
موجود ہین۔
اس ہوش افزا حکایت سے خداوند حقیقی کے فضل و کرم کے کیا کیا
اسباب معلوم ہوتے ہین اور جو اوس سے دل کے اوپر اثر ہوتا ہی وہ محتاج
بیان نہین دوسرے اس سے یہ ایک باریک بات بھی پائی جاتی ہی کہ فضل
الہی کسیکے مسئلت اور استدعا پر منحصر نہین رہتا فی الفور شا لمحال مصیبت
زدون کے ہوتا ہی مگر انسان کے اوپر فرض ہی کہ ہر حال مین اوسکے فضل و
احسان کا یقین واثق اور اطمینان کامل رکھے اور اوس سے آپ کو محروم
نہ سمجھے اکثر لوگ اسی بات پر جمے ہوے ہین کہ بغیر اعتقاد کافی اور اعتماد کلی
کے کبھی کسیکو کچھ حاصل نہین ہوتا اور یقین واثق انسان کی مرادون کے

گوجر نے پوچھا وہ کہان رہتا ہی وہ بولی ٹونک کوئی جگہ ہی اوسکے کسی گانو مین
رہتا ہی گوجر نے پوچھا اوسکا نام تجھے یاد ہی وہ بولی ہان اور نام بتایا تو وہ
نام اوسکا تھا اور اوسی کی منگنی اوس گانو مین ہوئی تھی پھر اوسنے عورت
سے اوسکا گوت اور بان باپ کا نام اور سب پتہ دریافت کیے تو ٹھیک
ٹھیک ملگئے تب اوسکو یقین ہوا کہ یہ عورت میری منگتر ہی اور خدا کی قدرت
پر بڑا تعجب کیا کہ دیکھو اوسنے کیسے عجیب ڈھب سے اسکو میرے پاس بھونچایا
پس اوسنے عورت کو تسلی دی اور کہا کہ وہ گوجر مین ہون کہ جسکی ساتھہ تیری
منگنی ہوئی تھی اور میرا نام بھی یہ ہی ہی جو تونے بتایا اور عمل بھی یہان ٹونک
کا ہی اور گانو بھی وہ ہی ہی جہان تیری شادی ہوتی اب تو بھگوان کا شکر
کر کہ تو جسکی امانت تھی صحیح اور سالم اوسکے پاس پہونچی اور غیر کے ہاتھہ سے
محفوظ رہی یہ تیرے ہی اقبال کی خوبی تھی جو مین ایسے دریاے زخار مین ڈوبا
اور اپنی شرط بھی پوری کی اور تجکو بھی حاصل کیا اب تو میرے ساتھہ چل کہ
گھر پہونچکر تیرے ساتھہ بیاہ کرونگا۔

پس وہ عورت کو لیکر اپنی جگہ پر آیا وہ تینون اوسکے انتظار مین وہان
بیٹھے تھے اونکو وہ پتہ دے اور سب حال اپنا اور عورت کے بہم پہونچنے کا

آدمی ہون اور چھپر کو پکڑ کر کنارے کیطرف چلا اگرچہ پانی کے اوتار چڑھاو اور موجون کے بڑھاو گھٹاو سے بڑے بڑے صدمہ اوٹھاے مگر چھپر کو ہاتھ سے نہ جانے دیا کنارے پر پہونچکر غور سے دیکھا تو چھپر کے اوپر ایک جوان عورت نظر آئی اوسکو اوتار کر احوال پوچھا۔

وہ بولی کہ مین قوم سے گوجر اور علاقہ میواڑ کے ایک گانو کی رہنی والی ہون آج شام کے وقت دفعتہً بناس مذی ایسے زور شور سے چڑھ آئی کہ تمام گانو اوس مین بہہ گیا مین پانی کے ڈر سے چھپر کے اوپر چڑھ گئی تھی پانی وہان بھی آپہونچا اور مجکو یہان تک بہالایا پانی کے خوف سے میری جان لب پر آگئی تھی اگر تو نہ بچاتا تو مین جانے کہان کی ماری کہان بہہ جاتی اور میری نعش جانے کس جگہہ کے جانورون کو نصیب ہوتی۔

گوجر نے اوس سے پوچھا کہ اب تیرے رشتہ دارون مین سے کوئی باقی بھی ہے

اوسنے کہا کوئی بھی نہین میرے مان باپ بھائی بند سارے میری آنکھون کے آگے پانی مین ڈوب گیے صرف مین اپنے دم سے ہون۔

گوجر نے پوچھا تیری شادی کہان ہوئی ہے اوسنے کہا ابھی شادی تو نہین ہوئی مگر ایک گوجر کے ساتھہ منگنی ہوگئی ہے اب اوسکا بھی کچھ حال معلوم نہین

جہان جانا ضرور تھا اور وہان کے پٹیلون سے سارا حال بیان کیا انھون
نے اس کار دست بستہ پر اوسکو بہت آفرین کی اور راہ پتہ کے لیے ایک
درخت کا پتا لیکر روانہ ہوا اور اوسی طرح ندی کو عبور کرنے لگا جب بیچون
بیچ مین پہونچا تو ایک بڑی چیز نظر آئی جو پانی کے اوپر تیرتی ہوئی چلی آتی
تھی اور اوسپر کوئی بیٹھا ہوا معلوم ہوتا تھا۔

یہ حال دیکھکر اول تو اوسکے ہوش اوڑ گئے مگر جلدی سے سنبھل کر
یہ ارادہ کیا کہ اسکی بھی حقیقت معلوم کرتے چلین کہ کیا ہی اس عرصہ مین وہ
قریب آگئی گوجر نے اوسپر ہاتھ ڈالا تو معلوم ہوا کہ چھپر ہی اوسپر ایک عورت
پانی کے خوف سے گھٹنون مین سر چھپائے ہوئے بیٹھی تھی گوجر نے اوس
سے پوچھا کہ تو کون ہی اپنا حال جلدی سے بیان کر یہ سنکر عورت نے سر اٹھایا
اور جو ادھر اودھر دیکھا تو سوائے پانی کے کچھ نظر نہ آیا اوس آواز کو آسیب
سمجھکر پھر آنکھین بند کرلین اور چپ ہورہی گوجر نے پھر کہا کہ تو اگر آدمی ہی تو
مجھ سے ویسا کہدے کہ تجھے کنارے پر لے چلون اور جو اور کوئی بلا ہی تو ابھی
چھوڑے دیتا ہون۔

تب وہ بولی کہ مین تو آدمی ہون مگر تو اپنی کہہ کہ کون ہی گوجر بولا مین بھی

باتین کر رہے تھے ندی کا زور شور دیکھکر کسی نے کہا کہ اسوقت ندی کو تیرکی سے عبور کر جانا آدمی کی طاقت سے باہر ہی یہ بات سنتے ہی ایک گوجر کی جرات نے جوش مارا وہ بولا مین یہ کام کر سکتا ہون انھون نے اوسکی بات نمانی اور کہا جس دریاے مواج مین بڑے بڑے ہاتھیون کے پانون نہ تھمین وہان انسان ضعیف نبیان کی کیا حقیقت ہی۔

یہ سنکر اوس گوجر نے اور بھی مبالغہ کیا تب ایک گوجر نے کہا تو جسطرح دعوا کرتا ہی اگر اوسیطرح کر دکھائیگا تو مین تجکو ایک بھینس دونگا مگر شرط یہ ہی کہ دوسرے کنارے پر جو گانو ہی اوسکی مٹیلون کو گواہ کرآنا اور وہان کی کوئی چیز واسطے نشانی کے لے آنا وہ گوجر بھینس کا قول قرار پختہ کرکے اوٹھا اور بیدھڑک ندی مین کود پڑا اوسوقت آدھی رات گئی ہوگی چارون طرف دھوان دھار گھٹائین چھارہی تھین اور ندی کا پانی ایسے زور شور سے جاتا تھا کہ اوسکی ہولناک آواز کوسون تک آدمیون کو ڈراتی تھی اور بڑے بڑے درخت اور پتھر اوس مین بہے چلے جاتے تھے گوجر کی جرات اور ہمت کو دیکھیے کہ ساری بلاؤن سے بیخطر ہوکر پانی مین تیرتا ہوا چلا جاتا تھا۔

جب دوسرے کنارے پر پہونچا تو پانی سے نکل کر اوس گانو مین گیا کہ

جہان کسی جاندار کا نقش قدم تک نہین ہی یہ لڑکا کہان سے آیا دو چار آدمیون نے آگے بڑھکر جو اون ڈھیلو نہین دیکھا تو ایک عورت کی نعش نظر پڑی جسکا تمام بدن خشک ہو گیا مگر چھاتیان ویسی ہی تر و تازہ تھین اور یہ لڑکا دودھ پی رہا تھا یہ عجیب حال اور قافلہ والونکو بھی معلوم ہوا اور سب نے جاکر دیکھا اور خدا کی قدرت کا اقرار کیا مولوی کے دل مین سب سے زیادہ اثر ہوا اور لڑکے کو دیکھکر محبت پدری نے جوش مارا تب اوسنے غور سے دیکھا تو عورت کو پہچانی اور لڑکے کو گود مین لے لیا اور پیار کیا آب اور طرفہ قدرت دیکھیے کہ جیون ہی وہ لڑکا آغوش پدر مین آیا مان کی چھاتیان مثل اور اعضا کے خشک ہو گئین

دیکھو افضال الہی نے اوس بچہ کو بغیر غور و پرداخت مان باپ کے ایسے دشت بلا خیز مین کس حفاظت کے ساتھ پرورش کیا۔

اگرچہ مان باپ اپنی اولاد کی پرورش مین بڑی بڑی محنت اوٹھاتے ہین مگر حقیقت مین پرورش کرنے والا وہ ہی ہی۔

حکایت ایک اور معتبر بیان سنیئے کہ ایکمرتبہ رات کو بناس ندی ایسے جوش خروش سے چڑھ آئی کہ سیکڑون گانو اوسمین بہ گئے اوسوقت ٹونک کی عملداری کے ایک گانو مین جو بناس کے کنارے پر واقع تھا چار گوجر بیٹھے ہوے

رہا ہو کر باز کے اوپر جا لگا جس سے اوسکا طائر روح قفس عنصری سے
پرواز کر گیا اور تیمر نے ایک آن مین اون بلیات جانستان سے رہائی
پاکر اوسکی الوہیت کا اقرار کیا اور درخت سے اوتر کر سجدات شکر بجا لایا
حقیقت مین سوائے اوسکے کوئی مشکلکشا اور ہر بلا کو دفع کرنے والا
نہین ہے -

حکایت روایت ہے کہ زمانہ حال مین ایکدفعہ ہندوستان سے ایک بڑا
قافلہ حج کو گیا تھا اوسمین ایک حاملہ عورت بھی تھی راستہ مین ایسے مقام
پر اوسکو درد زہ شروع ہوا اور وہ مر گئی کہ جہان کوسون تک لق و دق
بیابان تھا اوسکے خاوند نے جو کوئی مولوی تھا قافلہ والون سے بہت
منت سماجت کی کہ تم اسقدر ٹھہرو کہ اسکو دفن کر لین مگر انھون نے
راہ زنون کے خوف سے قبول نہ کیا تب وہ بیچارہ عورت کو مٹی کے
ڈھیلون مین چھپا کر اونکے ہمراہ ہولیا وہ قافلہ تین برس مین مناسک حج
سے فارغ ہو کر ہندوستان کو لوٹا جب اوس جنگل مین گذر ہوا تو کیا دیکھتے
ہین کہ ایک لڑکا دو تین برس کا جو وہان کھیل رہا تھا اونکو دیکھکر بھاگا
اور ڈھیلون مین جا چھپا قافلہ والونکو بڑا تعجب ہوا کہ اس لق و دق بیابان مین

اودھر ایک باز فلک پرواز نے کہ جسکے چنگل شمشیر اجل سے تیز تھے اوس بیچارے کی خونریزی پر کمر باندھ کر اوپر کا رستہ گھیر لیا مرغ زیرک طوفان بلا کو ہر طرف سے جوش زن دیکھکر سخت گھبرایا اور جان بچانے کی تدبیر کرنے لگا مگر باہر نکلنے کی کوئی تدبیر راس نہ آئی اور وہان ٹھہرنا بھی غضب تھا کیواسطے آگ کے شعلہ ساعت بساعت اوسکے قریب آتے جاتے تھے پس اوسکو آشیانے مین بیٹھے رہنے سے جلجانے کا ڈر تھا اور وہانسے نکلنے مین دو خوف حائل تھے ایک صیاد کا تیر دوسرے باز کی جھپٹ - اول تو ایک ہی سے جان بر ہونا مشکل تھا اور جو بر تقدیر اوس سے بچ گیا تو اس سے بچنا معلوم -

غرض کہ اوسنے سب تدبیرون سے نا امید ہو کر خدا کی طرف لو لگائی اور ان سب بلاؤن سے خلاص ہونے کے لیے اوسکی رحمت عامہ سے استمداد کی طرفۃ العین مین فضل الٰہی نے جلوہ دکھایا کہ اوسی دم اوسکی رحمت نے ابر سنگباری برسایا آگ کو بجھایا اودھر آگ کی گرمی سے ایک بڑے سانپ نے زمین کے اندر سے بکمال سراسیمگی نکلکر صیاد کے پانوؤن پر ایسا پھن مارا کہ جسکے صدمہ سے وہ مثل بید کے کانپ اوٹھا اور وہ تیر اوسکی شست سے

گھیسہ لیتی ہین اور وہ جو تدبیر اپنی مخلصی اور گلو گدازی کی کرتے ہین وہ
سب اولٹی ہو جاتی ہین اور کوئی حکمت اونکی خاطر خواہ نتیجہ نہین دیتی تب
وہ سب باتون سے نا امید اور مایوس ہو کر اوسکی مشکل کشائی اور دستگیری
کے بھروسے پر بیٹھہ جاتے ہین اوسوقت وہ کریم کارساز بندہ نواز اونکے
احوال کثیر الاختلال پر ایسا فضل و کرم کرتا ہی کہ جس سے طرفۃ العین مین وہ
سب مشکلین اوسکی رفع ہو جاتی ہین اور وہ لوگ ساری مشکلون اور آفتون
سے خلاصی پاتے ہین ایک تیتر کی سرگذشت مطابق اسکے ہی۔

حکایت کہ وہ باوجود جانور ہونے کے آزادانہ زیست کرتا تھا اور
فراخی مشرب سے دوست و دشمن کے ساتھہ یکسان بسر کرکے ہمیشہ یاد
الہی مین مشغول رہتا تھا جو کہ زمانہ ناہنجار کو قدیم سے اچھے لوگون کا وجود
نہین بھاتا ہی اسواسطے اوسنے اوسکی بربادی کا ایسا ڈھنگ ڈالا کہ طرفۃ العین
مین کئی بلائین اوسپر نازل ہوئین کہ ادھر تو ایک صیاد ستم ایجاد نے آکر
اوس درخت کے چارون طرف کہ جس پر اوس طائر ہمایون کا نشیمن تھا آگ
لگا دی اور خود تیر و کمان لیکر اس ارادے پر مستعد کھڑا ہو گیا کہ جب وہ
آگ کی گرمی سے ہوا پر قصد پرواز کرے تو فوراً تیر قضا تاثیر کا آماج ہو جاے

کوئی قادر عدم مین ہی نہ امکان مین ٭ نہین معلوم کیا تجکو کہ جب پیدا ہوا تھا
تو ٭ کیا تھا شیر پیدا اوسنے پہلے مان کی پستان مین ٭
اسیطرح ہر حال مین خدا کے فضل اور کرم کے اوپر بھروسا رکھے کہ وہ جب
سے انسان کو پیدا کرتا ہی اوسکی پرورش اور پرداخت کا خیال رکھتا ہی اور
دنیا مین جو کچھ علم ہنر فضل کمال عیش عشرت جمعیت اور فراغت وغیرہ نعمتین
ہین وہ بتدریج اوسکو نصیب کرتا ہی اور آخر کار مغفرت کی نعمت سے
بھی محروم نہین رکھتا یہ انسان کہ جسکی بنیان ضعیف اور زبان چھوٹی
عمر تھوڑی ہی اوسکی کس کس شفقت اور مرحمت کی شکر گذاری کریگا بلکہ اسکی
خطا اور گناہ اس افراط سے ہین کہ اونکا ہی عذر اس سے نہین ہوسکتا اور وہ
ایسا کریم اور رحیم ہی کہ ایک ایک دن مین ہماری سو سو خطائین دیکھتا ہی
اور سب سے درگذر کرکے ہماری پرورش اور پرداخت کو بدستور قایم
رکھتا ہی فرد ٭ خدای راست مسلم بزرگی و الطاف ٭ کہ جرم بیند
و نان برقرار میدارد ٭ -
اور جب گردش فلکی یا شامت اعمال سے اوسکے بندون کے اوپر کوئی
نازک وقت گذرتا ہی اور اوسوقت طرح طرح کی ناگہانی آفتین اور بلائین اونکو

بولا جب تجکو پیاس کی شدت ہو اور سوائے اس پیالہ کے کہین
پانی نہ ملے تو کس قیمت مین اسکو لیگا بادشاہ نے کہا آدھی سلطنت مین
حکیم نے کہا اگر آدھی سلطنت مین نہ ملے تو اوسوقت کیا دے بادشاہ
نے کہا ساری سلطنت حکیم نے کہا پس خدا کا شکر کرنا چاہیے کہ اوسنے
اس سرمایہ حیات کو کس افراط سے پیدا کیا ہی کہ شاہ و گدا کو اوسکے لیے
کسیکی منت اوٹھانی نہین پڑتی اگر خدانخواستہ یہ اسطرح کمیاب ہوجاے
تو بادشاہ تو سلطنت ہی دیکر لے لین اور ہم فقیر لوگ کیا دیکر لین پس
ثابت ہوگیا کہ یہ افراط خاص کرکے ہماری ہی پرورش اور پرداخت
کی غرض سے ہی کہ جس سے تم لوگ بھی مستفید ہوتے ہو۔
دیکھیے لیجیے پانی ایسی چیز ہی کہ جسکے مقابلہ مین سلطنت بھی کچھ حقیقت
نہین رکھتی۔
دیکھو جب بچہ پیدا ہوتا ہی تو سب سے پہلے غذا کا محتاج ہوتا ہی اور
پیدا کرنے والا ایسا قادر اور رازق ہی کہ اوسکے پیدا ہونے سے
پہلے ہی اوسکا رزق پیدا کر دیا ہی۔
قطعہ نہو نومید ای ساقی تو اوس رزاق مطلق سے ٭ کہ مثل اوسکا

کے تلے ایک تختی تھی جس مین یہ لکھا تھا کہ مین اس شہر کی امیرزادی ہون جب یہان کال پڑا اور غلہ ناپید ہوگیا اور خلقت مارے بھوکھون کے مرگئی تو مینے اپنی لونڈی حیاندی دیکر یوسف کے پاس بھیجی کہ اناج لے آوے جب اوسنے انکار کیا تو مینے سونا بھیجا اور اوسکے برابر اناج مانگا جب بھی نہ ملا تو مینے موتیونکو پسوا کر کھاے مگر بھوکھ کی شدت نہ مٹی آخرکار زندگی سے مایوس ہوکر بالین مرگ پر سر رکھا اور یہ نصیحت اہل دنیا کی لیے چھوڑی تاکہ سب کو اناج کی قدر معلوم ہووے کہ اس سے بڑھکر کوئی دولت اور نعمت کارآمد نہین ہی۔

فایدہ سب چیزون کی خیرات مین اناج کی خیرات بڑی فضیلت رکھتی ہی کس لیے بھوکھے پیاسے آدمی کے نزدیک مصرعہ

شلجم سنجیدہ بہ زفغرہ خام ٭۔

کھانے کا ایک لقمہ لاکھ روپیہ کے برابر ہی اور پانی کا ایک گھونٹ سلطنت سے زیادہ ایک بادشاہ نے حکیم سے کہا کہ مجکو کوئی ہوشیار نصیحت کر۔

حکایت حکیم پانی کا بھرا ہوا ایک پیالہ اوسکے پاس لے گیا اور

معاذ اللہ اگر یہ شے مثل اور اشیا کے قیمتاً فروخت ہوتی تو تمام حیوان اور اکثر انسان جو بمقید و رہن کا ہیکو جیتے پس اوسکی جناب مین شکر کرنا چاہیے کہ اوس نے خاص بندہ نوازی سے ایسی عمدہ اور بیش قیمت شے کو کسقدر افراط سے پیدا کی کہ کوئی اوسکی تجارت کا خیال بھی نہین کرسکتا آب و ہوا کے علاوہ اور جو چیزین انسان کے زیادہ کام آتی ہین وہ ہی ارزان ہین جیسے غلہ کپڑا دودھ دہی بھلاری ترکاری وغیرہ اور جو کہ عوام کے کار آمد نہین ہین وہ گران ہین جیسے سونا چاندی موتی مونگے جواہرات وغیرہ ۔

حقیقت مین سب سے پہلے کھانا ہی اگر انسان کو کھانا نہ ملے اور جواہرات کی کھان ہاتھ آئے تو خاک کی برابر ہی مثال اسکی ایک پرانی حکایت جو معتبر کتب تواریخ مین لکھی ہی ہوسکتی ہی ۔

حکایت شام مین ایک دفعہ زمین کے ہلنے سے ایک پرانی قبر کھل گئی اور اوس مین ایک حسین عورت کی نعش نکلی کہ جسکے ہاتھون مین سات سات جڑاو کنگن اور پانون مین سات سات سونے کی پازیبین اور گلے مین نو نو حمائل جواہرات کے تھے اوسکے سرہانے

حکایت کہ اوس نے گھوڑون کی سوداگری کی تھی جب گھوڑے تیار ہوکر بکنے کے قابل ہوے تو اوسنے اپنے دل سے اونکی قیمت مقرر کر کے کیے ہزار روپیہ فائدہ کے تصور کیے اور ابھی گھوڑے اوسکے گھر بندھے ہوئے تھے کہ اوسنے اوسقدر روپیہ گھوڑون کی فائدہ کی جایداد کے اوپر قرض لیکر بدمعاشی مین اوٹھا دیے اب گھوڑے فروخت ہوئے تو اوسقدر فائدہ نہ اوٹھا کہ جتنا اوسنے تصور کر کے قرض لے لیا تھا پس وہ اپنی نادانی سے بڑی پشیمانی و پریشانی مین پڑا گھوڑے کے گھوڑے گئے اور گرہ کا اسباب نیلام کر کے قرضدارون سے جان چھڑائی۔

خدا کے فضل و کرم پر کامل وثوق رکھے

گیارھوین ہر حال مین خدا کے فضل و کرم پر وثوق کامل رکھے کہ اوسکو شب و روز اپنے بندون کی بہتری اور آسایش کا خیال ہی اور دیکھ لو کہ اوس کریم کارساز بندہ نواز نے جو چیز کہ انسان کی زیادہ کارآمد تھی وہ کثرت سے پیدا کی اور اوسکا ملنا یہان تک آسان رکھا کہ منت ملجاتی ہی اور وہ آب و ہوا ہے انسان دو روز تک بھوکا رہ سکتا ہی مگر بے آب و ہوا کے اوسکو ایکدم جینا دشوار ہو جاتا ہی

روزمرہ اور عبارت کا طرز بہت سلیس پیدا کرین تاکہ اونکی بات ہر ایک کی سمجھہ مین آوے اور کوئی مطلب فوت نہو کسینے اپنے اوستاد سے پوچھا کہ فصیح آدمی کی تعریف کیا ہی اوس نے جواب دیا کہ جسکی بات خاص اور عام کی سمجھہ مین آجاوے۔

خیالی باتون سے احتراز چاہیے

دسوین اگرچہ امید پر دنیا کے سب کارخانے قائم ہین مگر آدمی کو بہت ہی خیالی امیدین باندھنا نہین چاہیے کہ اون سے کچھ فائدہ متصور نہین ہوتا جیسے لوگ کہا کرتے ہین کہ ہمکو بڑا نقصان ہوا اگر فلانا کام ہوجاتا تو ہمارا یہ نقصان نہوتا حالانکہ وہ کام اور نقصان دونو محض خیالی ہین مگر بسبب اسکے کہ انھون نے اوس کام کے ہونے پر ایک موہوم فائدہ کی امید باندھ رکھی تھی اونکو یہ رنج ہوا اگر وہ اول سے یہ خبط نہ پکاتے تو بیٹھے بٹھاے کاہیکو کچھ رنج ہوتا اسواسطے آدمیونکو چاہیے کہ جزوی فائدون پر اسقدر دور دراز امید نکرین کہ آخر کو بروقت عدم حصول مدعا کے اوسکا غم کرنا پڑے اور بہت شخص ایسے ہین کہ امید موہوم پر قرضدار ہوکر اپنا اندوختہ خرچ کرکے پھر پچھتاے ہین منجملہ اون کے ایک شخص کا ذکر سنیے

بندوبست مین نقصان غفلت اور نے تدبیری سے ہوتا ہی سو کبھی اپنے
امور کی خبرگیری اور ابتری کے اصلاح مین غفلت نکرے
جو شخص کہ سستی سے ہاتھہ پانو ڈال دے اور یہ سمجھے کہ مجہ سے کوئی
کام نہوگا تو بیشک اوس سے کچہ نہوگا اور جو کوئی ہمت کو ہر کام مین اپنا
موئید سمجھے وہ ہر آینہ خوش نصیب و بلند اقبال ہی اوسکو ہر کام مین فیروزمندی
و نیکنامی حاصل ہوگی کسی نے سچ فرمایا ہی کہ مرد کی جتنی بڑی ہمت ہی اوتنی
ہی اچھی قسمت ہی جسکو خدا نے ہمت دی اوسکو سب کچہ دیا اور جسکو ہمت
نہ دی اوسکو کچہ نہ دیا پس ہر حال مین عزم درست اور ہمت بلند رکھے
تاکہ سب کام اوسکے آسانی کے ساتھہ انجام پاوین **شعر** ہمت
بلند دار کہ پیش خدا و خلق ✤ باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو -

تحریر و تقریر

نوین طالب معاش کی تحریر صاف اور تقریر دلچسپ ہو محاورہ سے کبھی
تجاوز نکرے جو شخص محاورے کو چھوڑکر اپنے بیان مین بہت لغت بھرتا ہی
یا مبتدا و خبر کا لحاظ نہین رکھتا ہی آدمی اوس سے نفرت کرتے ہین
اوسکی تحریر اور تقریر مین اپنی سامع خراشی سمجھتے ہین اسلیے ضرور ہی کہ عام فہم

تدبیر کرکے جسپر کہ قادر نہین ہی اوسکا منتظر اور متوقع رہے جسطور سے
دہقان کھیتون مین بیج بوکر پانی برسنے کا امیدوار رہتا ہی کہ اوس سے
کھیت سرسبز ہون نہ اوس بوالہوس کی مانند کہ زمین مین ہل چلاکر بیج
تو نڈالے اور پیداواری کا امیدوار ہوکر توکل بن بیٹھ جاوے یہ حرکت اوسکی
سراسر بیہودگی مین داخل ہی پس ثابت ہوا کہ محنت اور تدبیر سے آدمی
اپنے مدعا کو پہونچتا ہی اگر احیاناً باوجود سعی اور کوشش کے کوئی اپنے مقصد
کو نہ پہونچے تو عقلمندون کے نزدیک بے قصور ہی اوسکو سب یہ ہی کہینگے
گے کہ بھائی تو نے اپنی طرف سے تو کوشش اور تدبیر مین کمی نکی مگر تقدیر
سے کیا کیا جاوے برعکس اسکے اگر بیکار بیٹھے تو سب لوگ اوسپر زبان
ملامت کی دراز کرکے کہینگے کہ عجب پست ہمت ہی کہ غفلت کرکے
اپنا کام بگاڑا اگر کاہلی نکرتا تو کیون اپنے مطلب سے محروم رہتا۔

ہر واقعہ کا علاج اوسکے وقوع سے پیشتر کرنا چاہیے تاکہ اوسکی مضرتون سے
محفوظ رہین آسودگی اور بیفکری کے وقت مین ایسی تدبیر کرے کہ جس سے
فراغت مین کبھی تنگی نہ آنے پاوے اور جس بات کا بندوبست ایک دفعہ
قرار پاجاوے وہ ہمیشہ کے لیے ویسے ہی بنا رہے اور اوسمین کچھ نقصان نہ پڑے

پیدا ہوتی ہو ویسی ہی نیک نیتی سے اوسکے کامون مین خیر اور برکت کی روشنی پھیل جاتی ہو۔

محنت تدبیر اور ہمت

تدبیر آدمی کے لیے کامیابی کا بہترین وسیلہ ہو محنت اور تدبیر سے بڑے بڑے مشکل کام آسان ہوتے ہین اگر کوئی کہے جو تقدیر مین ہوگا وہ بی محنت اور سعی کے ملیگا تدبیر کرنا عبث ہو تو اوسکا جواب یہ ہو کہ خداوند کریم تو ہر طرح قادر و توانا ہو اور کسیکو بی رزق نہین رکھتا مگر قصور معاف کہ بے محنت اور تدبیر کے وہ بھی نہین ملتا اسیطرح اور بھی جو کچھ نصیب مین ہو وہ بیشک میسر ہوگا مگر ہاتھ پانو ہلانا ضرور ہو جیسے کوئی چاہے کہ گھر مین بیٹھا ہوا تمام عالم کی سیر کرے تو مشکل ہو کہ نہین ہوسکتی اور اسیطرح جو کوئی تقدیر کی امید پر تدبیر کو چھوڑ دے تو حال اوسکا مثل اوسکے ہو کہ کچی مٹی کے برتن مین پانی بھر کر تقدیر پر بیٹھے اور یہ نہ سمجھے کہ وہ پانی بھی جاتا رہیگا اور برتن بھی گل جاے گا اور جو شخص محنت کو چھوڑ کر مقسوم پر بیٹھ جاے اور کہے مین توکل پر بیٹھا ہون تو وہ محض کاہل ہو اوسکا کوئی کام نہ بنے گا اور جو بنا ہوگا وہ وہ بھی بگڑ جاے گا کیونکہ توکل یہ ہو کہ ہر کام مین اپنے مقدور تک کوشش اور

کہ اب مجھسے کوئی کام باقی نہ رہا جو موت سے بہانہ جوئی کرون ۔

علو حوصلگی

چھٹے بلند حوصلہ ہونا یہ جب حاصل ہوتا ہی کہ جو خاص منشا اونکا ہو ویسا ہی علم تحصیل کرین اور اپنے خیالات کے صحیح وغلط کی تمیز کرنے کی عادت ڈالین یہ مادہ تحریر اقلیدس جبر مقابلہ اور حساب کی کتابون وحکمت کے مسئلون سے حاصل ہوسکتا ہی جب تک آدمی کو علوم متعددہ مین کامیابی اور بہت سی باتون اور خیالون سے معلومات نہین ہوتی ہی تب تک اوسکا حوصلہ بلند نہین ہوتا پس ہر شخص طالب معاش کو ضرور ہی کہ علم کی طرف رغبت کرے تاکہ اوسکا حوصلہ بلند ہو اور حوصلہ کی بلندی سے بڑے بڑے کام سرانجام پائین اور ہر قسم کی حقیقتونکو دریافت کرکے آدمی کو پہچان سکے ۔

نیک نیتی

ساتوین طالب معاش کو نیک نیتی ضرور ہی یعنی ہر کام مین نیت درست رکھنا اور اپنے فایدے کے لیے اور ونکا نقصان نہ چاہنا اور کسی امر مین بدنیتی اور نیک نیتی کو ہاتھ سے نہ دینا دنیا کے کامون مین نیت بڑا اثر رکھتی ہی جیسے خوش خلقی سے انسان کی عادت اور طبیعت مین سادگی اور راستی

انتظام اوقات

پانچوین اپنے کاروبار کی درستی اور انجام دینے کے لیے اوقات مقرر کرنا اور اوسپر پابند رہنا تاکہ جو کام جسوقت پر مقرر ہی اوسی وقت پر ہوجاے اور کچہ مشکل نہو اور کبھی کوئی کام اوجھا ہوا یا بے ترکیب دکھائی نہ دے ایسے آدمی کہ جنکے اوقات منتظم ہوتے ہین اور آج کا کام کل پر نہین رکھتے دنیا مین بڑی چین سے عمر بسر کرتے ہین اونکو علاوہ کارگذاری اور انتظام جمیع معاملات کے سیر و شکار اور تفریح طبع کے لیے بہت کچہ فرصت ملجاتی ہی برخلاف اوسکے غافل اور بے بندوبست آدمیون کے نہ تو کبھی کوئی کام درست ہوکر عمدہ صورتون سے انجام پاتے ہین اور نہ اونکو کبھی کامل فرصت بیفکری کے ساتھہ ملتی ہی اور جب مرنے لگتے ہین تو طرح طرح کے افسوس اور ارمان کرتے ہین کوئی کہتا ہی کہ ہمکو مکان بنوانا ہی کوئی کہتا ہی کہ ہمنے لڑکا لڑکی کی شادی نہ کی اسیطرح بہت سی باتون کو یاد کرکے روتے ہین اگر وہ پہلے سے موت کو یاد کرکے سب کامون سے فارغ ہوجاتے اور آج کا کام کل پر نہ ڈالتے آج ہی کرلیتے تو کاہے کو اتنا اضطراب کرتے۔

ایک صاحب انگریز نے مرتے وقت بکشادہ پیشانی اپنے دوستون سے کہا

مشکل ہی اسیطرح دستور المعاش کے طالب کو بغیر اصول کے کاروبار کے سمندر مین تیرنا ممکن نہین اور معاش کے اصول علم تواریخ اور سیاست مدن تہذیب اخلاق تدبیر منزل کی کتابون کے مطالعہ سے حاصل ہوتے ہین یعنی اگلے انسان اور عقلمندون کے چال چلن دستور طریقہ اور اطوار کتابون مین مطالعہ کرے اور نیک باتون کو عمل مین لاکر نیکیدون کے قاعدونکا پابند رہے جیساکہ سرکاری قانون رعایا کے حق مین عمدہ نتیجہ رکھتا ہی ویسے ہی اصول دنیا مین بڑا رتبہ رکھتا ہی مگر طالب معاش کو چاہیے کہ اصول کی تکمیل مین غفلت نکرے اور اوسکو کمال تک پہونچادے اور واسطے حصول کمال کے راستبازی عمدہ وسیلہ ہی۔

قائم مزاجی

چوتھے قائم مزاجی کیونکہ اگر طالب معاش متلون مزاج ہوا تو کام کی کثرت سے ایکبارہی گھبراہٹ مین پڑکر ایک کام کو ناتمام چھوڑے گا اور دوسرے کام مین پڑجائیگا جس سے وہ دونون کام اوسکے ناتمام رہینگے اور وقت جو اپنا بدل نہین رکھتا مفت مین ضایع جاے گا اس صورت مین مستقل مزاجی ضرور ہی تاکہ اوسکو کیسا ہی مشکل کام پڑجاے مگر جب تک اوسکو پورا نہ کرلے دوسرے کیطرف متوجہ نہو اگر ایسا کریگا تو اوسکے سب کام خوبصورتی کے ساتھ انجام پاتے رہینگے

ولایت فرنگ کے اکثر سوداگر اور اہل قلم اور پیشہ والے مالدار ہوتے ہین۔
ہندوستان مین قدیم سے جھوٹ بولنے کی رسم نہ تھی بلکہ ہندوستانی اسقدر سچے
ہوتے تھے کہ یونانی اونکی راست بازی پر بڑا تعجب کرتے تھے ؎
مگر جب سے ہندوستان مین سے علم کا رواج اوٹھ گیا جھوٹ بولنے کو ترقی ہوئی دستور المعاش
کے باب مین حکیمون کا قول ہی کہ سچائی کے برتاو سے انسان کی عادت سادہ ہوجاتی ہی
اور غلطیان اوس سے کم وقوع مین آتی ہین اور صداقت سے ذہن بھی روشن ہوتا ہی۔

دوسرے خوش اخلاقی

اگرچہ بعض کا مقولہ ہی کہ انسان کی نیکی اوسکی بہرہ مندی کا باعث ہی اور اکثرونکا
قول ہی کہ آدمی اپنی عقل سے کامیاب ہوتا ہی مگر غور سے دیکھو تو ان دونون کی
جڑ خوش اخلاقی ہی جیسے علم سے ایک قوت پیدا ہوتی ہی ویسے ہی خوش اخلاقی
سے نیکی اور عقل بڑھتی ہی۔

تیسرے اصول کی پابندی

طالب معاش کو ضرور ہی کہ اپنے لیے ایک اصول پیدا کرے کیونکہ کاروبار
سمندر کے مانند ہین اور انسان مثل کشتی کے جسطرح ناو کو بغیر ڈانڈ اور پتوار کے چلنا

؎ ایرین صاحب کی تاریخ ہندوستان باب ۱۲

کمال سے شہرت اور شہرت سے معاش کی فراخی ہوتی ہے اور معاش کی فراخی دنیا کے بہتری اور نعمتون کے لیے جزو اعظم ہے۔

بدتر وہ پیشہ ہین کہ جنسے عوام کو اذیت پھونچے اور اونکے کرنے والونکو بھی کچھ نامبوری اور بیفکری حاصل نہو بلکہ جان کا خطر ہے مثل چوری دغابازی جعلسازی حلف دروغی رشوت خوری جبر زیادتی بردہ فروشی کفن دزدی صدقہ خوری جو لوگ ان کیتون سے دولت پیدا کرتے ہین وے سب حجام دھوبی قصائی وغیرہ سے بدتر ہین کیونکہ اگر وہ سب اپنے اپنے پیشون سے اجتناب کرین تو خلق اللہ کو نہایت مشکل ہووے اور اگر یہ لوگ چوری جعلسازی وغیرہ سے ہاتھہ اوٹھائین تو کسیکو کچھ مشکل نہو بلکہ سبکا فایدہ ہے

معاش کا یہ مختصر بیان ہوچکا اب اوسکے لیے جو باتین ضرور ہین لکھی جاتی ہین۔

اول راست بازی

یعنی معاملات مین سچا رہنا اور جھوٹ نہ بولنا راست بازی کے برتاوے دنیا کے فایدونکے سوا انسان مین بہت سی نیک صفتین پیدا ہوتی ہین ہندوستان کے بہت سے آدمی اسبات پر جمے ہوے ہین کہ جھوٹ بولنے سے معاش پیدا ہوتی ہے حالانکہ تجربہ کے روسے اونکا یہ گمان غلط ہے بڑے بڑے ولایتی سوداگرون اور اہل قلم کے کارخانونکو جو دیکھا جاتا ہے تو سارے کام اونکے صداقت پر منحصر ہین اسی لیے

تیسرے حقارت جیسے قلتبانی رقاصی وغیرہ سے۔

حرفت کی چار قسم ہین شریف خسیس متوسط بدتر

شریف وہ پیشے ہین کہ جنکا تعلق قوت نفسانی سے ہی اوسکے بھی تین جزو ہین

ایک وہ جو عقل سے متعلق ہون جیسے وزارت مصاحبت وکالت صنعت کل

دوسرے وہ جو علم اور ادب سے وابستہ ہین جیسے طبابت منجمی معلمی محاسبی

تیسرے وہ جو قوت اور مردانگی سے تعلق رکھتے ہون مثلاً سپہ گری سپہ سالاری۔

فائدہ یہ تینون پیشہ مفاد عام سے خالی نہین اور ان پیشہ والونکی ہر جگہ قدر و

منزلت ہوتی ہی اور دنیا کے کارخانہ ان پیشون کے اصول پر قائم ہین۔

خسیس پیشون کے بھی تین جزو ہین۔

ایک وہ جو مفاد عام سے خالی ہون جیسے جادوگری شعبدہ بازی۔

دوسری وہ جو فضیلت نفسانی کے خلاف ہون جیسے قلتبانی مطربی قوالی قصابی قاضی درنوگری

تیسرے وہ جس سے نفرت ہو مثلاً حجامی گاذری خاکروبی۔

متوسط ہر قسم کے پیشہ مثل زراعت تجارت حرفت یعنی دستکاری اور ہر قسم کی

نوکری و مزدوری جو راستی درستی سے کرسکے۔

اِن سب پیشہ والون سی ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے فن مین کمال حاصل کرے کہ واسطے کہ

دوسرا حصہ
معاش کے بیان مین
معاش

اس سے دولت حاصل ہوتی ہی دولت بشر کیواسطے حافظ ننگ وناموس ہی کہ بغیر اوسکے کوئی کام راست نہین آتا کتاب بھاگ بھری مین لکھا ہی کہ دولت آدمی کو دو صورت سے حاصل ہوتی ہی اوّل تدبیر سے جیسے زراعت تجارت صنعت حرفت نوکری محنت مزدوری وغیرہ دوم تقدیر سے جیسے کہ ماں باپ کا ترکہ اور دفینہ وانعام وتحفہ وغیرہ کہ اونکا ملنا اتفاق سے ہوتا ہی

آدمی کو ہر قسم کی تدبیر مین تین حرکت سے پرہیز چاہیے۔

اول ظلم یعنی مکر وفریب ودروغ وجبر نہو۔

دوسرے بے عزتی یعنی خوشامد مسخرہ پن اور بھیکھ مانگنے سے۔

تین عیب زبان مین ہین غیبت کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ گالی دینا۔ جب یہ تینون جاتے رہین تو زبان پاک ہی ورنہ ہزارون وظیفہ پڑھو اور لاکھ جپ کرو زبان پاک نہین ہوتی۔

آدمی کو ان باتون پر عمل کرنا چاہیے کہ ظاہر اور باطن کی صفائی حاصل ہو اور کمالات صوری اور معنوی کا مزا اوٹھے۔ فقط

حکیمون نے علم اخلاق وضع کیا ہی جو کمالات معنوی کے حاصل کرنے کے
لیے بڑا وسیلہ ہی اونسے زیادہ اہل ادیان نے اسطرف توجہ کی ہی کہ حرکات ذمیمہ
اور عادات ناشایستہ کو جرم اور گناہ قرار دیکر آدمیونکو دنیا اور عاقبت کے
عذابون سے ڈرایا ہی اور اخلاق پسندیدہ اور کارہاے سنجیدہ کی تعریف کرکے
لوگون کو اونکی طرف بہت کچھ ترغیب دی ہی اس تخویف اور ترغیب سے خلاصہ
مقصود اونکا یہ ہی کہ بنی نوع آدم جو باعتبار خلقت حیوان سے کم نہین عادات
حیوانی اور حرکات لایعنی کو چھوڑکر انسان کامل ہوجاے اور ہنگام رحلت
اوردن کے لیے اپنی پختہ کاری اور سنجیدہ اطواری کا ذخیرہ دنیا مین چھوڑجاے
یہ نعمت لایزال جب حاصل ہوتی ہی کہ انسان دس عیبون کو جو اوسکی ذات
مین ہین چھوڑکر پاک صاف ہوجاتا ہی منجملہ اونکے تین عیب تن مین ہین -
چوری کرنا خون کرنا حرام کرنا - انکو چھوڑنے سے بدن کی صفائی ہوتی ہی
جب تک یہ چھوٹین آدمی چاہے کتنا گنگا جل سے نہاے یا آب زمزم
سے دھویا جاے صاف نہین ہوتا -
دل مین چار عیب ہین غصہ - غرور - مکر - اور حسد - جب تک یہ چاردن
دور نہون چاہے کوئی کچھ ریاضت کرے دل پاک نہین ہوتا -

گھر مین آتا تو ریچھ کا منہ دہی سے بھرا ہوا دیکھکر اوسکو لاٹھیون سے مارتا تھا
یہ واردات ہر روز ہوتی تھی ریچھ بیچارہ بندر کی شرارت سے مار کھاتے کھاتے
نیم جان ہوگیا ایکدن ایسا اتفاق ہوا کہ بندر نے دہی کھاکر ریچھ کے منہ ہاتھ
پونچھے اور ریچھ والا آپونچا بندر کی چلبازی دیکھکر دلمین کہنے لگا کہ ہر روز
میرا دہی یہی بندر کھاجاتا ہی اور مین ریچھ کو ناحق مارتا ہون یہ کہکر غضب مین آکر
بندر کے سر پر ایسا پھر مارا کہ وہین مرکر رہگیا سب لون کی چلبازی کا مزا
اسکدن نکل آیا۔

اسی طرح جو لوگ جھوٹا کاغذ یا کھوٹا سکہ یا اور طرح کا جعل بناتے ہین وہ سخت
سزا پاتے ہین۔ مینے سنا ہی کہ ایکدفعہ ہالی کورٹ کے محررون نے
متفق ہوکر اسٹام مین جعلسازی شروع کی تھی بہت دنون تک تو انکا دھوکہ
کسی پر نہ کھلا بڑے آرام سے گذر ہوئی مگر جب سرکار کو یہ معلوم ہوا تو بعد تحقیقات
وہ لوگ چودہ چودہ برس کے لیے قید ہوکر وطن سے آوارہ کیے گئے۔ فقط

خاتمہ اور حاصل کلام

ان سب باتون کا خلاصہ یہ ہی کہ آدمی بری باتونکو چھوڑ دینے اور اچھی عادتون
کے اختیار کرنے سے انسانیت کے اعلی درجہ کو پہونچتا ہی اسی غرض سے

کام اپنا نکالتے ہین -

چوتھے وہ کہ کیمیا گر یا حکیم بنکر لوگون کو شعبدہ دکھاتے ہین اور چند روز ہر ایک امر مین کمال بے اعتنائی ظاہر کرکے جب دیکھتے ہین کہ ہمارا نقش انکے دلون پر بخوبی جم گیا تو یکبارگی اون پر ایسا ہاتھ صاف کرتے ہین کہ مدتون تک اوس نقصان کی اصلاح نہین ہوتی -

پانچوین وہ کہ ولی یا جتی ستی بنکر کہین بیٹھ جاتے ہین اور کسی سے کچھ مانگتے نہین بلکہ لوگون سے ایسی بے نیازی اور لاپروائی کی باتین بناتے ہین کہ جس سے وہ اونکو تونگر دل سیر چشم سمجھکر صدق دل سے خدمت کرتے ہین اور وہ دو تین رہتے ہین جب موقع لگا ہزارون کے وارے نیارے کرکے لے گئے اور جو مصلحت کیواسطے ایکدو آدمی کے خون کی ضرورت ہوئی تو دریغ نکی -

مگر یاد رکھو کہ ان سبکا انجام خراب ہوتا ہی کسی نہ کسی دن ایسی سزا پاتے ہین کہ اونکو کوئی بچانے والا نہین ملتا ایک بندر کی سرگذشت مطابق اسکی ہی -

حکایت ایک ریچھ والے نے بندر پالا تھا جب وہ کہین باہر جاتا تو بندر کیا کرتا کہ اوسکا وہی جوتا طاق مین رکھا رہتا تھا اوچک کر کھا لیتا اور اپنا قصور چھپانے کے لیے دہی کا بھرا ہوا ہاتھ ریچھ کے منہ پر پھیر دیتا جب ریچھ والا

کہ جیسے اون مزدورون نے رستہ چلتے ہوئے سوار کو معتبر سمجھکر خطا کھائی۔
جو لوگ کہ عقلمند دانا اور سیانے ہوتے ہین وہ مکارون کے فریب مین نہین آتے
بلکہ اول ہی ملاقات مین اونکی باتون سے سمجھ جاتے ہین کہ اونکا ملنا شر سے خالی
نہین فردوسی نے خوب کہا ہے۔

شعر زبان چرب و شیرین و لب پر دروغ نبرد یک دانا نہ گیرد فروغ

جعلسازی کی مذمت مین

جعلسازی سب مین بڑا گناہ ہے جو لوگ یہ نالایق کام کرتے ہین اونکو حکام وقت
بھی سزا دیتے ہین اور خدا کا غضب بھی اون پر نازل ہوتا ہے جعلسازی اوسکو
کہتے ہین کہ کوئی آدمی بطمع نفسانی کسیکو ایسا دھوکا دے کہ اوسوقت اوسپر
یہ نہ کھلے کہ یہ شخص مجھسے جعلسازی کرتا ہے جعلساز کئی قسم کے ہوتے ہین۔
ایک وہ جو جعلی کاغذات مثل ہنڈوی مشک قبالہ اور بل وغیرہ بناکر خلق اللہ
کو ایذا پہونچاتے ہین۔
دوسرے وہ کہ کھوٹے روپیہ اور سکہ بناکر بازار مین چلاتے ہین اور اونکی عیاری
پر کسی کو ہرگز اطلاع نہین ہوتی۔
تیسرے وہ کہ کسیکے وکیل یا نوکر یا کہین کے رائیس بنکر لوگون کو جال مین پھنساکر

زیادہ ہوگیا تب اوس مین سے اتنا اوڑا لیا کہ دونکڑا اِدھر بڑھ گیا غرض وہ اسطرح
کاٹتے کاٹتے سب روٹی کھا گئے اور وہ نو بلیان خاک اوڑاتی ہوئین اپنے گھر آئین
اس حکایت سے یہ مطلب ہو کہ مکار آدمی دو شخصون مین جھگڑا دیکھکر آپ منصف
اور پنچ بنکر بیچ مین پڑجاتے ہین اور بعد چندے دونون پر ہاتھ صاف کرکے صاف
نکلجاتے ہین جیسے

حکایت ایک جنگل مین کئی مزدورونکو ایک ریگ ماہی ملی تھی اور وہ اوسپر
جھگڑتے تھے ایک یہ کہتا تھا کہ مین سب سے زیادہ حصہ لونگا دوسرا کہتا تھا کہ
تجھے کچھ بھی نہ دینگے قضاے کار ایک سوار وہان آپہونچا اور پوچھا کہ تم کیون
لڑتے ہو وہ بولے ہمکو ایک ریگ ماہی ملی ہو اوسکے حصہ کی بابت لڑتے ہین
سوار نے کہا وہ ریگ ماہی مجکو دو مین سبکو برابر حصہ کردونگا انھون نے
بے تامل وہ مچھلی اوسکے حوالہ کردی سوار نے مچھلی لیکر اونسے کہا اب تم اپنی اپنی
حقداری بیان کرو مزدورون نے قصہ شروع کیا ہنوز تمام نہوا تھا کہ وہ سوار
اونکو غافل دیکھکر گھوڑا دوڑا کر چلا گیا۔

پس ثابت ہوا کہ وقتہ اجنبی آدمیونکا بھروسا نکرنا چاہیے جو کوئی ایسے
آدمی کے دم مین آکر بے جانے بوجھے اوسکا اعتبار کریگا تو اسیدن اسطرح خطا کھا

کوا یہ باتین سنکر پھول گیا اور اکیبار گی لب کھول کر کائین کائین کرنے لگا وہ روٹی اوسکے منہہ سے گر پڑی اور لومڑی نے اوسکو اوٹھا کر فوراً اپنی راہ لی اور پھر کوے کی آواز پر کان نہ دیا اور وہ چلاتا ہی رہگیا۔

ای بھائیو جو ناسمجھ آدمی ہین وہ اسیطرح خوش آمد سے جلد خوش ہوکر مکارون کے جال مین پھنس جاتے ہین اور پھر اپنا مال کھوکر سمجھتے ہین کہ ہمنے کیا بیوقوفی کی جو اونکی باتون مین آگیے ایسے نقصان کو ظاہر کرتے ہوے شرم بھی آتی ہے کیونکہ سب آدمی اوسیکو قایل کرتی ہین اور اونکا حال اون بلیون کے مانند ہوتا ہے جو اپنی روٹی بندرون کو کھلا کر پچتائین اور یہ عجیب قصہ یون ہے۔

حکایت ایک جگہ بندرون نے ملکر عدالت مقرر کی تھی وہ ہر ایک سے کہا کرتے تھے جسکو انصاف کرانا ہووے وہ ہمارے پاس آجاے ہم مقدمہ کو اتنا چھانتے ہین کہ دودھ سے پانی الگ ہوجاتا ہے یہ خبر سنکر دو بلیان ایک روٹی لیے ہوے وہان آئین اور کہا کہ یہ روٹی ہمنے ایک جگہ سے اوڑائی ہے مگر حصہ کرنے مین ایک کو دوسرے پر بھروسا نہین ہے سو تم اسکے برابر دو حصہ کردو بندرون نے اوس روٹی کے ایسے دو ٹکڑے کیے کہ ایک بھاری تھا اور اونکو ترازو مین رکھکر تولا تو ایک ہلکا ہوا تب جو ٹکڑا وزنی تھا اوسمین سے اسقدر کاٹ کر کھا گیے کہ دوسرا

اس فرقہ کے لوگ اکثر کیمیاگر بنکر لوگون کو ٹھگتے ہین اور بعضے ولی ہوکر اول آ دمیون کو اپنا معتقد کر لیتے ہین اور پھر لوٹتے ہین اور بہت سے معقول وضع بناکر امیرون سے ملتے ہین اور خوشامد درامد کے ذریعہ سے پیش ہوکر آخر کو ایسا جل دیتے ہین کہ اونکے اوجاڑے ہوے گھر پھر نہین سنورتے۔

خوشامد بہت بڑی چیز ہی اوس سے پرہیز کرنا چاہیے خوشامد پسند آدمی کبھی نہ کبھی یارون کے داو مین آکر اپنا سرمایہ کھو بیٹھتا ہی جیسے۔

حکایت ایک کوا منہہ مین روٹی لیے ہوے دیوار پر بیٹھا تھا ایک لومڑی نے اوسکو دور سے دیکھا اور دل مین کہا کہ یہ روٹی کسطرح میرے ہاتھہ لگے جو کہ لومڑی کی ذات مکر فریب اور فطرت کی ایک طرفہ معجون ہوتی ہی اسلیے وہ اوسیدم ایک تازہ فریب گانٹھہ کر کوے کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ کیا کہون ای زاغ میںنے آج تک کسی باغ مین ایسا خوش رنگ اور خوبصورت کوئی پرند نہین دیکھا ہی جیسا کہ تو ہی مدتون سے سنا کرتے تھے کہ کوے نہایت خوش انداز اور خوش آواز ہوتے ہین سو تجھکو ہی کہ بڑے انتظار کے بعد تجھکو ہمہ صفت موصوف پایا اب مہربانی کرکے اپنی سہانی آواز سے کوئی راگ مجکو سنا کہ میرا دل خوش ہو مین صرف تیری دلکش آواز سننے کے لیئے دور سے آئی ہون۔

مگر جب اونکی عروج اقبال یا حصول مدعا پر مطلع ہوتا تھا تو حسد سے اوسیطرح جلتا تھا
اور یہ جلنا اوسکا روز بروز ترقی پکڑتا جاتا تھا اور فرط حسد سے آخر کو یہان تک
نوبت پہونچی کہ پڑوسیون کے نقصانونکی استدعا کرنے لگا جس سے اوسی کو زیادہ
خواری اور بربادی عائد ہوئی کسواسطے پڑوسیون کی بہ نسبت اوسکا دوچند نقصان
ہوتا تھا تب تو اوسنے جل بھن کر یہ دعا کی کہ یا الٰہی میرے پڑوسیون کی ایک
ایک آنکھ پھوٹ جاے اوسیوقت دعا نے تاثیر دکھائی اونکی تو ایک ایک ہی
آنکھ پھوٹی اور حضرت کی دونو آنکھین پھوٹ گئین پھر تو اور بھی آگ ہولا ہوکر بولا
یارب سب کے دروازے پر ایک ایک کنوان واقع ہوجاے فوراً ایسا ہی ہوگیا
اور اوسکے دروازے پر دو کنوئین واقع ہوگیے اور سب پڑوسی تو ایک ایک آنکھ
کے باقی رہنے سے کنوئون مین نگرے مگر کمبخت بالکل معدوم البصر ہوجانے سے کنوئون مین گر کر مر گیا
اس حکایت سے جانا جاتا ہے کہ حاسد اپنے مقاصد دلی کے حاصل ہونے پر بھی حسد سے
باز نہین آتا۔

مکارون اور دشمنون کے فریب سے بچنا چاہیے

دنیا مین بہت ایسے آدمی ہین جو اپنے فائدے کے لیے دوسرونکو فریب دیتے ہین
اونکی باتین ایسی جرب اور شیرین ہوتی ہین کہ خواہ مخواہ آدمی دھوکھا کھا جاتے ہین

جوان دولتی قوت علمی اور صحت باطنی پر کمال حسد تھا جو بدطینتی سے رات دن
اونکے زوال کا خواہان رہتا تھا راجہ کے گرو نے یہ حال معلوم کرکے راجہ سے
پوچھا کہ فلان شخص کو تم سے کیا ایذا پہونچی ہے جو تمھارا بدخواہ ہے راجہ نے کہا
کہ مین تو اپنی دانست مین کسیکو ایذا نہین پہونچاتا یہان تک کہ جو کوئی میرا
دشمن بھی ہوتا ہے اوسکو نرمی اور دلجوئی سے اپنا دوست کرلیتا ہون مگر حاسدون
کو کیا کرون کہ وہ نہ نرمی اور مدارا سے دوست ہوتے ہین اور نہ سختی وتہدید سے
حسد کو چھوڑتے ہین گرو نے راجہ کے اس کلام کو بہت پسند کیا اور کہا سچ ہے
کہ دشمنی کا تو کچہ علاج بھی ہوسکتا ہے اور حسد کا کچہ بھی نہین ہوسکتا تم اوس سے
کچہ مت کہو اور اوسکی بدطینتی کی سزا اوسکے حسد پر چھوڑ دو کہ یہ حسد اوسکے لیے
سزاے کافی کا حکم رکھتا ہے۔

حکایت ایک حاسد ہمیشہ یہ دعا کرتا تھا کہ یا خدا جو چیز میرے ہمسایون کو
حاصل ہو اوس سے دوچند مجکو ملا کرے خدا کی قدرت سے ایک عرصہ مین
اوسکی دعا قبول ہوئی اور یہ مراد بر آئی کہ جو کچہ ترقی بہتری یا شادی غمی اوسکے
پڑوسیون کو لاحق ہوتی تھی اوس سے دونی اوسکو پیش آتی تھی اسپر بھی اوسکے
دل سے حسد کا اثر نہ گیا باوجودیکہ اورون کی نسبت زیادہ تر نفع مین رہتا تھا

آخر کو ایسا ہی ہوا کہ وہ آتش حسد مین جلتے جلتے ایکدن مر گیا اور لوگون نے اوسکے حال سے عبرت پکڑی دیکھو حسد ایسی بلا ہی کہ حاسد باوجود کامیابی کے اوس سے جان بسلامت نہین لے جاتا۔

حاسد تین قسم کے ہوتے ہین ایک وہ کہ جو مجسود کے دولت و حشمت مال و اسباب جاہ اور اقبال کو اپنے لیے چاہتے ہین کہ یہ سب ہماری ہاتھ آوے دوسرے وہ ہین کہ جو اورون کے لیے چاہتے ہین یعنی جو مجسود کے پاس ہی وہ اور آدمی کو ملجاے۔

تیسرے وہ جو نہ اپنے واسطے چاہتے ہین نہ اور کے واسطے صرف مجسود کی زوال نعمت کی اونکو چاہ ہوتی ہی۔

اِن مین سے کسی قسم کا حسد ہونا بُرا ہی کیونکہ آخر وہ حسد ہی کہلاے گا اور حاسد کئی باتون سے محروم رہتا ہی۔ اوّل شکر نعمت سے دوم دوستون کے حظِ ملاقات سے سوم زندگی کے لطف سے چہارم بزرگون کی شفقت سے پنجم دولتمندون کے فیض سے ششم اہل زمان کی ستایش سے۔ ہفتم پسندیدگی عوام سے ہشتم خدا کی رحمت سے نہم عاقبت بخیر ہونے سے

حکایت ایک شخص کو راجہ سوائی جے سنگھ کی بخت بلندی فتح نصیبے

القصہ اکی ت بعد راجہ نے جو اوسکو روبرو بلوایا اور حال دریافت کیا تو اوسکی
حال کا سر مو تغیر نہوا تھا اور حسد کی آگ اوسکے دلمین ویسی ہی مشتعل تھی
تب پوچھا کہ اب تجکو کس چیز پر حسد ہی اوسنے کہا حکومت پر راجہ نے اوسکو ایک
عہدہ دیا جسکی حکومت کے اختیارات کامل اوسکو ملے مگر اوس سے بھی
حسد نے اوسکا پیچھا نچھوڑا راجہ نے پھر اوسکو بلوا کر پوچھا کہ اب کس چیز کی
ہوس اور ہی وہ بولا اب راج چاہیے راجہ نے کیے گا نوجاگیر مین دیکر اون پر
اوسکا قبضہ مالکانہ کرادیا غرض اسی طرح جو جو چیزین اوسنے مانگین راجہ نے
اوسکو سب دین لیکن اوسکا حسد نہ گیا اور آخر کے درجہ اوسنے یہ ہی کہا کہ
میرا دل جب ٹھنڈا ہو کہ مین اوجین کے تخت سلطنت پر بیٹھکر عدالت کرون
دربار والون نے اوسکو برا بھلا کہا اور راجہ سے عرض کی کہ مہاراج یہ بہت
سر چڑھ گیا ہی اب اسکو سزا دینی چاہیے یہ سنکر راجہ نے اپنے درباریون
سے فرمایا کہ اب اسکی موت قریب آپہونچی کیونکہ مین سلطنت اسکو نہ دونگا اور
یہ جلتی جلتی یون ہی مرجاے گا اگر پہلے اسکو اسقدر چیزین نہ دیتا تو اب تک
کبھی کا مر گیا ہوتا اب اسکا حسد اسکے حق مین سزای کافی ہی اور یہ سزا اسکے
لیے خدا کے یہان سے مقرر ہو چکی ہی پھر مین اسکو سزا دون تو کیا دون۔

مجکو نہ دی جو اوسکو ایسے مفت برون سے محفوظ رکھتا۔
پس ایسی بایسی باتون سے رات دن مجکو کل نہین پڑتی ہی مین انھین خیالون
سے دن بہ دن لاغر ہوا جاتا ہون اور میری کوئی امید بر نہین آتی۔
راجہ نے یہ سنکر اوسکا بیش قرار ماہیہ مقرر کرکے ایک عمدہ مکان خالی
کرا دیا جسمین عیاشی کے سارے سامان موجود تھے اور اوسکی سواری کے
لیے ہاتھی گھوڑے اور اردلی کے لیے سوار پیادے نامزد کیے اور ایک
نہایت حسین عورت سے اوسکی شادی کرا دی اور فرمایا کہ تو کہین جایا آیا
نہ کر رات دن اپنے مکان مین عیش و آرام سے مشغول رکھہ جس چیز کی ضرورت
ہوا کرے وہ ہم سے منگوا لیا کر۔
کسیںنے راجہ سے پوچھا کہ یہ تو آپ کے اعدائے دولت سے تھا اسکے حال
پر اسقدر مہربانی کرنا دشمنونکو قوت دینا ہی راجہ نے فرمایا کہ ہمکو خدا نے واسطے
حفاظت جان و مال رعایا کے پیدا کیا ہی اور یہ شخص ایک سخت مرض مین
گرفتار ہی جس سے جان بر نہوگا مگر ہمنے استحانا یہ اوسکی دوا کی شاید کہ اسکی دل کی
حسرتین نکل جائین اور اسکا دل عیش و عشرت مین پڑہ کر رشک اور حسد کو
چھوڑ دے۔

حال پوچھا وہ بولا مین تمھارا ہم مکتب ہون جب تم پڑھتے تھے تو تمھاری عقل کی
رسائی اور ذہن کی تیزی سے اوستاد خوش ہوتے تھے اور مین بُرا مانتا تھا
بعد وہ جب تم یکایک راجہ ہوگئے اور طرح طرح کی دولت اور نعمت تمکو حاصل
ہوئی تو مجھے اور بھی تعجب ہوا کہ یارب مجہ مین اور اس مین پہلے کچہ تفاوت
نہ تھا پھر یہ کس وجہ سے اس ترقی اور بہبودی کا مستحق ہوگیا اور مینے ایسا
کیا قصور کیا تھا جو مین کسی لایق نہوا اور جب مین تمھاری اردلی مین ہزارون
آدمی کی بھیڑ بھاڑ اور سواری مین بڑے بڑے ہاتھی گھوڑے رتھ
دیکھتا ہون تو مجھے اپنی پیادہ پائی اور تنہاروی پر بڑا اسف ہوتا ہی پھر جب
تمھارے دربار کی شان وشوکت اور تمھارے جلوس کی بزرگی وعظمت معاینہ
کرتا ہون تو میری آتش حسد اور بھی تیز ہوتی ہی اور جب تمھارے اونچے اونچے
محل اور مکان اور اون مین عیش اور تکلف کے سامان پر نظر پڑتی ہی
تو دیوارون سے سر پھوڑتا ہون اور جب تمھاری رانیون کی صورت و
سیرت اور فراست کیاست کی ثنا وصفت سنتا ہون تو رشک سے میرے
سینہ پر سانپ سا لوٹ جاتا ہی پھر جب تمھارے جود وسخا بخشش اور عطا پر
نظر ڈالتا ہون تو کہتا ہون کہ دیکھو یہ دولت مفت لٹی جاتی ہی خدا نے

نا امید ہو کر اورون کی محرومی و ناکامی کے لیے دعا کرتا ہے اور یہ نہ سمجھ
خدا نے جو کچھ جسکی پیشانی مین لکھدیا ہے وہ اوسکے لیے ہو کے رہیگا نہ وہ کسیکے
کوسنے سے کم ہوتا ہے نہ کسیکی دعا سے زیادہ پھر کوئی کس لیے کسیکے حق مین
بد خواہی کر کے گناہگار ہووے اور خدا کے نزدیک اپنا اعتبار کھوئے
جتنی دیر حاسد لوگون کی بد خواہی مین صرف کرتا ہے اگر اوتنی دیر شکر گذاری
یا عبادت الٰہی یا محاسبہ نفس مین بسر کرے تو کسقدر ثواب ہو اور حسد کرنے
سے ایک تو اوقات ضائع ہوتی ہے اور دوسرے گناہ بھی ہوتا ہے۔

ایسا آدمی حسد کے انگارون پر اوسوقت زیادہ تر لوٹتا ہے کہ جب اوسکی
بدسگالی سے کسیکی نعمت کو زوال نہین ہوتا اور اوسوقت تو کچھ عجب ہی حال
ہو جاتا ہے کہ جب برخلاف اوسکی خواہش کے محسود کے دولت اور اقبال کو
ترقی ہوتی ہے اور اسکی بدسگالی سے کچھ آسیب اوسکو نہین پہونچتا خدا بچائے
ایسی خواہشگاری اور ناکامیابی سے۔

حکایت راجہ بھوج کے پاس ایک آدمی کو پکڑ لائے کہ جو بہت لاغر اور
ناتوان ہو رہا تھا عرض کی کہ یہ شخص حسد کی بدولت ایسا ہو رہا ہے اور اسکو
آپ کے جاہ و جلال اور دولت و اقبال پر حسد ہے راجہ نے ہنسکر اوس سے

نرم کیون ہوگیے جواب دیا کہ آپ کے تحمل سے فاضل نے خوش ہوکر اوسکا قصور معاف کر دیا —

حسد کی مذمت مین

حسد اوسکو کہتے ہین کہ ایک شخص اپنے ابناے جنس کو اپنی بہ نسبت زور و قوت یا دولت و حشمت مین زیادہ دیکھکر اپنے دل مین جلے کہ خدا نے ان لوگون کو مجھ سے اتنا زیادہ کیون دیا اور ہمیشہ اونکی نعمت کا زوال چاہتا رہے اور یہ آرزو رکھے کہ دنیا مین جتنی نعمتین ہین وہ سب مجھکو ہی میسر ہوین دوسرا کوئی اوسسے مستفیض نہو ایسا آدمی حاسد کہلاتا ہی یہ حسد ایسا بُرا مرض ہی کہ جو رات دن آدمی کی جان کو گلاتا ہی اور اسکی کچھ دوا نہین انجام یہ ہوتا ہی کہ جیسے آگ جلتے جلتے آپ ہی کو آپ کھا جاتی ہی ویسے ہی صاحب حسد کو حسد باعث مرگ ہوتا ہی خدا یہ علت دشمن کو بھی نصیب نکرے بھلا یہ بھی کوئی آدمیت کی بات ہی کہ آدمی ناحق بندگان خدا کے حق مین دشمنی برتے اور اونکی ترقی مرتبہ اور افزایش جاہ و جلال پر افسوس کرے اور باوجود حاصل نہونے کسی قسم کے فایدہ کے اونکو کوسا رہے اور اپنی قوت افعالی یا قابلیت و ناقابلیت پر تو غور نکرے اور دوسرون کے زور قوت جاہ و ثروت پر حسد کرے اور خود بخود خدا کی رحمت عامہ سے

اونکا ہوسکتا ہی۔
پس ثابت ہوگیا کہ بردباری دونو صورتون مین انسان کے لیے نہایت مفید ہی برعکس غصہ کے وہ دولت اور فراغت کے عہد مین بدنام کرتا ہی اور نکبت و فلاکت کے ایام مین ذلت اور خفت دیتا ہی اس صورت مین حلم کو سب خصلتون سے فضیلت ہی اور حلیم آدمی سب آدمیونسے افضل ہی مثال اوسکی یہ ہی

حکایت ایک جاہل نے کسی فاضل سے نہایت بے ادبی اور سخت کلامی کی مگر وہ شخص بقول شخصے مصرعہ جواب جاہلان باشد خموشی اوسکی باتون کو سر جھکائے سنتا رہا اور کچھ نہ کہا لوگون نے پوچھا کہ آپ اسکی باتون پر اتنا تحمل کیون کرتے ہو جواب دیا کہ میری خصلت اسمین اثر کرتی ہی اور اوسکی عادت مجھ پر موثر نہین ہوتی آخر ایسا ہی ہوا کہ جاہل گھر جاکر دلمین سوچنے لگا کہ مینے اوس سے آج ہزار باتین بری بھلی کین مگر اوسنے آنکھ اوٹھاکر ایک کا بھی جواب نہ دیا جو یہ ہی باتین مین کسی جاہل سے کرتا تو ضرور ہاتھا پائی کی نوبت پہونچتی پس جاہل اور عالم مین اتنا فرق ہی مینے بہت برا کیا جو ایسے نیک آدمی کی شمع خوشی کی یہ سوچکر وہ اوسیوقت فاضل کے پاس دوڑا آیا اور اپنے قصور کے معافی کے لیے التجا کرنے لگا فاضل نے پوچھا کہ کل تو تم بہت کچھ گرم تھے اور آج اتنے

عزیز ہوسکتا ہی شعر ہر کہ خلق از خلق او خوشنود نیست ۔ ہیچ قدرش بر در معبود نیست
رای دابلیم نے حکیم بیدپاے برہمن سے پوچھا کہ ان تینون خصلت یعنی شجاعت
وحلم وسخاوت مین کون افضل ہی برہمن نے کہا شجاعت تو ہمیشہ کام نہین آتی
عمر بھر مین کبھی ایک دو دفعہ اتفاق سے اوسکی ضرورت پڑجاتی ہی اور سخاوت
اگرچہ اوس سے بہتر ہی مگر دولتمندون کے ساتھہ مخصوص ہی الا وہ چیز کہ جس سے
وضیع شریف کو رات دن کام پڑتا ہی حلم اور بردباری ہی یعنی غصہ کی برداشت
کرنا اور ذرا سی بیجا بات پر بھڑک نہ اوٹھنا زود رنجی و درشت خوئی کو چھوڑکر
نرمی وخوش خلقی کی عادت ڈالنا کہ اس مین بڑے بڑے فائدے ہین کسی
بزرگ نے کہا ہی کہ ایک تار کا سرا مجھہ اکیلے کے ہاتھہ مین ہو اور دوسرا سرا تمام
جہان کے آدمیون کے ہاتھہ مین اور وہ چاہین کہ اوسکو توڑ ڈالین تو ممکن نہین
کس لیے کہ جب وہ کھینچین گے تو مین ڈھیل دونگا جب مین کھینچونگا تو وے
ڈھیل دینگے اسبات کا مطلب یہ ہی کہ یا تو آدمی اور دونکا ہو رہے یا اوردن
کو اپنا کرلے یہ دونو امر غایت بردباری سے حاصل ہوسکتے ہین یعنی جب وہ
کی حالت مین دوسرونکی دلجوئی کریگا اور اونکے ناز اوٹھائے گا تو وہ سب اسکے
ہوجائین گے اسیطرح مفلسی کے عالم مین اورونکی رضاجوئی اور بردباری سے

مصرعہ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ؛

غصہ کی حالت مین اگر کوئی نصیحت کی بات کہے تو اوسکو مان لینا چاہیے گو اوسوقت تو بری معلوم ہوگی مگر بعد فرو ہو جانے غصہ کے اوسکا مزا آئیگا

حکایت کسی بادشاہ نے حالت غضب مین ایک بیگناہ کو قتل کرنے کا حکم دیا وہ بیچارہ عرض کرنے لگا کہ آپ کا ظلم تو مجھپر دم بھر مین گذر جائیگا مگر میرے خون کا وبال آپ کی گردن پر قیامت تک رہیگا بادشاہ کو یہ بات اوسکی پسند آئی اور اوسیوقت اوسکو چھوڑ دیا۔

لگے بادشاہون کا قاعدہ تھا کہ وہ اپنے مصاحبون سے ایک دو شخص کو اسبات کا مختار کرتے تھے کہ حالت غم و غضب مین جو کوئی حکم بیجا اونسے صادر ہووے تو وہ لوگ جرات کرکے اوس مین جو جو نقصان ہون بادشاہ کو اس انداز سے عرض کرین کہ وہ اپنے ارادہ سے باز آئے اور اوس حکم کو جسمین ایک جہان کی خرابی متصور ہو جاری نکرے۔

کسیفے عقلمند سے پوچھا کہ مجھے ایسا نکتہ بتا دے کہ جس سے تمام جہان کی خوبیان حاصل ہون اوسنے فرمایا غصہ کو ضبط کرنا اور جو غصہ کی عادت نہو تو ہمیشہ اور سے بہتر رہنا کہ بردباری اور خوش خوئی عجب جوہر ہین انسے آدمی ہر دل

سمجھ لیا کہ میرے بھائی کو یہی مار کر آیا ہے۔
پس غصہ کی حالت مین بے تامل بندوق بھر کر بیل کے سینہ پر ایسی گولی
ماری کہ وہ اوچھل کر گر پڑا اور وہین جان دے دی دو تین روز کے بعد ایک
مسافر نے اوس سے آکر کہا کہ تمھارا بھائی جھاڑی مین مارا گیا وہ بولا مان نے
بھی اوسکے مارنے والے سے انتقام لے لیا مسافر نے متعجب ہوکر پوچھا کہ
تو نے کسکو مار ڈالا کہا بیل کو یہ سنکر مسافر نے سر پیٹا اور کہا ای بدبخت یہ تو نے
کیا ظلم کیا وہ بیل تو کئی بھیلون کو جو میرے باپ کے خونی تھے سینگون سے
مار کر آیا تھا واہ تو نے خوب قدردانی کی کہ اوس مقصور کو جو تجھپر کبھی حق رکھتا تھا
اپنے ہاتھ سے مار ڈالا اس بات کے سنتے ہی سپاہی کے ہوش اوڑ گیے اور
بیل کو یاد کر کے زار زار رونے لگا اور اب تک اوسکے دل پر اس غم کا داغ باقی ہے

فایدہ اس حکایت کا یہ ہے کہ آدمی حالت غضب مین اسقدر بے اختیار نہو جاوے
کہ اچھے برے کی مطلق تمیز نرہے اور جو جی مین آوے بے تامل کر بیٹھے تاکہ
آخر کو پشیمان ہونا پڑے اور پشیمان ہونے سے سوای رنج کے کچھ بھی نمونہ ملے
اگر وہ سپاہی بیل کے مارنے مین اتنی جلدی نکرتا اور چند روز صبر کر کے اس
مقدمہ کو تحقیق کرتا تو پھر کس لیے پشیمان رہتا۔

کہ غصہ اوتر جاے اور اوس کام کا اچھا برا انجام سوچ سکے تاکہ آخر کو اوس سے
پشیمان نہو جیسے ایک سپاہی بیل کو مار کر پشیمان ہوا تھا اور وہ یون ہے -

حکایت کہ ایک سپاہی بڑودہ سے کمائی کرکے آتا تھا راستہ مین بھیلون
نے اوسکو تیرون سے مار کر سب روپیہ پیسا لوٹ لیا اوسکے ساتھ ایک بیل
تھا جب بیل نے یہ واردات دیکھی تو حملہ کرکے ایک بھیل کو جان سے مار ڈالا
اور کئی بھیلون کو زخمی کیا مگر بھیل اوسکو پکڑ لے گئے اوس بیل نے بھیلون کے
یہان نہ گھاس کھائی نہ پانی پیا بھیل اوسکی وفاداری پر تعجب کرتے تھے آخر
انھون نے یہ سوچکر کہ بیل یہان زندہ نرہیگا اوسکو چھوڑ دیا اوسنے پھر بھیلون
پر حملہ کیا اور کئی بھیلون کو زخمی کرکے وہان سے چلدیا کئی دن کے بعد رات
کو اوس شہر مین پہونچا کہ جہان وہ سپاہی رہتا تھا اور اوس کے گھر پر جاکر
چلایا اوس سپاہی کا بھائی یہ سمجھکر کہ میرا بھائی آیا ہے فوراً گھر سے باہر نکلا دیکھا
تو بھائی نہین فقط بیل ہے دل مین بہت گھبرایا کہ یہ بیل کبھی میرے بھائی کا ساتھ
نہین چھوڑتا تھا اس دفعہ اوسپر کیا واردات گذری کہ یہ اکیلا یہان چلا آیا
خیر اوسوقت تو بیل کو باندھ دیا اور آپ گھر مین جا بیٹھا مگر رات بھر اس فکر مین
نیند نہ آئی صبح کو دیکھا تو بیل کے سینگ خون مین بھرے ہوئے تھے اوس نے

کہ یہ ہمیشہ ہمکو بیگار مین پکڑ لیتا ہی اور کھانے کو نہین دیتا اوسکا کیا علاج کرین
وہ بولے ہم بھی اسکی سخت کلامی اور بدزبانی سے تنگ آگئے ہین غریبون نے
کہا ہم جنبا تم سے ڈرتے ہین اوس سے نہین ڈرتے کسواسطے کہ وہ اکیلا ہی اور تم
بہت ہو اگر تم ذرا دیر کے لیے آنا کانی دے جاؤ تو ہم بھی اپنا غصہ اوس سے نکال
لین نوکرون نے کہا اچھا اگر تم اوسپر ہاتھ چلاؤ گے تو ہم کچھ نہ کہین گے پس
غریبون نے متفق ہوکر کوتوال سے کہا کہ ہمنے بہت دنون تک آپ کی مزدوری
کی مگر آپ نے ہمکو کبھی کچھ نہ دیا اب ہمارے بال بچے بھوکے مرتے ہین سو ہماری
اجرت اسیوقت چکا دیجیے یہ سنتے ہی کوتوال کو غصہ آیا نوکرون سے کہا کہ
انکو نکال دو مگر وہ سنی ان سنی کر گئے اور غریبون نے پھر واویلا کی کوتوال اور بھی
بھڑکا اور نوکرون کو گالی دیکر بولا کہ ان نامعقولون کو درّے لگاؤ درّے کا
نام سنکر غریبون نے یکبارگی اوسپر حملہ کر دیا اور لات گھوسہ مارنا شروع کیا
کوتوال کے نوکر بھی غریبون کے شریک ہو گئے اور اپنے دل کا خوب بخار نکالا
جب کوتوال مارے مار کے بیہوش ہو گیا تو وہ سب اپنے گھر کو چلے گئے۔
دیکھیے کہ خشمناک آدمی کو اپنے نوکرون سے بھی مدد نہین ملتی اور جب آدمی
کو غصہ آوے اور اوس حالت مین کوئی کام کیا چاہے تو لازم ہی کہ چند ساعت صبر کرے

غصہ کی فروعات سے ہین پس جسمین یہ حرکات ناشایستہ جمع ہون گی اوس سے
کوئی کیا فائدہ اوٹھاے گا بلکہ سب چھوٹے بڑے مخدوم خادم اوس سے
ناراضامند اور بدگمان رہین گے کسواسطے کہ نہ وہ اپنے بزرگونکا ادب کریگا اور
نہ دوستون کی تواضع اور نہ خادمون کی قدر اور جو کام کہ شیرین کلامی خندہ پیشانی
اور خوش مزاجی سے نیک خوآدمیونکو میسر ہوسکتا ہی وہ اوسکو باوجود صرف زر
کے بھی حاصل نہوگا پس سوچیے کہ غصہ مین سوائے نقصان اور بدنامی کے اور کیا
فائدہ ہی برخلاف اسکے رفق اور نرمی کیا عمدہ شی ہی کہ اپنا کام بھی نکلے اور دوسرا
بھی خوش رہے سختی اور تندخوئی مین اول تو حصول مدعا بھی نہین اور دوسرے یہ خوف
ہی کہ مبادا کوئی جھگڑا فساد نہ اوٹھہ کھڑا ہو اور بالفرض والتسلیم اگر کوئی مطلب
نکل بھی آیا تو طرفین کی رنجش اور آزردگی صریح ہی اوس صورت مین اتنا ہی غنیمت
ہی کہ کسی سے بگاڑ تو نہوا مگر یہ بات ضرور ہونے والی ہی اگر آج نہوئی تو کل ہوگی
اور بگاڑ مین طرح طرح کے نقصان ہین ایک کو تو ال کی حکایت مطابق اوسکی ہی —
حکایت کہ وہ ہمیشہ غریبون کو بیگار مین پکڑ کر اپنا کام لیتا تھا اور جب وہ
مزدوری مانگتے تھے تو غصہ ہوکر اونکو نکال دیتا تھا وہ لوگ اوسکی بیگار کرتے
کرتے عاجز آگئے ایکدن انھون نے کوتوال کے نوکرون سے شکایت کی

کلام ناگوار یا دیکھنے حرکات ناہموار کے بھڑکتی ہی اکثر اشتعال اوسکا اوسوقت
ہوتا ہی کہ وہ کلام یا حرکات نسبت ہمارے یا ہمارے کام کے سرزد ہون
اور کبھی لگانے بجھانے والون کی سعی سے بھی یہ آگ بھڑکتی ہی انسان کو چاہیے
کہ ہر حال مین حلم اور تحمل کے پانی سے اس آگ کو بجھاوے اور جب کسی سبب سے
غصہ آوے تو سکوت اختیار کرے اور دل مین سوچے کہ جو ہونا تھا سو ہوگیا
اب غصہ کرنے سے کیا ہوتا ہی ناحق اپنا دل جلانا اور پریشان خاطر رہنا عقلمندونکو
پسند نہین غصہ کے ضبط کرنے مین جو لطف ہی وہ بیان نہین ہوسکتا کیونکہ جب
وہ انسان کی طبیعت پر غالب آتا ہی تو اوسکے نشاط اور انبساط مزہ لذت اور
راحت کو غم اور اندوہ کے آتشکدہ مین ڈالکر صاف جلا دیتا ہی اور جو شخص مغلوب الغضب
ہوتا ہی وہ کبھی خوش اور بشاش نہین رہتا نہ اوسکو دوست آشنا کی ملاقات سے
کچھ مزہ اوٹھتا ہی نہ ادب اور اخلاق کی خوبیونکا لطف آتا ہی اپنے اور بیگانے اوسے
شخص سے ناراض رہتے ہین برعکس اوسکے جو کوئی غصہ کو مغلوب کرکے حلم اور وقار
کو اختیار کرے تو اوسکے عیش سرور لذت راحت وغیرہ جیسے ہین ویسے بنے رہین
اور دوست دشمن اوسکی ملاقات اور عادتون سے ہمیشہ فرحت پائین ترش روئی
درشت کلامی زود رنجی بدزبانی خشمناکی تندخوئی تلخ گوئی دل آزاری یہ سب اخلاق ذمیمہ

تو ممکن نہین اور برعکس اسکے متواضع آدمی بے صرف زر صرف مسکینیت اور فروتنی
سے سارے عالم کو اپنا کر سکتا ہی ایک مغرور کی حکایت جو خالی از مطلب نہین
اس موقع پر مناسب سمجھ کر لکھی جاتی ہی۔

حکایت کہ اوسکو اپنی دولت اور ثروت پر اسقدر گھمنڈ تھا کہ جب اوسکی
قوم مین کوئی مرجاتا تو وہ بنس پالکی یا رتھ مین سوار ہوکر اوسکی تجہیز اور تکفین مین
جاتا برادری والے اوسکی اس متکبرانہ عادت سے نہایت دق ہوتے تھے
قضاے الہی سے ایکدن وہ بھی مرگیا اوسکی تکفین کے لیے ساری برادری والے
کرایہ کے رتھ اور بہلیون مین بیٹھ بیٹھ کر گئے اوسکے بیٹے نے یہ حال دیکھکر
اپنے باپ کے تابوت اوٹھانے کے لیے بہت سی منت اور سماجت کی مگر سبھون
نے یہی جواب دیا کہ تمھارے باپ نے کسکے یہان مردے کو کاندھا دیا تھا
جو کوئی اوسکو دے الغرض کسینے اوسکی لاش کو ہاتھ نہ لگایا تب بیٹے نے
مزدور کرکے اپنے باپ کی لاش اوٹھوائی اگر وہ شخص زندگی مین کسی سے
غرور نکرتا تو مرنے کے بعد کیون اوسکی مٹی خراب ہوتی۔

غصہ کی مذمت مین

حکما نے فرمایا ہی کہ غصہ ایک آگ ہی جو انسان کے دل مین بروقت سلگنے

کہ جنسے ظالم اور غرور والون کے احوال خسارت مآل معلوم ہوتے ہین پس آدمی
کو چاہیے کہ بھولکر کبھی غرور نکرے اور نہ ظلم پر کمر باندھے ہمیشہ تواضع اور فروتنی کے
ساتھہ عمر بسر کرے کہ اس مین اوسکی کمال عزت ہی اور جناب باری مین بیحد عجز اور انکسار کی
آدمی کی کوئی خصلت پسند نہین اور سمجھنے کی بات ہی کہ جب آدمی کی پیدائش
خاک سے ہوئی ہی تو اوسکو خاکساری سے کیون عار کرنا چاہیے حالانکہ خاکساری
اوسکے حق مین سربلندی کا وسیلہ ہی کسیںنے خوب کہا ہی ۔

نظم اخلاق سب سے رکھنا تسخیر ہی تو یہ ہی ۔ خاک آپ کو سمجھنا اکسیر ہی تو یہ ہی
سب کام اپنا کرنا تقدیر کے حوالے ۔ نزدیک عارفون کے تدبیر ہی تو یہ ہی

اور آپ کو کسی شخص سے بہتر بھی نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ خدا کے نزدیک شاہ و
گدا کی قدر برابر ہی اور سب اپنے اپنے حال مین مست ہین اگر امیر مال مین مست ہی
تو فقیر کھال مین مست ہی اور مغرور آدمی غرور کرکے اپنا دل خوش کرلے کوئی
اوسکو اچھا تو کہتا نہین اور حکما کے نزدیک جسکو کوئی اچھا نہین کہتا اسکا
جینا مرنے سے بدتر ہی جسطرح وہ دولتمندی کی عالم مین آپ کو بہتر سمجھہ کر کسیکے
کام نہین آتا ویسے ہی افلاس اور خواری کی حالت مین کوئی اوسکے کام نہین آتا
ایسا شخص اگر لاکھون روپیہ صرف کرکے خلق کے دل مین اپنی جگہہ کیا چاہے

اور کبر و منی کو چھوڑ کر تواضع اور فروتنی اختیار کرتا تو کاہی کو اوسکا اقبال معرض زوال مین آتا بلکہ اور ترقی و بہبودی اوسکو نصیب ہوتی اور ظلم کی بنیاد بھی غرور سے ہی ہے پس یہ دونو گناہ یعنی ظلم اور غرور آدمی کو بہت خراب کرتے ہین انسے ہزارون سلطنتین برباد ہوگئین اور لاکھون خاندان نیست و نابود ہوگیے ہین۔

دنیا مین قدیم رسم چلی آتی ہے کہ جب ایک بادشاہ یا ایک گروہ غرور اور نا انصافی اور ظلم پر کمر باندھتا ہے تو خداوند کریم اوسکی بربادی کے لیے اوس سے بھی ظالم تر شخص کو پیدا کرتا ہے جمشید اور ضحاک کا حال مطابق اسکے ہے۔

حکایت کہ جب اوسنے اپنی قوت اور شوکت پر مغرور ہوکر اپنے سوا کسیکو نہ سمجھا تو خدا نے ضحاک تازی کو اوسپر غالب کر دیا اور جمشید ضحاک کے ہاتھہ مین اسیر ہوکر مارا گیا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ قادر مطلق واسطے نابود کرنے طالمون کے اپنے کمترین بندون مین سے ایک کو ایسی قوت اور توفیق بخشتا ہے کہ وہ اوسکو اوسکے برے کامون کی کماحقہ سزا دیتا ہے جیسا کہ فریدون نے توفیق الہی سے ضحاک تازی کو جو بڑا قوی اور ظالم بادشاہ تھا قتل کیا۔

اسی طرح اخلاق اور تواریخ کی کتابون مین بہت کچھ حکایتین اور نصیحتین لکھین ہین

لوگون کو بچنا چاہیے -

غرور کی مذمت مین

غرور اسکو کہتے ہین کہ آدمی آپ کو دولت یا طاقت یا حسن مین اورون سے کچھ زیادہ دیکھکر اوسپر گھمنڈ کرے اور دلمین یہ سمجھے کہ مین سب سے اچھا ہون اور دنیا مین میرے برابر کوئی نہین حالانکہ یہ پندار اوسکا محض بیجا ہی کس لئے کہ جن چیزون پر وہ فخر کرتا ہی ایکدن وے سب جانے والی ہین جب وہ جاتی رہین تو اوسکا غرور اور گھمنڈ سب خاک مین ملگیا -

خاص کر غرور کی شومی سے اونکا زوال اور بھی جلد ہوتا ہی کسواسطے کہ خداوند حقیقی کو کسیکا غرور بھاتا نہین مگر بسبب اسکے کہ عجب اور تکبر تواضع اور فروتنی کے دشمن ہین اسکو مآل کار پر نظر نہین ہوتی اور بمقتضای خودبینی کے اپنے جاہ و جلال پر پھول کر خدا کا کبھی شکر نہین کرتا اور جانتا ہی کہ مین ہمیشہ اسیطرح بنا رہونگا اور جب اوسکے اوپر خدا کا غضب نازل ہوتا ہی اور وہ چیزین جو غرور کی باعث ہین اوس سے جاتی رہتی ہین تب وہ سمجھتا ہی کہ خدا بھی کوئی شی ہی اور اپنی حرکات نامعقول سے نہایت پشیمان ہوتا ہی مگر اوسوقت پشیمانی سے کیا فائدہ اگر آسودگی اور فراخ دستی کے حال مین خدا کا شکر کرتا

الگ ہوجاوگے تو جیسے تمنے ایک ایک تیر کو توڑ ڈالا ویسے ہی تمکو دشمن جدا جدا شکست دیگا غالب آے گا۔

اسیطرح اکبر بادشاہ نے ایک لڑائی مین اپنے لشکر کو فرمایا کہ یکدل ہوکر دشمن سے لڑنا چاہیے کہ اس تدبیر سے اوسکو سخت صدمہ پہونچے گا جیسے آدمی کے پنجہ مین پانچ انگلیان ہین اگر وہ پانچونکو بند کرکے کسیکے گھوسہ مارے تو اوسپر بڑی ضرب پڑیگی اور برخلاف اسکے جو کھلے ہاتھ سے دھول ماری تو کچھ نہیں

بھوج پربند مین لکھا ہی کہ ایک دفعہ راجہ بھوج نے کسی باغ مین ایک قوی اور زبردست ہاتھی کو دیکھا جو مضبوط رسون سے بندھا ہوا تھا اور اونکے توڑنے کے لیئے طرح طرح سے زور کر رہا تھا مگر وہ ٹوٹتے نہ تھے۔

راجہ نے فرمایا کہ آدمی کے نزدیک تنکے کا توڑ ڈالنا کوئی بات نہین ہی مگر جب اونھین تنکون کو جمع کرکے رسّا بناتے ہین تو اون رسون کو ہاتھی بھی نہین توڑ سکتا جس سے یہ بات نکلتی ہی کہ کمزور اور بے قدر لوگ آپس مین اتفاق ہونے پر کسقدر قوی اور پرزور ہوجاتے ہین۔

اور نا اتفاقی سے یہی قوی اور پرزور ایسے ضعیف اور خفیف ہوجاتے ہین کہ پھر کسیطرح کی رونق اور ترقی نہین پاتے پس نا اتفاقی بری بلا ہی اسسے

حکایت اور ایک دلچسپ تاریخی ذکر سنیے کہ عالمگیر بادشاہ کے مرنے پر اوسکے بیٹے اور پوتون مین ایسی نا اتفاقی اور خانہ جنگی ہوئی کہ سلطنت کی قوت اور رونق یک قلم ضائع ہوگئی اور اونکی مغلوبی سے مرہٹونکی قوم جو کبھی نامی نہ تھی ایسا زور پکڑ گئی کہ اوسنے اون لوگون سے خراج لیا کہ جنکے باپ دادے سارے ہندوستان سے خراج لیتے تھے اور جب اوس قوم مین بھی اتفاق نرہا تو صاحبان انگریز بہادر سب کو ٹھکانے لگا کر آپ مالک ہوگئے یہ لوگ ایسے دانشمند ہین اور تجربہ کار ہین کہ نا اتفاقی انمین کبھی دخل نہین پاتی بلکہ برعکس اسکے اس قوم مین اسقدر اتفاق ہی کہ جسکے طفیل سے انکے سب کام نہایت کمال ترقی اور رونق ہی اور چشم بد دور اقبال اونکا روز بروز بڑھتا جاتا ہی

حکایت اور دیکھو اتفاق کے باب مین چنگیز خان نے اپنے بیٹون سے کیا اچھی نصیحت کی تھی یعنی جب وہ مرنے لگا تو کئی تیر ونکا دستہ باندھکر اپنے بیٹونکو دیا کہ اسکو توڑ ڈالو انھون نے ہر چند زور کیا مگر وہ نہ ٹوٹا تب چنگیز خان نے دستہ کو کھولکر ایک ایک تیر ایک ایک بیٹے کو دیا اور فرمایا کہ انکو توڑ ڈالو انھون نے وہ تیر فوراً توڑ ڈالے یہ حال دیکھکر چنگیز خان بولا کہ اگر تم میرے بعد متفق رہوگے تو کوئی تمپر فتح نپاے گا اور جو الگ

طرح پکڑکر کام اپنا کر لیتے ہین۔

حکایت جیسے کسی جنگل مین تین بیل رہتے تھے ایک شیر نے کئی بار اونکا قصد کیا مگر کچھ فائدہ اوسکو حاصل نہوا کیونکہ جب شیر حملہ کرکے اونپر آتا تھا وہ تینون بیل اتفاق کرکے اوسکا مقابلہ کرتے تھے شیر کو اون تینون سے لڑنے کی طاقت نہ تھی آخرکار اون مین کسی وجہ سے نا اتفاقی ہوگئی دو بیل ایک بیل سے ہار کر شیر سے جا ملے شیر نے اونکی بہت خاطر کی اور کہا مین تمھارے دشمن کو دفع کر دونگا۔

پس شیر اونکی رہنمونی سے اوس بیل پر جا پڑا اور دم بھر مین مار کر کھا گیا اور اون دونون کو جنگل کا مالک کر دیا چند روز کے بعد ایک بیل کو الگ لیجا کر کہا کہ ہر کام مین شریک بُرا ہوتا ہے اگر تیری مرضی ہو تو تیرے شریک کو بھی کھا جاؤن پھر تو دونون سے اس جنگل مین حکومت کر وہ بیل بامید خام شیر کے دام مین آ گیا اور جب شیر نے دوسرے پر حملہ کیا تو اوسنے کچھ مدد نکی شیر اوسکو کھا کر دوسرے روز اوس بیل کو بھی تناول کر گیا۔

دیکھو ذرا سی نا اتفاقی سے وہ تینون بیل جو کبھی شیر و پلنگ سے مغلوب نہوئے تھے اسیطرح مارے گئے۔

غصہ سے فضول خرچی کرنے لگا تھوڑے ہی روز رون مین اونکی دولت اور
حشمت سب ٹھکانے لگی اور وے نا اتفاقی کی شومی سے نان شبینہ کو
محتاج ہو گئے۔
یاد رکھو جس قوم مین موافقت نہوگی وہ ہمیشہ خوار اور دوسرونکی محکوم رہیگی
اسیطرح جس ریاست اور سلطنت کے اہلکارون مین نفاق ہوگا وہ ریاست
روز بروز خراب ہوتی رہیگی۔
اگرچہ نفاق کا کوئی قاعدہ کلیہ نہین مگر بنیاد اوسکی جہالت ہی کیونکہ پڑھے
لکھے آدمیون مین نا اتفاقی کم دیکھی گئی ہی اسکا علاج تالیف قلوب ہی جو کوئی
آدمی اپنے گھر یا حاکم اپنے ملک مین نا اتفاقی دیکھے تو جلد اوسکی تلافی کرے
ورنہ سب کے سب خوار ہو جائینگے۔
جو کوئی بروز مصیبت اپنے رشتہ دارون یا دوستون سے قطع تعلق کرکے بطمع
زر دشمن سے ملجاتا ہی تو وہ آشوب زمانہ سے چین نہین پاتا اول تو دشمنون
کے نزدیک اوسکا کچھ اعتبار نہین ہوتا وے سمجھ لیتے ہین کہ جب اپنے اقربا
اور دوستونکا نہوا تو پھر ہمارا کب ہوگا دوسرے جب تک کہ مصلحت ہوتی ہی
وہ لوگ اوسکو چاہتے ہین اور جب کام نکل جاتا ہی تو اوسکو بھی اوسکے دوستون کی

تو کبھی اسطرح حرام موت نہ مرتے یا یہ تدبیر کرتے کہ ہر مہینے مین دو تین دن بتدریج فاقہ کر لیتے تب بھی اونکی جان کو جو کھون نہ تھی پس انسان کو چاہیے کہ کیسا ہی بڑا غم پیش کیون نہ آئے مگر صبوری کو ہرگز ترک نکرے ہر حال مین صابر اور شاکر رہے نہ خوشی سے اتنا خوش ہو کہ بروقت مصیبت بے صبر ہو جائے اور نہ غم سے اتنا الم کرے کہ ہنگام خوشی اوسکی لذت نپاے۔

نا اتفاقی کی برائیان

نا اتفاقی جسکو پھوٹ کہتے ہین بڑی بلا ہی اس سے ہزارون سلطنتین بگڑ گئین اور لاکھون گھر اوجڑ گئے جس گھر مین پھوٹ پڑتی ہی برکت اور آبادی نہین رہتی دیکھو نا اتفاقی کے سبب سے ہندوستان کا حال کیسا ابتر رہا کہ یہان والونکو غیر آدمیون کے ہمیشہ حکم اوٹھانے پڑے اور کبھی ایسا نہوا کہ اہل ہند اتفاق کر کے غیرون کے تحکم سے آزاد ہو گئے ہون ہمنے ایک امیر کا ذکر سنا ہی کہ

حکایت جب وہ مرا تو اوسکے اصطبل مین دو ہزار گھوڑے اور دو سو ہاتھی اور پانسو اونٹ تھے اور لوازمہ و نوکرونکا حال اسی پر قیاس کر لو مگر اوسکے بیٹون مین اتفاق نرہا ہر ایک آپ کو مالک سمجھ کر دوسرے کی

چھوڑکر بے صبری اور اضطرابی کرتے ہین اونکا حال ایسا ہوتا ہی کہ جیسا اون قحط زدون کا ہوا جنکی حکایت یہ ہی۔

حکایت کہ ایک دفعہ مارڈوارمین پانی نہ برسا لوگون کو قحط کے آثار نظر آنے لگے غلہ کا نرخ روز بروز گھٹتا تھا ایک آدمی نے گھر کا سامان بیچکر اسقدر غلہ خرید کرلیا جو پورے بارہ مہینے کو کافی ہوا اتفاق سے نوند کا مہینا بھی اوسی سال مین آپڑا اوس آدمی کو نہایت اندیشہ ہوا گھر کے آدمیون کو جمع کرکے کہا کہ ہمنے مرمٹ کر بارہ مہینے کا سامان کیا تھا اب یہ سال تیرہ مہینے کا ہوگیا اسکا کیا بندوبست کرین ہر ایک نے علیحدہ علیحدہ تدبیر بتائی آخر اسبات پر اتفاق ٹھہرا کہ سال بھر مین ایک مہینے بھوکھا رہنا پڑیگا آؤ اسی مہینے مین فاقہ کشی کرلین تاکہ پھر برس بھر کچھ غم نرہے۔

پس اون بے وقوفون نے رحمت الہی سے یکبارگی ناامید ہوکر لنگھر کرنا شروع کیا یہان تک نوبت پہونچی کہ چند روز مین وہ سب مرگئے برس بھر کا ناج ویسا ہی پڑا رہا غیرون نے کھایا اور عیش کیا۔

اگر وہ لوگ کال سے اسقدر ہراسان اور حواس باختہ نہوکر وہ بارہ مہینے صبر اور شکر سے بسر کرتے اور تیرھوین مہینے کو خدا کے توکل پر چھوڑتے

پس وہ اوسکے پاس گئی اور عرض کرنے لگی خدا نے بادشاہونکو اس لئے پیدا کیا ہی کہ غریبون کی جان و مال کی حفاظت ہو سو افسوس ہی کہ مین آپ سے قوی زور با دشاہ کی سرحد مین رہتی ہون اور ایک عقاب نے بیقصور میرا راستہ گھیر رکھا ہی اوسکے خوف سے مین کہین جانے نہین پاتی کہ شکار لاؤن اور اپنا پیٹ بھرون بھوکھ کے مارے یہان تک بُرا حال ہو رہا ہی کہ بولنے کی طاقت نہین ہی۔

شیر بولا کہ ای لومڑی تو میرے پاس رہا کر پھر کسیکی طاقت نہین کہ تیری طرف آنکھ اوٹھا کر دیکھے لومڑی بولی بہت اچھا مگر بھوکھ کا کیا علاج کرون شیر بولا تو میری پشت پر بیٹھ جا مین تجھے شکار کے لیے جنگل مین لیے چلتا ہون الغرض شیر اوسکو پیٹھ پر لیے ہوے باہر نکلا عقاب لومڑی کو شیر کی پیٹھ پر دیکھکر ایسے زور شور سے گرا کہ جیسے بجلی گرتی ہی اور اوسکو الگ اوٹھا کر لیگیا لومڑی چلائی کہ ای شیر مجھے دشمن کے پنجہ سے چھڑا شیر نے جواب دیا تو جانتی ہی کہ مجہ مین اوڑنے کی طاقت نہین ہی ورنہ تجھے بچا لیتا۔

دیکھہ لیجیے کہ شیر سے باوجود اوس دعوے کے مقدر کا کچہ علاج نہو سکا اور جو آدمی کہ بروقت وقوع شدائد اور آفات کے سر شتہ رضا و تسلیم کو

اور سر برآوردگی مین کیسی تقریر اور تدبیر کی ۔

جو لوگ کہ اپنی دولت یا شجاعت یا عقل پر مغرور ہو کر تقدیرات الہی کا دفعیہ زور اور تدبیر سے کیا چاہتے ہین اونکو کچھ فائدہ نہین ہوتا اگرچہ زور اور تدبیر کو جلب منفعت اور دفع مضرت مین بہت کچھ طاقت ہی مگر اسقدر نہین کہ قسمت کے لکھے کو بالکل مٹا دے دنیا مین ہزارون حکیم اور عقلمند ہو گذرے مگر کسی سے مقدر کا تدارک نہوا تو پھر نادان اور مغرورون سے کیا ہو سکے انکی نافہمی کے مطابق ایک روباہ کی حکایت ہی ۔

حکایت کہ اسکو اپنے فن و فطرت پر کمال ناز تھا ایکدن وہ شکار کی تلاش مین ادھر اودھر پھرتی تھی قضاے الہی سے ایک درخت پر ایک عقاب کئی دن سے بھوکھا بیٹھا ہوا تھا جون ہی اوسکی نظر لومڑی پر پڑی وون ہی اوسپر حملہ کیا مگر لومڑی اوسکو فریب دیکر اپنے بھٹہ مین گھس گئی عقاب مارے غضب کے وہان کسی روکھ پر بیٹھ گیا اور عہد کیا کہ اس لومڑی کو زندہ نچھوڑونگا لومڑی کئی دن تک گھر سے باہر نہ نکلی مگر بھوکھ سے یہ عالم ہو گیا کہ چکر پر چکر آتے تھے دل مین سوچنے لگی اب ایسی کیا تدبیر کرون جو عقاب کے چنگل سے بچون اوس سے کچھ دور جھاڑی مین شیر رہتا تھا

ضیافت کا سامان جیسا کہ چاہیے مہیا کرکے بادشاہ کو اپنے مکان پر لایا
اور وہ سب دولت جو بیس دن مین حاصل کی تھی پیش کی بادشاہ نے
کہا کل تو تم پر یہ تکلیف تھی کہ اپنے ہاتھ سے آٹا پیستے تھے اور آج اسقدر
دولت کہ ہمنے بھی بادشاہ ہوکر کبھی آنکھ سے نہ دیکھی تھی کہان سے آئی
جوان نے عرض کیا کہ حضور یہ صبر اور شکر کی برکت ہی کیونکہ جب سے مینے
ہوش سنبھالا آج تک علاوہ مفلسی کے ہزارون طرح کی آفتین مجھپر گذرین
مگر سبکو گوارا کرکے ہر حال مین صبر اور شکر پر عملدرآمد رکھا اور کبھی شکایت کا
حرف زبان تک آنے نہ دیا اوسکے صلہ مین خداوند تعالی نے مجھ پر یہ لطف
واحسان کیا کہ بادشاہ مہربان ہوئے اور بادشاہ کی مہربانی سے یہ دولت ہاتھ آئی
بادشاہ نے اوسکی پاکیزگی اور خوش اخلاقی پر بہت آفرین کی اور اوسکو وزارت
کا منصب دیکر جو اوسکے باپ کی جاگیر تھی وہ بحال فرمائی۔
اس سے پایا جاتا ہی کہ ہر کام کا ایک وقت مقرر ہی جب تک کہ وہ وقت نہین
آئے کوئی کام نہین ہوتا اس صورت مین آدمی کو چاہیے کہ وہان تک صبر کرے
اور وقت کا منتظر رہے جب وقت آئے تو اپنی کارسازی مین دیر نکرے
جیسے کہ وزیرزادے نے جب وقت کو اپنا موافق دیکھا تو اپنے تلافی مافات

دوسرے دن وہ پھر بادشاہ کے سلام کو گیا جب بادشاہ سے چار آنکھین
ہوئین تو اوسی طرح دونون ہاتھون کی انگلیان دو دفعہ بادشاہ کو دکھادین
مگر ایک مرتبہ ایک انگلی خم کر لی تھی بادشاہ نے سمجھ لیا کہ اب اوسکے پاس
اونیس دن کا کھانا ہی اور وہ اسیر سمجھا لوہین تو بچ گیا بلا سی جو اور پکڑے جائین
اوسدن سب سردار اوسکو کل کے دن سے بشاش دیکھکر پاگئے کہ ان شاء اللہ
ہین کچہ نہ کچہ عہدہ دارون کی خرابی ہی خیر دربار اوٹھنے کے بعد ایک اور اسیر
وزیر کے یہان گیا اوس سے بھی وہی سوال جواب ہوئے آخر اوسنے بھی
گرفتاری کے نام سے ڈر کر لاکھہ روپے بھیجدیے صبح کو جب وزیرزادہ دربار
مین گیا اور اشارے سے اٹھارہ دن کا آٹا بتایا تو اوسنے سمجھ لیا کہ میری
بھی بلا ٹل گئی۔

اسیطرح ایک اسیر روز لاکھہ روپے دیتا تھا اور دوسرے دن جب
وہ آٹے کی تعداد بتاتا تھا تو یہ سمجھ جاتا کہ مین بری ہوگیا۔

بیسوین دن جب آٹا تمام ہوگیا اور اوسنے بادشاہ کو اشارے سے بتایا
کہ اب کچہ نہین رہا تو اون بیسون آدمی نے کہ لاکھہ لاکھہ روپیہ دے آئے
تھے اپنے اپنے دل مین سمجھ لیا کہ اب کچہ آفت نرہی اکیسوین دن وزیرزادہ

کہ کل رات تونے کتنے دن کا آٹا پیسا اوسنے دونون ہاتھون کی دسون انگلیان دو دفعہ بادشاہ کو دکھادین یعنی بیس دن کا آٹا پیسکر آیا ہون بادشاہ نے فرمایا کہ روز آیا کرو وہ سلام کرکے چلا آیا یہ ماجرا دیکھکر بادشاہی سردارونکو طرح طرح کے اندیشے ہوے وہ دل مین کہتے تھے کہ یا تو بادشاہ سلامت اسکا کبھی نام بھی نہین لیتے تھے یا آج چوبدار بھیجکر بلوایا اور اشارون مین باتین کین مگر نہین معلوم کہ کیا رازداری ہی ایسا نہو کہ ہمپر کچھ آفت آجاے اور ہم سادہ دلی سے بے فکر بیٹھے رہین -

فی الجملہ جب دربار برخاست ہوا تو اون امیرون مین سے ایک شخص جو بہت جلد باز اور بزدل تھا سیدھا اوسکے گھر گیا اور پوچھا کہ کیون بھائی آج بادشاہ سے کیا اشارہ ہوے وہ بولا کہ بادشاہ اپنے ارکان دولت سے بیس آدمیونکو گرفتار کیا چاہتا ہی سو یہ اشارہ اوس مقدمہ کے تھے -

تب وہ گھبراکر بولا کیون بھائی اون بیسون مین کیا ہم بھی ہین اوسنے کہا ہان تم بھی ہو وہ ڈر گیا اور کہا مجکو اس بلا سے بچاؤ تو لاکھ روپیہ دون وزیر کا بیٹا بولا آج بھیجدو تو کل تک کچھ بندوبست ہوجائیگا اوس نے ممنون احسان ہوکر لاکھ روپیہ اوسی دن بوشیدہ بھیجدیے -

یہ تو یون ہی شش و پنج کرتا رہا مگر بادشاہ نے پوچھا کہ تمھاری حویلی مین کون
پیستا تھا اوسنے کہا اس حویلی مین میرے سوا کوئی نہین پس یہ بے ادبی
مجھ سے ہی ہوا کرتی ہے۔
بادشاہ بولا جو تقصیر اسقدر خواری آگئی ہے تو دن مین پیس لیا کرو اوسنے کہا
بہت اچھا مگر سب لوگ جان جائین گے اب تو کوئی جانتا بھی نہین ہے بادشاہ
نے کہا اگر یہ ہی خیال ہے تو ایک رات مین کئی دنون کے کھانے کے لائق
آٹا تیار کر لیا کرو اوسنے کہا حضور نے خوب فرمایا مین کل قرض وام کر کے
جتنے دنونکا اناج میسر ہوگا رات کو پیس رکھونگا اور اگلے دن حضور مین حاضر ہو کر
عرض کرونگا مگر عرض یہ ہے کہ حضور یاد کر کے مجکو دربار مین طلب فرمالین اسمین
میری عزت ہے اور مین کچھ مانگتا نہین۔
بادشاہ یہ قبول کر کے چلا گیا وزیر کے بیٹے نے صبح کو کسی سے کچھ قرض
لیکر بیس دن کا اناج فراہم کیا اور رات کو آٹا تیار کر کے فجر ہوتے تک سب
کاموں سے فارغ ہو گیا۔
دن نکلے بادشاہ کا چوبدار آکر اوسکو دربار مین لیگیا اوسوقت سب اہلکار
اور کارندے حاضر تھے بادشاہ نے اوسکی طرف دیکھکر اشارہ سے پوچھا

حکایت ایک وزیر اپنے بیٹے کو خورد سال چھوڑ کر مر گیا جب تک کہ وہ
بالغ ہوا اوسکے نوکر چاکر تمام مال اسباب دبا بیٹھے اور جو کچھ کہ اون نمکحرامون کے
پنجہ سے بچا اوسکو چور لیگئے جسوقت کہ اوسنے ہوش سنبھالا امکان کے سوا کچھ
اوسکے پاس نہ تھا جو کہ وہ ایک بڑے امیر کا بیٹا تھا اسلیے کسی کے پاس التجا
نے گیا اور تقدیرات الہی پر صبر کرکے تسلیم و رضا کا دامن ہاتھ سے نچھوڑا
اوسکا وتیرہ تھا کہ تمام دن اپنے باپ دادون کے نام پر بھوکھا پیاسا گھر
مین بیٹھا رہتا تھا اور شام کو نکل کر محنت اور مزدوری کے ذریعہ سے کسیقدر
اناج لے آتا تھا جب آدھی رات ہوتی اور سب ہمسایہ سوجاتے تو اوس اناج
کو اپنے ہاتھ سے پیستا اور صبح ہوتے ہوتے کھا پکا کر فارغ ہوجاتا اسمدت دراز
بعد ایک رات وہان کا بادشاہ گشت کرتا ہوا وزیر کی حویلی کے تلے آنکلا
اوسوقت وہ نامراد آٹا پیس رہا تھا بادشاہ نے چکی کی آواز سنکر تعجب کیا
کہ وزیر کے گھر مین ایسی کیا تباہی آگئی جو راتون کو چکی چلتی ہے یا اور کچھ بھید ہے
جو ہو اسکو تحقیق کیا چاہیے۔
القصہ بادشاہ نے وزیر کا در کھڑکایا اوسکے بیٹے نے کواڑ کھولے
تو بادشاہ کو دیکھا تری حیرت ہوئی کہ یارب بادشاہ کا آنا کس غرض سے ہے

اوس کی جان بچانے مین چشم پوشی نکی۔

صبر کے فواید

یہ دنیا عجب محنت اور مشقت کی جگہ ہی اس مین ہر دم اور ہر لحظہ طرح طرح کے فتنہ اور آشوب واقع ہوتے رہتے ہین خاص کر فرزند آدم پر تو ہمیشہ مصیبت اور سختیان گذرتی ہین زمانہ کی گردش سے کسیکو آرام نہین عقلمند وہ ہی کہ جو مشقت پیش آے اوسپر صبر کرے بچون کیطرح سے گھبرا نہ اوٹھے گھبرانے سے کچھ بھی نہین ہوتا بلکہ دل مین یہ سوچا کرے کہ نکبت اور سختی کسی پر سدا نہین رہتی جہان مین سب وارداتون کا تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہی عسرت کے پیچھے عشرت اور کلفت کے پیچھے راحت ہوتی ہی۔

عقلمندون نے کہا ہی وہ غم کہ جسکے آخر خوشی ہووے اوس خوشی سے اچھا ہی کہ جسکا انجام غم ہو پس جو کوئی کہ ایام نکبت مین رضاے الہی پر صابر اور شاکر رہتا ہی وہ آخر کو کمال راحت اور فراغت پاتا ہی اور اوسکی تنگی فراخی سے بدل جاتی ہی جیسا کہ ایک وزیر کے بیٹے نے صبر کی بدولت بڑی بڑی آفتون سے رہائی پائی اور اپنی مراد حاصل کی اوسکی سرگذشت کہ جس سے صبر کے فوائد کلی معلوم ہوتے ہین واسطے استفادہ خاص و عام کے لکھی جاتی ہی۔

پس اوسی طرح بدن چوراکر توبرے مین جا بیٹھا لومڑی سوار سے بولی اے کمبخت جلد توبرے کا منہہ بند کر جب دشمن قابو مین آجاے تو اوسکی دفع کرنے مین دیر نکرنا چاہیے۔

سوار نے ویسا ہی کیا اور لومڑی کا ممنون احسان ہوکر اپنے منزل کیطرف روانہ ہوا۔

بدون کے ساتہ نیکی کرنیکا یہ نتیجہ ہوتا ہی اگر وہ لومڑی نہ ملجاتی تو سانپ اوس سوار کو زندہ نچھوڑتا۔

دوسرا فائدہ اس حکایت کا یہ ہی کہ جب دو شخص مدعی مدعی علیہ کسی کو اپنے مقدمہ مین فیصلہ کیواسطے حاکم یا پنچ کرین تو اوسکو چاہیے کہ اول اونکی دعوی اور جھگڑے کو سنکر بخوبی سمجھ لے اور پھر جو مناسب جانے وہ حکم دے تاکہ قضیہ فیصل ہوجاوے جیسا کہ اوس لومڑی نے کیا۔

تیسرا فائدہ یہ ہی کہ جب دشمن قابو مین آجاوے تو پھر اوسکو نہ چھوڑے۔

فی الجملہ آدمی کو لازم ہی کہ شریرون اور موذیون کے ساتھہ نیکی نکرے اور جس شخص کو سیدھا سچا اور حق پسند سمجھے تو اوسکے حق مین بروقت ضرورت نیکی و رعایت سے درگذر نکرے جیسا کہ لومڑی نے سوار کو قابل احسان دیکھکر

اور بہت لوگ میری شاخین کاٹ کاٹ کر بھی لیگئے ہین۔
سانپ سوار سے بولا کیون اب کیا حجت باقی رہی وہ کہنے لگا دوسرا
گواہ اور لاؤ سانپ نے کہا اچھا چلو وہ دونون پھر چلے ایک بھینس ملی
اوس سے پوچھا نیکی کا بدلا بدی ہی یا نہین اوسنے کہا ہان بدی ہی مین ایک
شخص کے یہان دس برس سے تھی اوسنے میرا خوب دودھ کھایا اور جو میرے
بچے ہوئے اون سے اول تو کھیتی باڑی کا کام لیا اور پھر فروخت کر کے
دام کر لیے اور اب جو مین بوڑھی ہوگئی تو گھر سے باہر نکال دی کھیے یہ نیکی کا
بدلہ بدی ہی یا نہین۔
سوار بیچارہ اپنے قتل پر جا بجا سے فتوی پاکر عجب پریشانی مین مبتلا ہوا دلمین
سوچا کہ اب کیا حیلہ کرین جس سے جان بچے کہ اس مین ایک لومڑی کہین سے
آنکلی سانپ نے اوس سے بھی پوچھا کہ نیکی کا بدلہ بدی ہی یا نہین وہ بولی تم
اپنا حال بیان کرو تو مین پھر کچھ حکم دون دونون نے اپنا اپنا حال کہا
لومڑی سانپ کی طرف سے ظلم دیکھکر بولی مجکو کسی طرح یقین نہین ہوتا کہ
اتنا بڑا سانپ تو بڑے کے اندر سما جاوے ہان اگر اپنی آنکھون سے
دیکھ لون تو پھر حکم کرون سانپ بولا اچھا مین ابھی تجکو دکھاتا ہون

بدن چورا کر توبرے مین سما گیا سوار نے اوسکا منہہ بند کر کے اپنے پیچھے رکھہ لیا
جب اوس جنگل سے نکل گیا تو سوار نے سانپ کو توبرے سے نکالا اور کہا
اب تو چلا جا مگر سانپ اوس سے گویا ہوا کہ اب مین تجکو زندہ نچھوڑونگا
سوار ڈرا اور کہا ای سانپ ابھی تو تو احسان مانتا تھا اور ابھی اوسکا حق بھول گیا
سانپ بولا مین تیرے ساتھہ کچھہ نئی بات نہین کرتا دنیا مین نیکی کا بدلہ بدی ہی
ہان تیرے ساتھہ اتنا سلوک کرونگا کہ تو جہان کہیگا وہین ڈسونگا۔
سوار بہت گھبرایا کہ اب کیا علاج کرون جو اسکے شر سے بچون آخر بعد تامل
اوس سے بولا کہ جو تو دو گواہ معتبر اپنے دعوی کی صداقت پر گذرانے تو
مجھے تیرا کہنا منظور ہی سانپ بولا میرے ساتھہ چل پس وہ دونون ایک
درخت کے تلے آئے اور درخت سے پوچھا کیون بھائی دنیا مین نیکی کا بدلا کیسا ہی
وہ بولا بدی ہی دیکھو مین بستی سے کنارہ کر کے جنگل مین کھڑا ہون اور مجھ سے
مسافرونکو کسقدر آرام پہونچتا ہی کہ دھوپ کی شدت سے میرے سایہ مین
آکر دم لیتے ہین اور جب پھول پھل کا موسم ہوتا ہی تو بی تکلف توڑ لیجاتے ہین
اسپر بھی کوئی میرے ساتھہ نیکی نہین کرتا جو آتا ہی یہی کہتا ہی کہ اس درخت
کی شاخین شہتیر کے لایق ہین اور اسکے تنہ سے تختہ بہت اچھے نکل سکتے ہین

یہ کام راجپوتون کا کچہ کم نہ تھا دشمنی کی حالت مین بڑے بڑے صاحب مقدور اپنے دشمنون کو فریب اور دھوکہ سے ہلاک کرتے ہین اگر اوس موقع پر راجپوتون کے علاوہ اور کوئی قوم ہوتی تو ہرگز اونکے ساتھہ ایسا سلوک نکرتی بلکہ ایک کو بھی زندہ نچھوڑتی کس لیے کہ وہ سب بغیر محنت کے اونکے قابو مین آگیے تھے اوسوقت یہ توفیق راجپوتون کو ہی ہوئی کہ جسکے حاصل ہونے کے لیے اونکے دشمنون کا مورخ سب اپنے ہمجنسون کے حق مین دعا کرتا ہی -

مگر بدون کی ساتھہ نیکی کرنا عبث ہی جو کوئی کہ اونکی حال پر احسان کرتا ہی وہ نیکون کے ساتھہ بدی کرتا ہی اور بعض اوقات ایسا ہوا ہی کہ وہ نیکی اوسکی جان کو وبال ہوگئی ہی ایک سوار کی حکایت اس مقال کی مصداق ہوسکتی ہی

حکایت جو کہین جاتا تھا راستی مین ایک سانپ ملا جسکے گرد آگ جل رہی تھی سوار سے بولا جو تو مجکو اس خطرہ سے بچاوے تو بڑا احسان کرے

سوار بولا تو مجکو کھا جاے تو مین کیا کرون سانپ نے کہا کہین ایسا بھی ہوا ہی کہ کوئی کسیکی جان بچاے اور وہ اوسکی جان کا خریدار ہو سوار بیچارہ سیدھا آدمی تھا فوراً گھوڑے کا توبرہ نیزے مین رکھکر سانپ کی آگے گیا وہ سانپ

مہاراجہ جے پور دونو متفق ہوکر واسطے مقابلہ افواج شاہی کے اجمیر کیطرف
روانہ ہوئے ادھر سے بادشاہی فوج چلی آتی تھی اوسکو ایک میدان
مین راجپوتون سے مقابلہ ہوا کہ جہان کوسون تک سایہ کا نام نہ تھا
اور سوای ریت کے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی جب دوپہر ہوا تو دھوپ کی
تیزی اور زمین کی تپش سے وہ جنگل صحرای قیامت کا نمونہ ہوگیا اور
راجپوتون نے توپ اندازی شروع کی ان مصیبتون سے بادشاہی سپاہ
کی جان لب پر آگئی اور پانی کی عدم دستیابی مزید بران ہوئی انسان اور
حیوان بغیر موت کے مرنے لگے اور سوار گھوڑون کو دوڑاتے ہوئے
پانی کی تلاش مین وہان جا پہونچے کہ جہان راجپون کی فوج صف باندھے
ہوئی کھڑی تھی جسکو دیکھتے ہی سوارون نے اپنی جان سے ہاتھ دھولیے
مگر راجپوتون نے اونکی پیشانی سے تشنگی کے آثار معلوم کرکے اونکو بلوایا اور
اپنے نوکرون کو حکم دیا جنھون نے ایسے بُرے وقت مین پانی لالاکر اسقدر
اونکو دیا کہ وہ اور اونکے گھوڑے سیراب ہوگئے اور جب کسی کو پیاس کی
شکایت نرہی تو اونسے کہا کہ اب چلے جاؤ کہ ہمارے تمھارے درمیان مین
لڑائی پیش ہورہی ہے۔

ولایت مین نووارد اور یہان کے راہ ورسم سے ناواقف اور ہمارے مہمان ہو
اور مہمانون کی تواضع کرنا ارباب مروت علی الخصوص بادشاہونکو واجب
اور لازم ہی اس لیے جو کچھ خانہ بے تکلف مین حاضر ہوتا ہی ارسال خدمت
کیا جاتا ہی تاکہ تمھارے ہمراہیون مین سے کسیکو اب وطعام کے بہم پہونچنے
مین دقت نہووے اور کوئی اپنے ملک مین جاکر یہ نہ کہے کہ ہمنے اوس ولایت
مین جاکر تکلیف اوٹھائی -

یہ پیغام سنکر وہ دشمن بہت متاثر ہوا اور بولا کہ آدمیت کی شرط نہیں ہی
کہ جو ایسے بامروت شخص کو ایذا پہونچاوین پس لڑائی سے ہاتھ اوٹھاکر اپنے
ملک کو کوچ کر گیا اور تا بہ زیست ممنون احسان رہا -

راجپوتون کی تاریخ ایسی مثالون سے اکثر معمور ہی اور کیون نہو کہ خداوند
تعالی نے اور قومون کی بہ نسبت اس شریف قوم کو مروت اور فتوت
کچھ زیادہ عطا فرمائی ہی یہان صرف ایک مثال جو اونکی رحم دلی اور جوانمردی
کا اندک نمونہ ہی لکھی جاتی ہی —

حکایت ایکدفعہ شاہ دہلی کی ایک جرار فوج نے مارواڑ کے اوپر
چڑھائی کی مہاراجہ رام سنگہ راٹھور والی جودھپور اور سوائی اندری سنگہ

وعام کے حق مین جہان تک ہوسکے نکوکاری برتے ۔

جو چیز کہ دوستونکو صادق اور دشمنون کو موافق کرے وہ نیکی ہی دشمنون کے ساتھہ بُرائی کرنا داناؤن کا کام نہین وہ دشمن کو نیکی کے ذریعہ سے دوست کرلیتے ہین ہندی مثل ہی جو گُڑ دیتے ہوئے مرتا ہو اوسکو زہر نہ دینا چاہیے

شعر کرم بجان کج اندیش میتوان کردن ۔ خجل ز راستی خویش میتوان کردن

حکایت ایک نیکذات بادشاہ کے اوپر ایک قوی دشمن نے چڑھائی کی وہ بادشاہ قلعہ مین محصور ہوا اور یہ وتیرہ اختیار کیا کہ تمام دن تو اپنے دشمن سے لڑتا تھا اور شام کو لڑائی موقوف کرکے اسقدر کھانا اور سامان ما یحتاج دشمن کے لشکر مین بھیجتا تھا کہ اوسکی ساری فوج کو کافی ہوتا تھا جب بہت دن اسیطرح پر گذر گئے تو دشمن نے اوسکی جوانمردی سے حیران ہوکر ایک روز کہلا بھیجا کہ اگر تمکو ہم سے دوستی ہی تو پھر لڑنا کچھ ضرور نہین آکر ملاقات کرلو اور جو دشمنی ہی تو اسقدر ضیافت کا سامان بھیجنا عبث ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ لڑنا بھڑنا تو بسبب حمیت سلطنت کی ہی کہ میری غیرت یہ اجازت نہین دیتی کہ دشمن کا مطیع ہوکر ناموس شاہی کو برباد کردون اور ضیافت کرنا مروت اور اخلاق کے تقاضے سے ہی کسواسطے کہ تم لوگ غریب الوطن اور ہماری

نہایت خوش ہوا اور کہا جب تجھے کوئی دشمن ستائے تو تو میری پاس چلا آنا یا مجھے یاد کر لینا کہ مین دنیا سے اوسکا نام و نشان مٹا دونگا۔

خرگوش سلام کر کے چلا گیا ایک مدت کے بعد کسی شکاری نے خرگوش کے اوپر شکاری کتا چھوڑا خرگوش نے بڑی مشکل کے ساتھ کتے سے اپنی جان بچائی دوسرے دن پھر شکاری نے آکر کتا چھوڑا مگر اوسدن خرگوش اپنے بھٹہ سے باہر نہ نکلا جب شام کو وہ شکاری ہار کر چلا گیا تو خرگوش نے شیر کے پاس جا کر سب حال عرض کیا شیر فوراً اوسکے ساتھ ہو لیا اور شکاری کے بیٹھنے کی جگہ سے کچھ دور جا چھپا تیسرے دن جو شکاری نے آکر خرگوش کے بھٹے پر کتے کو چھوڑا تو شیر نے گوشہ سے نکلکر ایک ہی حملہ مین اوسکا معہ کتے کے کام تمام کر ڈالا اور خرگوش کو شکاری کے خوف سے بالکل امین کر دیا۔

حقیقت مین نیکی ایسی ہی چیز ہے کہ جسکی تعریف حیطہ بیان سے باہر ہے مگر آدمی کو چاہیے کہ جسکے ساتھ نیکی کرے اوس سے کسی اجرت یا منفعت کی طمع نہ رکھے اور نہ کبھی اوسکو ظاہر کرے بلکہ اوسکو یاد بھی نکرے مگر جو کسی نے اوسکے ساتھ نیکی کی ہو اوسکو کبھی نہ بھولے اور ہمیشہ اوسکا شکر گذار اور احسان مند رہے اور نیکی کرنے مین یگانگی بیگانگی کا خیال نکرے خاص و

اوسکو روکا اور کہا یہ تو میگناٹن صاحب ہین انکو مار کر کیا فیض پاوینگا بلکہ ایک فیض کا چشمہ نابود ہوجائیگا تب وہ سپاہی چلا گیا اور وہ آدمی صاحب کے گھوڑے کی باگ پکڑ کر اوس معرکہ سے نکال لے گیا۔

یاد رکھو کہ کسیکی نیکی ضائع نہین ہوتی اگر کوئی درندہ کے ساتھہ بھی احسان کرتا ہے تو وہ بھی اوسکے کام آتا ہے جیسے۔

حکایت ایکبار کسی شیر کی داڑھ مین کانٹا لگ گیا تھا اوس سے شیر کو کمال تکلیف تھی چنانچہ تین روز تک اپنے گھر سے باہر نہ نکلا ایک خرگوش نے یہ حال معلوم کرکے دل مین سوچا کہ شیر کو کانٹے سے نہایت اذیت ہو رہی ہے اگر اسوقت مین اسکا کانٹا نکال دون تو شیر مجھ سے بہت خوش ہوگا اور اوسکے ممنون ہونے سے تمام جانورون مین میری عزت زیادہ ہوگی یہ سوچکر وہ شیر کے پاس گیا اور کمال فروتنی سے آداب بجالایا اور مزاج پوچھا شیر بولا تین روز سے میری داڑھ مین ایک ایسا کانٹا چبھ گیا ہے کہ جسکے درد سے رات دن بیچین رہتا ہون خرگوش نے عرض کیا اگر جان کی امان پاؤن تو اس درد کی دوا کرون شیر بولا مین تجھے صرف جان ہی کی امان نہین دیتا بلکہ اقرار کرتا ہون کہ عمر بھر تیری حفاظت کرونگا خرگوش نے اوسکی داڑھ سے وہ کانٹا نکال دیا شیر اوسکی خدمت سے

حکایت ایک شخص بہت مخیر تھا اتفاقاً ایکبار سفر مین اوسکو لوٹیرون نے آکر گھیر لیا اور چاہا کہ قتل کرکے سب مال اوسکا لوٹ لیجائین کہ اسمین ایک آدمی نے اوسکو پہچان کر اپنے یارون سے کہا کہ اس شخص کو چھوڑ دو کہ اسنے بارہا مجکو فیض پہونچایا ہی لوٹیرون نے اوسکو اوسیوقت چھوڑ دیا پس وہ شخص احسان کی طفیل سے اپنی جان و مال صحیح وسالم لیکر گھر آیا۔

حکایت اسیطرح جے پور مین منگناٹن صاحب کی جان بچی کہ وہ بھی خلقت کے حق مین بہت نیک تھے اور اس اجمال کی شرح یہ ہی کہ بعد وفات مہاراجہ جے سنگھ سوائی سوم کے کرنیل الوس صاحب رزیڈنٹ راجپوتانہ واسطے بندوبست کے جے پور مین گیے تھے ایکدن عجیب معرکہ ظہور مین آیا کہ صاحب موصوف معہ اور انگریزون کے زنانہ ڈیوڑھی پر گئے تھے واپس آتی وقت ایک ٹھاکر نے بلیک صاحب پر تلوار ماری مگر بلیک صاحب اوس سے تلوار چھین کر ویسی ہی ہاتھہ مین لیے ہوئے ہاتھی پر بیٹھہ گیا جے پور والون نے اوسکے ہاتھہ مین ننگی تلوار دیکھکر یہ سمجھا کہ یہ انگریز محلو نمین خون کرکے آیا ہی پس انھون نے بلوہ کرکے صاحبان انگریز پر حملہ کیا بلیک صاحب کو جان سے مار ڈالا اور رزیڈنٹ کو زخمی کیا۔

اوسوقت کرنیل میگناٹن پر بھی ایک شخص نے تلوار کھینچی مگر ایک اور آدمی نے

ایکمدت تک لوگونکو نہین کھلا کہ ضرورت کے وقت یہ چیزین کون بھیجدیتا ہی آخر
بمصداق اسکے کہ نیکی کسیکے چھپائے سے نہین چھپتی اونکو معلوم ہوجاتا کہ یہ فیاضی
اور جوانمردی امرچند دیوان کی ہی۔

علاوہ اسکے راہ مین سوتی ہوئی آدمیونکو موسم سرما مین کمل اور دوہر اوڑھا دینا
اور اوسکے سرہانے کھانیکا سامان رکھوا دینا لنگرے لولے اپاہج آدمیون اور بیوا نون
اور مریضونکو کھانا تقسیم کرنا اوسکا دستور تھا اور وہ تا بہ زیست ہمیشہ انھین کامونمین
مصروف رہا اور بعد مرگ اپنی نیکنامی اور فیاضی کا ذکر خاص و عام کی زبان پر چھوڑ گیا

احسان کے بیان مین

احسان اسکو کہتی ہین کہ خلقت کی ساتھہ نیکی کرنا اور یہ بات کچہ روپیہ پیسہ منحصر نہین
کیونکہ بی صرف زر بھی نیکی ہوسکتی ہی جیسے کسیکو تعلیم اور تربیت کرنا اور نیک راہ
یا اچھی صلاح بتا دینا یا کسیکا کام اپنے ہاتھہ پانون سے نکال دینا یا زبان اور
قلم کو کسیکی بہتری مین حرکت دینا یعنی اوسکے لیے کسی سے سفارش کرنا یا کسیکو کچہ
لکھدینا تاکہ اوسکا کام ہوجاہی اور بہت ایسی باتین ہین کہ جنسے بی صرف زر اور دن
کی حاجت روائی ہوسکتی ہی ایسے آدمیونکا زمانہ خیرخواہ ہوتا ہی اور احسان کے
ذریعہ سے اونکی اکثر بلائین ٹل جاتی ہین جیسے۔

مانگنی کی ندامت کو بھول جاے۔

حکایت دیوان امرچند نی سخاوت مین ایک نئی ایجاد کی تھی کہ وہ لوگونکو اس انداز سے دیتا تھا کہ اونکو بہت کم اوسکی دستگیری اور ہمدردی کی خبر ہوتی تھی ریاست جے پور مین اوسکی جود اور سخا کی عجیب عجیب قصہ مشہور ہین منجملہ اور عادتون کے ایک یہ عادت اوسکی تھی کہ وہ تمام شہر کے مفلس اور محتاج آدمیون کی خبر رکھتا تھا خصوص پردہ نشین عورات اور مردم اشراف و نیکذات کی اوقات کا جو گردش زمانہ سے فقر و فاقہ مین مبتلا ہوتے تھے اوسکو بہت کچھ خیال رہتا تھا اور جب وہ سنتا کہ فلانے ہمقوم یا اور کسی بھلے آدمی کے گھر مین ناج نہین ہی یا کپڑے کی تکلیف ہی تو وہ اناج و پارچہ وغیرہ ما یحتاج اپنے ملازم حمالون کی ہاتھ اوسوقت اونکے گھر بھیجتا تھا کہ جب سواے عورتون کے مرد گھر مین نہین ہوتے تھے اور حمالون سے تاکید کر دیتا تھا کہ اجی مزدوری لیکر آنا تاکہ راز افشا نہووے۔

پس وہ حمال اجناس کو وہان لیجا کر کہتے تھے کہ تمھارے آدمیون نی یہ چیزین بازار سے خرید کر بھیجی ہین انکو لے لو اور ہماری مزدوری دی دو مزدوری کے واسطے جیسا کہ مزدورون کا قاعدہ ہوتا ہی بہت حجت کرتے تھے۔

بعد اونکے جب گھر کے لوگ گھر مین آکر یہ حال معلوم کرتے تھے تو بہت متعجب ہوتی تھی

حکایت ایک بزرگ کا قول ہی کہ یار و سائل عجیب رفیق ہین جو یہان سے لیجاتے ہین وہ وہان آخرت مین پہونچاتے ہین

اور دئے ہوے پر مغرور نہونا کہ یہ فعل اہل کرم کی خصلتون سی بعید ہی کیونکہ اونکو تواضع ضرور ہی اور تواضع اسکو کہتی ہین کہ آدمی آپ کو سب سی کم جانے اور دوسرون کی عزت اور تعظیم کرے اس خصلت کو اہل دولت و جاہ نے پسند کیا ہی اور واقع مین اونکو ہی زیبا ہی فقیر اگر تواضع نکری تو کیا کرے کہ اوسکی خوہی یہ ہی درختونکو دیکھیے کہ جب وہ بار ور ہوتی ہین تو کیسے جھک جاتی ہین تاکہ سب لوگ اونکی پھل اور سایہ سی فیض پاوین اور باوجود اسکے کہ اونکو پتھرون سے مارتے ہین وی پھر بھی تواضع نہین چھوڑتی ایک راجہ کی حکایت مطابق اسکی ہی

حکایت کہ وہ ایکدن سوار ہوکر کہین جاتا تھا کسی شخص نی اوسکو پتھر مارا راجہ نی حکم دیا کہ اسکو پانچ ہزار روپیہ دی دو مصاحبون نی پوچھا کیا پتھر مارنے کی یہ ہی سزا ہی راجہ بولا ہان تم نہین جانتے پھلدار درخت سے پتھر ہی مار کر پھل لیتے ہین اگلے لوگونکا قاعدہ تھا کہ سائل سی اول اپنی بے استعدادی کا عذر کرتے تھے اور پھر اوسکو کچہ دیتے تھے تاکہ وہ شخص خوش ہو کر

اور آپ گھر آیا تو نہایت خوش تھا اوسکی بی بی نے پوچھا کہ آج اتنے خوش کیون ہو
کہا دس آدمی مجکو ہر ہر لقمہ پر دعا دیتے ہوئے۔

حکایت شاعر پوپ اپنے ایک چٹھے مین لکھتا ہی کہ مین دولتمند ہون جو
ایکہزار روپیہ سالانہ حاجتمندونکو دیتا ہون اور اورون کی خوشی ہونی سے
آپکو خوش دیکھتا ہون۔

حکایت ایک اجنبی مرتی وقت کہا کہ مین جسقدر سوال کرنے والونکا احسانمند
ہون کسیکا نہین کسلیے مجکو سخاوت مین بڑی خوشی تھی اور وہ خوشی بغیر ملاقات
حاجتمندون کے کبھی نہوئی۔

حکایت ایک امیر نے اپنے دیوان سے فرمایا کہ میری عنایت کی رقم جمع میں
لکھا کرو نہ خرچ مین کسلیے کہ عاقبت کی زاد راہ یہ ہی ہی **شعر** از رباطان
چو بگذشتی دگر معمورہ نیست ۔ زاد راہی برنمیداری ازین منزل چرا ۔

حکایت ایک آزادنی مرتی دم چلاکر کہا کہ میری پاس لاکھون روپیہ تھے
وہ سب جاتے رہے مگر جو مینے ہمدردی مین دیے وہ ہی باقی رہے۔

حکایت ایک شخص مرتی وقت کہتا تھا مین لاکھون روپیہ چھوڑتا ہو
میرے ساتھ صرف اتنے ہی روپیہ ہین جو لوگون کو دیے تھے۔

یہ حال دیکھکر اوسکو بہت رحم آیا اور گھوڑے سے اوترکر وہ پتھر اپنے سر پر رکھ لیا
اور سیدسی کہا کہ تو میرے گھوڑے پر چڑھکر جہان جی مین آوی چلا جا مگر سکھون
نے دونون کو پکڑ لیا اور اپنے سردار کی پاس لے گئے اور سب حال عرض کیا سکھون
کے سردار نی اوس مرد کی رحم دلی پر بہت آفرین کی اور دونو کو خلعت دیکر چھوڑ دیا

حکایت ایک دولتمند نی اپنی بی بی کو پانسو روپیہ دیے اور کہا کہ تم
گنگا آشنان کر آؤ مگر اوسکی بی بی نی جو کمال رحم دل اور ہمدرد خلایق تھی فرمایا
کہ اتنے روپیون مین اپنی پڑوسیون کی لڑکیان جو کنواری ہین کتنی اہو سکتی ہین
دولتمند کو یہ بات پسند آئی اور وہ روپیہ اپنی پڑوسیونکو بلوا کر واسطی شادی لڑکیون
کے تقسیم کر دیے۔

حکایت ایک اور جوانمرد شخص کا ذکر سنیے کہ اوسکو حاکم وقت کی یہان سے
دو روپیہ روز ملتے تھے ایکدن کسی درویش نی اوس سی کہا کہ تین دن سی میرے
گھر کی دس آدمی بھوکھی مرتی ہین اگر تم کچھ پرورش کرو تو عین خاوندی ہی جوانمرد نے
پوچھا کہ یہان تیری معاش کیا ہی اوسنے کہا کچھ نہین خدا توکل گذرتی ہی جوانمرد
کو اوسکے حال پر کمال رحم آیا وہ دو روپیہ جو پاس تھے اوسے دیدیے اور اوسکو
ساتھہ لیجا کر اپنے آقا سی مقابلہ کرا دیا کہ میرے دو روپیہ روز اسکو دے دیا کرو

معنی مین کیا اچھا ہی شعر دیکھہ لو پھنکے ہی در سوی صدف ابر بہار ٭ دور دستون کی خبر اہل کرم لیتے ہین ٭ اور جو زیادہ مقدرت ہو تو خیرات خانہ بنا کر لنگڑے لولے اپاہجون کی پرورش کرنا اور ہمیشہ اپنے ابنای جنس کی ہمدردی مین مشغول رہنا کیونکہ دنیا مین سخی آدمیونکو اس کار خیر سے زیادہ کوئی اور چیز عشرت انگیز نہین اور حق بھی یون ہی ہی کہ جب بنی نوع آدم ایک ہی اصل اور ایک ہی مادہ سے مخلوق ہوئے ہین تو بروقت در پیش دکھہ پہونچنے ایک بھائی کی دوسرے بھائی کو بھی جو ماہیت انسانی سے واقف ہی اوسکی غمگساری اور تیمارداری کرنا چاہیے شعر کند رحم بر آدمی آدمی ٭ وگر نیست ہر آدمی آدمی ٭۔

جو لوگ کہ نیکدل و رحم دل ہین وہ ہنگام مصیبت اپنے ہمجنسونکو بڑی خوشی سے مدد کرتے ہین

حکایت ایکدن راجہ بکرماجیت شکار کو گیا تھا جنگل مین ایک بوڑھی آدمی کو دیکھا کہ لکڑیونکا گٹھہ سر پر رکھے ہوئے بڑی محنت سے چلا آتا ہی راجہ نے اوسکے سر سے وہ بوجھہ اوٹھا کر اپنے سر پر رکھہ لیا اور اوسکے ساتھہ جا کر اوسکے گھر پہونچا دیا اور پھر اوسکے لیئے تنخواہ معقول مقرر کر دی۔

حکایت ایکدن نوشیروان کسی قصور مین ایک بوڑھی سید کی سر پر پتھر رکھکر اوسکو دھوپ مین کھڑا کر دیا تھا کچھہ دیر بعد ایک سوار کہین سے وہان آنکلا سید کا

نہ اپنی ذات کو اور یہ دولتمند جسطرحسے دولت کی لیے اپنے نفس کے اوپر سختی اوٹھاتے ہین نہ خود کھاتی ہین نہ اور کو دیتی ہین اوسیطرح اوسکو چھور بھی جاتی ہین اوسوقت وہ دولت دنیا و آخرت مین کچھ بھی اونکے کام نہین آتی اور طرفہ یہ ہی کہ وہ انقراض عالم تک بخیل لئیم اور منحوس کرکے مشہور رہتے ہین۔ پس لعنت ایسی سمجھ پر اور خاک اونکے سر پر جو یہ نہ سمجھین کہ مال واسطے آسایش عمر کے ہی نہ عمر واسطے جمع کرنے مال کے۔

ایک حکیم سے پوچھا کہ نیکبخت کون ہی اور بدبخت کون جواب دیا کہ نیکبخت وہ ہی کہ جسنے کھایا اور دیا بدبخت وہ ہی کہ جسنے نہ خود کھایا نہ اور کو دیا فی الجملہ ہر بشر کو چاہیے کہ بخل کیطرف ہرگز مائل نہو۔

اور سخاوت کا عمدہ طریقہ یہ ہی کہ حاجتمندون کو قبل از سوال دینا اور پوشیدہ دینا تاکہ کسی پر ظاہر نہو اور اون لوگونکی مدد کرنا کہ جو کار خیر کے بانی ہون اور پردہ نشین و بیوہ و عاجز عورتونکو اونکے گھر بھیجدینا اور جسکو کچھ دینا دلانا ہی انتظار اوسکے حوالہ کردینا اور مسافر و غیر ملک کی آدمیونکی تواضع کرنا اور جہان کہین جسکو محتاج سنتا تو حتی المقدور کچھ بھیجنا صائب کہتا ہی شعر

دوردستان را باحسان یاد کردن ہمت است ٭ ورنہ ہر نخلی بیابی خود ثمر می افگند ٭

اور معروف کا شعر بھی

دیوان نے کہا کہ آپ نے ابھی تو دس ہزار روپے دلائے تھے اور اب ہزار بھی نہین دیتے
راجہ بولا ہمکو معلوم نہ تھا کہ دس ہزار روپیہ کا یہ ڈرنگ ہوتا ہی افسوس کہ ہمارے
لاکھون روپے مفت چلے گئے اوسدن سی پھر راجہ نے کسیکو کچھ نہ دیا۔
ایسے آدمیون کی سخاوت مستونکی سخاوت کی مانند ہی کہ جب غافل اور بیہوش
ہوتی ہین تو جو مانگو دے دیتے ہین اور جب ہوش مین آتی ہین تو اوس حرکت سے
پچھتاتی ہین اور سخاوت کی فایدونکو بھولکر اپنے نقصان کو روتی ہین
پس اصل سخی وہ ہی کہ باوجود تجربہ کاری اور معلومات ہر قسمہ کی ہزارون
لاکھون روپیہ اپنا ہی جنس کی کاربرآری مین صرف کرے اور کسی نوع کا اندوہ
یا افسوس خاطر مین نہ لائے اور مال و اسباب سی محبت اوٹھانا جو سخت مشکل ہوتا ہی
اوسکے نزدیک کچھ مال نہو کسی نے سچ کہا ہی کہ سخاوت کرنی کے لیے رستم سی بھی یا دو
دل گردہ چاہیے۔
اور یاد رکھو کہ تونگری کی سخاوت کی ایسی ہی کہ جیسے سحاب کی آب یعنی اوس سے
کسیکو فیض نہین پہونچتا اور جب تک کسیکو فیض نہ پہونچے تونگرون کو نیکنامی جو
دولتمندی کا نتیجہ ہی حاصل نہو پس وہ مثل اور عوام الناس کی ہین کیا ہوا جو اونکی پاس
دولت ہی اونسی خزانہ کی سانپ اچھے ہین کہ وہ دولت کی لیے اور دونکو ایذا پہونچاتی ہین

اور دوا اور آموجود ہوئی اور حکم آیا کہ انکو ہزار ہزار روپیہ دے دو مجکو ہر ساعت
بخششون کی حساب کتاب اور اوسکی توڑ جوڑ مین گذرتی ہی۔
عقلمند نی پوچھا کبھی راجہ نی بھی ہاتہ سی کسیکو کچہ دیا ہی اوسنی کہا کبھی نہین ہمیشہ
مینے ہی روپیہ تقسیم کئی ہین تب عقلمند بولا معلوم ہوا کہ راجہ نی آج تک روپیہ کی
صورت نہین دیکھی ہی اور یہ بھی نہین جانتا کہ ہزار روپیہ کسقدر ہوتی ہین اور لاکھ
کسقدر اسی باعث سی اوسکی نزدیک روپیونکی بیقدری ہی کہ ہر ادنی آدمی کو ہزار دن
روپیہ دلا دیتا ہی اب تو یہ کام کر کہ جسدن دس پانچہزار روپیہ دینی کا حکم آوی تو تو
وہ روپیہ اوسکے آگی لیجاکر رکہدی اور یہ کہہ کہ حضور اپنی ہاتہ سی اسکو دی دین اگر وہ سادے
دی تو سخی ہی اور جو سب ندی تو سخی نہین غفلت اور نادانی سی یہ کام کرتا ہوگا اور شاید
اب اسقدر روپیہ جاتا دیکھکر آیندہ نکرے۔
دیوان نی کہا بہت اچہا دوسری دن راجہ نی ایک شخص کو دیوان کی پاس بھیجا کہ اسکو
دس ہزار روپیہ دی دو دیوان اوسیوقت راجہ کی پاس گیا اور روپیون کا ڈہیر اوسکے
سامنے لگا دیا اور کہا کہ آپ اس شخص کو دیجیی راجہ نی دو تین مٹھی بھر بھر کر اوسکو روپے
دیلے دیوان بولا اور دیجیے راجہ نی پھر ایک دو دفعہ اور دیلے پھر جو دیوان نی کہا
کہ اور دو تو راجہ تیوری بدل کر بولا کہ اتنے تو دے دیلے اب کیا سب ہی دی دین

بھوکے نہ بیٹھے رہے۔

چوتھے وہ کہ اپنی ضرورت سے اورونکی ضرورت مقدم سمجھکر جو پاس ہوا یا ہاتہ آیا اونکو دے دیا اور آپ ویسے ہی صاف رہگئے جیسے۔

حکایت ایک جوانمرد کسی لڑائی مین سخت زخمی ہوکر پڑا ہوا تھا اور ماری پیاس کے اوسکی جان لب پر آگئی تھی کوئی مسافر اوسکی مصیبت پر آگاہ ہوکر بڑی محنت سے ایک پیالہ پانی کا اوسکے پاس لایا اوسوقت وہ بالکل بیہوش ہوگیا تھا اوسنے پکار کر کہا کہ لے اوٹھہ پانی پی وہ جب تک کہ اوٹھے ایک اور زخمی نے آہ بھر کر کہا کہ کوئی مجھکو پانی پلاؤ تین روز سے پیاسا پڑا ہوا تڑپ رہا ہون یہ سنکر اوس جوانمرد نے پانی نہ پیا اور اوس زخمی کے پاس بھیجدیا جب مسافر اوسکو پانی پلاکر آیا تو وہ مرگیا تھا مسافر نے اوسکی ہمت اور ہمدردی پر بڑی آفرین کی۔

پانچوین وہ کہ اپنے ہم عصرون کی دیکھا دیکھی سے یا ضد سے داد دہش کرتے ہین اسکو کچھ پایداری نہین کیونکہ یہ فعل اونکا دل سے نہین ہوتا نہ اوس سے اونکو کچھ لطف اوٹھتا ہے۔

حکایت جیسے ایک راجہ لوگونکو ہزار ہزار روپیہ دلاتا تھا اوسکا دیوان اپنے اقا کی بخشبشون سے عاجز آگیا کسی دن ایک عقلمند سے کہا کہ مجہ سے راجہ کی داد و دہش کا کچھ بندوبست نہین ہوسکتا ہر روز یہ عالم ہوتا ہے کہ ایک شخص کا روپیہ ابھی دیا نہ گیا

کسینے خوب کہا ہی نظم چون خداداد ترا دولت وجاہ وحشمی ٭ باید کہ دہر جستہ نگاہ کرمی ٭ تا توانی بہمان حاجت محتاج برآری ٭ از دمی یا قلمے یا قدمے یا درمے ٭

کسینے حکیم سے پوچھا کہ وہ کونسا ہنر ہی کہ جس سی سب عیب چھپ جاوین کہا سخاوت پھر پوچھا وہ کونسا عیب ہی جس سے سب ہنر عیب ہوجاوین فرمایا بخل۔

اب واضح ہو کہ دنیا مین سخی کئی طرح کے ہوتے ہین۔

ایک تو وہ کہ اپنی آمد اور خرچ کا بند وبست کرکے داد ودہش کی لیے ایک رقم مقرر کرلیتے ہین اور اوس سی حاجتمندون اور حقدارون کے ساتھ سلوک کرتے ہین یا کارخیر وامور رفاہ عام مین اپنے حاکمونکو مدد دیتے ہین جیسا کہ فی زمانا اکثر صاحبان انگریز اور دولتمندان بنگالہ اور گجرات کا قاعدہ ہی۔

ایسے لوگونکی فیاضی ہمیشہ جاری رہتی ہی کیونکہ سخاوت سی اونکو دلی شوق ہوتا ہی اور وہ بڑی شایستگی اور انتظام کے ساتھ داد ودہش کرتے ہین بلکہ یون سمجھو کہ یہ سخاوت اونکی خوش انتظامی کا نتیجہ ہی۔

دوسرے وہ کہ کوئی قاعدہ مقرر نہین ہوتا جو کچھ ہاتھ آتا ہی اوسمین آپ بھی اپنا کام چلاتے ہین اور محتاجون ومفلسون کی بھی خبر لیتے ہین۔

تیسرے وہ کہ جو چیز میسر آئی بلا تامل راہ خدا مین دیدے اور جو کچھ نہین ملا تو آپ بھی

نہین ہون عورت نے کہا قسمت کا لکھا مرد نے کہا بات کا سچا اور قول کا پورا نہین ہون
یہ سنکر عورت نے کہا کہ یہ سب مین بڑا عیب ہی کیونکہ دنیا کے تمام کام زبان کی سچائی پر
منحصر ہین جب یہ ہی نہو تو پھر ایسے آدمی سی معاملہ کرنا عبث ہی اگر تجہ مین یہ عیب نہوتا
تو مجھکو اور سب عیب منظور تھے مگر اب ایک زبان کے سچے نہونے سی قبول نہین کرتی
دیکھہ لیجیے کہ جو آدمی زبان کا پکا اور بات کا پورا نہین ہوتا اوسکو عورت بھی قبول
نہین کرتی پھر مردون مین کیونکر اوسکی قدر ہوسکتی ہی۔

بدعہدی اور پیمان شکنی بڑی بلا ہی کہ اس سے آدمی کی اوپر طرح طرح کی آفتین آتی ہین
ہزارون گھر اوسکی شومی سی بگڑ گئے ہین اور سلطنتین خاک مین ملگی ہین خصوص ہماری
سرکار فیض آثار کی عہد معدلت مہد مین جتنی ریاستین خراب ہوئی ہین اونکی وجہ سوائے
بدعہدی اور پیمان شکنی رئیسون کی اور کوئی نہین ہوئی۔

سخاوت اور تواضع کے بیان مین

یہ صفتین انسان کی نیکنامی کی باعث ہین سخی ہر دل عزیز ہوتا ہی اور واقعی آدمی کے
جو ہین اس سی بہتر اور کوئی بات بڑائی کی نہین ہی کہ اوس سی ابنای جنس کو فیض پہونچے
خدا تعالیٰ کریم ایسے لوگون پر ہمیشہ اپنا فضل و کرم رکھتا ہی پس جو شخص جناب باری سے
اپنی بہتری کی امید رکھی وہ اپنے ہمجنسونکی کار برآری مین حتی الوسع دریغ نکرے

مگر حقیقت مین قناعت میرا پیشہ ہی مینے عہد کرلیا ہی کہ جب مال کی بکری مین ایکروپیہ نفع کا ملجاے تو پھر خرید فروخت نکرون سو آج مجھکو وہ روپیہ پیدا ہوگیا اسلیے اب ایک پیسے کی چیز نہ بیچونگا مینے پوچھا اگر کسی دن روپیہ نہ ملی تو دوسری دنکی لیے کیا قاعدہ مقرر کیا ہی اوسنے کہا قاعدہ وہی ہی جو ایکدفعہ مقرر ہوگیا اگر بیس دن کچھ نہین ملی تو بلاسے اکیسوین دن پھر اوسی روپیہ سے زیادہ پیدا کرینگے آدمی کو اپنے عہد و پیمان پر قائم رہنا ضرور ہی کسی سیٹھ کا قول ہی کہ جائے لاکھ رہے ساکھ۔

حکیمون نے فرمایا ہی جو کبھی اونکری وہ مرد نہین اور جو دیکر پچھتاے وہ سخی نہین اور جسکے شکست مین تیور بدل جائین وہ بہادر نہین۔

حکایت ایک عورت نے ایک مرد سے کہا کہ مین تجھ سے نکاح کرتی ہون مرد نے کہا مجھ مین بڑی بڑی عیب ہین عورت بولی کہ بیان کر مرد نے کہا مین جواری ہون عورت بولی کچھ ڈر نہین پھر مرد نے کہا کہ نشہ باز بھی ہون عورت بولی میری بلا سے پھر مرد نے کہا کہ ہمیشہ قرضدار رہتا ہون عورت بولی یہ بھی سہی مرد نے کہا گنہگار بھی ایک ہی ہون کہ رات دن مین کوئی عمل نیک مجھ سے ظہور مین نہین آتا عورت بولی یہ بھی منظور ہی مرد نے کہا کہ جب کھانے اوڑھنے کو نہین ہوتا ہی تو چوری کرتا ہون عورت نے جواب دیا کہ یہ بھی مبارک رہی مرد نے کہا سبب چوری اور شرارت کی اکثر قید بھی رہتا ہون عورت نے کہا رہا کرو مرد نے کہا لکھا پڑھا بھی

بعد اوسکی مدت تک دونونمین مخالفت رہی آخر جب بڑی مشکلون سے صفائی ہوئی اور نواب نے محمود خان + کے مکان پر آنا چاہا تو محمود خان نے کہلا بھیجا کہ پہلے آپ کی والدہ صاحبہ تشریف لے آوینگی جب مین آپکو اپنے یہان آنے دونگا ورنہ میری بات کو بٹہ لگیگا نواب نے ویسا ہی کیا۔

سچ ہے جو مرد آدمی ہوتے ہین اونکی بات کا ہیکو ضائع جاتی ہے کسیسنے خوب کہا ہے

قول مردان جان دارد۔

حکایت ایک شخص کہتا تھا کہ مین بندر ابن مین ایک بڑے بزار کی دوکان پر گیا اور کچھ کپڑا خریدنا چاہا بزاز نے کہا کل دینگے مینے کہا کل تو ہم چلے جائینگے آج کیون نہین دیتے ہو سوداگر دونکا یہ شیوہ نہین ہوتا کہ جو کسی مال کی ہوتی ہوئی گاہک کو اولٹا پھیر دین بزار بولا آپ چاہے ہمکو سوداگر نہ سمجھیے ہم تو کل ہی کپڑا فروخت کرینگے مجھے اوسکی باتون سے بڑی حیرت ہوئی جی مین آیا کہ اسکا سبب دریافت کیا چاہیے کہ یہ شخص آج کپڑا کیون نہین فروخت کرتا پس مینے اوس سے کہا کہ اگر آپ کپڑا نہین دیتے ہین تو نہ دیجیے مگر اسکا سبب تو بتا دیجیے کہ ہم مطمئن ہو کر چلے جائینگے۔

وہ بولا بعد سبب بتا دینے کے پھر تو کوئی حجت نکروگے کہا ہان نکرینگے بزار بولا مین اگر پیشہ ہو

+ محمود خان نواب ٹونک کا سپہ سالار تھا۔

حاکم وقت سے ایسی سعی کرونگا کہ تمھارا روزگار ہوجائیگا اوسنے پوچھا اگر نہوگا تو کیا کروگے جواب دیا کہ اپنا روزگار تمھارے نام کرادونگا۔
غرا اوسنے اپنے دوست کی باب مین حاکم سے بہت کچھ سفارش کی مگر حاکم نے ہر بار انکار کیا تب اوسنے کہا کہ اگر آپ کی یہان نئے نوکر کی گنجایش نہین ہے تو اوسکو میری عوض رکھہ لیجیے میرا اور اوسکا معاملہ واحد ہے حاکم نے یہ بات منظور کی اوسنے اپنے دوست سے جاکر کہا لو تمھاری نوکری ہوگئی اب چلکر حاکم کی نذر کرو۔
اوسنے جاکر حاکم کی نذر کی تو حاکم نے فرمایا کہ تمھارا دوست بڑا سچا ہے جب تمھارے لیے اور کچھ تجویز نہ نکلی تو اوسنے اپنی اسامی تمھارے نام کرادی دوست نے یہ بات سنکر کہا کہ مین نوکری نکرونگا میری مروت تقاضا نہین کرتی کہ دوست کا روزگار چھڑاؤن وہ شخص موجود تھا بولا میری بھی مروت یہ تقاضا نہین کرتی کہ مین نوکری کرون اور دوست بی نوکر رہے دونون نے نوکری سے استعفا دیدیا مگر حاکم نے ایک کی دوستی اور دوسرے کی صادق الاقراری پسند کرکے دونونکو رکھہ لیا اسیطرح۔

حکایت ایک دفعہ نواب ٹونک محمود خان کے مکان پر گیا وہان ایک ایسا معرکہ پیش آیا کہ جس سے نواب برہم ہوکر اوٹھہ کھڑا ہوا اور کہا ہم تمھاری یہان کبھی نہ اوینگے محمود خان کہ مرد سپاہی اور غیور تھا بولا کہ تم کیا تمھاری امان بھی آوینگی

ایک برہمن روٹی پکا رہا تھا جسنے کسی وجہ سی ظالم سنگھ کے منہہ دیکھنے کی قسم کھائی تھی جون ہی اوسنے ظالم سنگھ کی آمد سُنی منہہ کی آگی تو اکر لیا تاکہ اوسکی صورت نظر نہ آوی ظالم سنگھ نی اپنی مصاحبونسے پوچھا کہ اس آدمی نی اپنا منہہ توی سی کیون چھپالیا انھون نی کچہ جواب معقول نہ پایا مگر اس جوانمرد محض خیر نی کہا کہ صاحب اسنے یہ سنا تھا کہ ظالم سنگھ پارس ہی اسلیئے آپ کو تو ادکھایا کہ سونے کا ہوجاے۔ ظالم سنگھ نے کہا اچھا اسکو توی کی برابر سونا دلادو جب اوسکی پاس سقدر سونا بھجوایا گیا تو برہمن کو بڑی حیرت ہوئی کس لیئے کہ اوسکو ظالم سنگھ کی ذات سے سوائے نقصان پہونچنے کے اور کسیطرح کی فائدہ کی امید نہ تھی آخر تحقیق کیا تو تو اوس نیکمرد کی عنایت غائبانہ کا حال معلوم ہوا تب برہمن نی اوسکی پاس جاکر بہت کچہ ممنونی اور شکوری اپنی ظاہر کی۔

اوسنے کہا ای برہمن تو مجھے کیون شرمندہ کرتا ہی کہ مینے تجھکو کچہ نہین دیا اور نہ تیرے حق مین سعی کی یہ صرف ظالم سنگھ جی کی پرورش ہی۔

دوسری قسم کے آدمی اونکی بہ نسبت بہت ہین اور یہ پھر غنیمت ہین کہ بیجا جو کہتے ہین کرتے تو ہین جیسے۔

حکایت ایک شخص نے اپنی دوست سی وعدہ کیا کہ مین تمہاری روزگار کی لیئے

پس بہرحال خموشی اولی تر ہے شعر طبعم ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید ✤ خموشی
معنی دارد کہ در گفتن نمی آید ✤

وعدہ اور وفا کے بیان مین

کسی سے کسی چیز کی اقرار کرنیکو وعدہ کہتے ہین اور اوسکی پورا کرنیکو وفا آدمی کو چاہیے
کہ اول تو کسی سے اقرار نکرے اور جو اقرار کرے تو اوسکو پورا کرکے چھوڑے کیونکہ یہ صفت
معاملات دنیا مین اوسکی حسن و قبح کی کسوٹی ہے اس سے زیادہ اور کیا خوبی ہوگی
کہ جو آدمی امتحان کے وقت سچا اور پورا اوترے۔

کسیے نے کیا اچھا کہا ہے کہ جو شخص نکہے اور کرے وہ مرد ہے اور جو کہے اور کرے وہ آدھا
مرد اور جو نکہے اور نکرے وہ عورت اور جو کہے اور نکرے وہ آدھی عورت۔
اول قسم کے آدمی دنیا مین نہایت کم ہین اگر کوئی برسون تک ڈھونڈھا کرے
تو ایکدو کو پاوے ہمنے اپنی عمر مین اس صفت کا کوئی شخص نہین دیکھا مگر ایک آدمی کو سُنا ہے

حکایت جو ظالم سنگھ جھالا کی مصاحبون مین تھا اور بغیر اسکے کہ کوئی دردمند
اوس سے آکر اپنا حال کہے اوسکے کام نکال دینے مین ایسے خفیہ طور سے سعی و سفارش
کرتا تھا کہ عرصہ تک اوسکو معلوم نہوتا کہ میرے امر مین کسنے سلسلہ جنبانی کی اور نہ وہ خود
کسی پر منت رکھتا ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ ظالم سنگھ کہین شکار کو جاتا تھا راستہ مین

انسان وہی ہی جو ان دونون مین اعتدال رکھے مجلس مین خاموش رہنا وقار
زیادہ کرتا ہی اور لاطائل بکنے سے عقل مین زوال آتا ہی۔

حکایت تواریخ مین مذکور ہی کہ تین بادشاہ نوشیروان کی مجلس مین حاضر ہوئے
خاقان چین قیصر روم رائے ہند نوشیروان نے کہا ایک مدت دراز چاہیے
کہ ایسا مجمع فراہم ہووے اور بڑی غضب کی بات ہی کہ جو یہ مجمع متفرق ہوجاوے اور
ہم سی کوئی بات صفحۂ روزگار پر یادگار رہے اس لیے مناسب ہی کہ ہم سب ایک
ایک بات کہین کہ کلام الملوک ملوک الکلام مشہور ہی انھون نے نوشیروان سے
کہا کہ آپ ہی شروع کرین۔

نوشیروان نے کہا کہ مین کبھی سخن ناگفتہ پشیمان نہوا ہون اور کہی ہوئی باتون پر اکثر
ندامت اوٹھائی ہی۔

قیصر روم نے کہا کہ مینے جو نہ کہا ہی اوسکو کہہ سکتا ہون اور جو کہدیا ہی اوسپر قادر نہین ہون
خاقان چین نے کہا جبتک بات میری دل مین ہی مین اوسپر غالب ہون اور جب
زبان سی نکل گئی تو وہ مجھپر غالب ہوگئی۔

رای ہند نے کہا کہ ہر بات دو شق سی خالی نہین یا تو اچھی ہی یا بری ہی اگر اچھی ہی
تو دیکھیے قائل اوسکے عہدہ سی برآتا ہی یا نہین اور جو بری ہی تو اوسکا نہ کہنا ہی بہتر ہی

بیفائدہ ہوتا ہی پس اتنا نہ کہے کہ لوگ اوسکو منع کرین یا اوس ہی منہہ پھیر لین اور جوبات ایکدفعہ بیان ہوچکی ہو اوسکو مکرر بیان نہ کرے۔

گفتگو مین اگر کوئی لفظ بیجا یا بیجا ورہ زبان سے نکل جاوی اور اوسپر کوئی اعتراض کری تو اوسے قبول کرلے ضد اور سخن پروری سے درگذرے۔

اور جن امور مین اچھی طرح واقفیت نہو اونمین تقریر نکرے اور جہان جاہلونکا مجمع ہو یا منصف لوگ ہون وہان چپ بیٹھا رہے۔

ارسطو کہتا ہی کہ بہت آسان کام کہ جس مین بڑا نفع ہو وہ چپ رہنا ہی جو کم بولا اوسنے بہت فائدہ اوٹھایا۔

حقیقت مین جو چپلی والے ہوتی ہین وہ بہت سنتے ہین اور تھوڑا کہتے ہین جیسا کہ ذوق کہتا ہی شعر کہی ایک جب سن لے انسان دو ٭ کہ حق نے زبان ایک دی کان دو ٭ حکیمون نے فرمایا ہی کہ خاموشی مین بہت فائدہ ہین زینت بے پیرایہ ہیبت بے سلطنت عبادت بے محنت حصار بے دیوار بے نیازی بے عذر کرام الکاتبین سے فراغ عیب پوشی۔

شعر بات ہی جو خموش رہنے مین ٭ نہین آتی وہ ہی کہنے مین ٭

ایک حکیم کا قول ہی کہ کم بولنا بیل کا کام ہی اور بہت چلانا کتے کی عادت ہی۔

انسان

تو تجھہ کو بہت سزا دونگا اوسنے کہا اچھا پس وہ بدرقہ ہوکر حاکم کو وہان لایا کہ جہان وہ مردہ پڑا تھا حاکم نے آدمیون سے پوچھا کہ یہ شخص پانی مانگ مانگکر مرگیا اور تمنے نہین دیا وہ بولے کون کہتا ہی حاکم نے کہا کہ کہنے والا یہ موجود ہی اوس سے پوچھا کیون بھائی تو کیسے جانا کہ یہ پیاسا مرگیا کہنے لگا کہ مرتے وقت کلی پانی کلی نہین کرتا تھا اور تم نے کب دیا۔

وہ سر پیٹ کر بولا ای ناسمجھ وہ یہ کہتا تھا اللہ باقی و منکل فانی وہ شخص حاکم کیطرف دیکھکر کہنے لگا دیکھا صاحب کیا بات بناتے ہین حاکم نے خفا ہوکر اوسکو بہت سزا دی

دیکھو اوس آدمی نے دو قصور کیے ایک تو بے سمجھے بوجھے ذرا سی بات پر حاکم کو تکلیف دی دوسرے اپنی جھوٹی بات کی تائید کی پس جو کوئی اپنی قول کی پیروی اور سخن پروری کرتا ہی وہ خطا در خطا کرتا ہی۔

اسیواسطے ہر آدمی کو لازم ہی کہ کسی محفل مین بے پوچھے کوئی بات نہ کہے اور جو ایسا ہی موقع ہو تو اوسوقت کہے کہ جب حاضرین محفل کو اپنی طرف متوجہ دیکھے یا یہ سمجھے کہ ان لوگونمین میری بات کی کچھ قدر ہوگی اور جب کوئی اور بات کرتا ہو تو اوسکی بات کو نہ کاٹے اور یہان تک صبر کرے کہ وہ اپنی بات پوری کرلے پھر اوسکو اختیار ہی کہ اپنی گفتگو شروع کرے مگر اوتنے ہی لفظ زبان سے نکالے کہ جو مطلب کی ہون زیادہ کہنا

اگر اس مقدمہ مین وہ راجہ دیدہ و دانستہ چپ رہتا تو برہمنی پر ظلم ہوچکا تھا ایسے
ایسے مقام پر چپ رہنا دانائی نہین ہی۔

اور جو کوئی بے سوچے بات کہتا ہی وہ بہت خوار ہوتا ہی جیسے۔

حکایت ایکدن کسی بادشاہ نے دربار مین کہا کہ ایسے آدمی بہت کم ہین جو سوچکر
بات کہتے ہون ایک شخص بول اوٹھا غریب پرور تھوڑے کیون بہت ہین بادشاہ
نے کہا ہان ایسے آدمی بہت ہین جیسا تو ہی اور اوسکو دربار سے اوٹھا دیا۔
کہیے اوسکی کیا بات رہگئی ایک دانشمند کا قول ہی کہ جب تک بات میری دلمین ہی
مین اوسپر غالب ہون اور جب مینے کہدی تو وہ مجھپر غالب ہوگئی۔
فی الجملہ بے سمجھے بوجھے بات کہنا بڑی نادانی ہی اس سے آخر کو سخت پشیمانی ہوتی
ہی اسکی کیا اچھی مثال ہی۔

حکایت کہ ایک شخص مرتی وقت کہتا تھا اللہ باقی ومن کل فانی جب وہ مرگیا
تو ایک نادان آدمی نے حاکم سے جاکر کہا کہ تمھاری بستی مین ایک شخص کلی پانی کلی
پانی کرتا ہوا مرگیا اوسکے پاس بہت آدمی بیٹھے تھے مگر کسینے پانی نہ دیا حاکم بولا تو جھوٹا ہی
ایسی بات بھی کہین ہوتی ہی اوسنے کہا میرے سامنے ہوئی اگر آپ قدم رنجہ فرمائین
تو دکھادون اوسکی ابھی تو لاش بھی پڑی ہوگی حاکم بولا مین چلتا ہون اگر یہ بات نکلی

اپنی گٹھری مین رکھلی آپ دیکھہ لیجیے حاکم نے جو اوسکی گٹھری کھلوائی تو بیشک گوشت
روٹی نکلی اوس عورت سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہی اوسنے جواب دیا کہ مین اس شخص کو
ہرگز نہین جانتی کہ کون ہی نہ مینے اسکے ساتھہ گوشت روٹی کھائی یہ ذات کا مسلمان ہی
اور مین برہمنی ہون پھر کیونکر اسکے ساتھ گوشت روٹی کھالیتی۔
حاکم نے پوچھا کہ تیری گٹھری مین گوشت روٹی کیون نکلی وہ بولی مین نہین جانتی کہ
کیسے نکلی حاکم نے غصہ ہوکر کہا کہ تیری باتون سے صاف سازش معلوم ہوتی ہی تو سچ
سچ کہدے ورنہ سزا پاویگی وہ عورت بہت عذر کرتی تھی مگر حاکم ایک نہین مانتا تھا
اور مسلمان کو سچا جانتا تھا۔

اوسوقت اتفاق سے ایک راجہ حاکم سے ملنے کو آیا اوسنے قصہ سنکر حاکم سے کہا کہ اگرچہ
ہمکو آپ کی اجلاس مین دخل دینے کا اختیار نہین مگر ایک بات ایسی ہماری خیال مین
آئی ہی کہ جس سے بخوبی انصاف ہوجاوے حاکم بولا اچھا فرمائیے راجہ نے کہا مسلمان
اظہار دیتا ہی کہ اسنے میرے ساتھہ گوشت کھایا ہی اور اوسکو انکار ہی تو آپ ڈاکٹر کو
بلواکر دونو کو قی کی دوا دلوائیے جیسا کچھہ ہوگا ظاہر ہوجائیگا حاکم نے یہ رای پسند کی اور
فوراً دونون کو قی کی دوا دی مسلمان کی قی مین گوشت روٹی نکلی اور برہمنی کی قی مین
اوسکا مطلق اثر نہ تھا تب لوگون کو اوسکی بات پر اعتبار ہوا اور حاکم نے مسلمان کو سزا دی

مگر ایک کبیشر نے عرض کی کہ جو حضور کا حکم ہو تو مین کچہ جواب دون بادشاہ نے کہا اچھا
تب اوسنے کہا کہ جناب عالی دشمنون کے ہاتھہ مین کف افسوس ملتے ملتے لکیرین پڑگئین ہین
بادشاہ نے خوش ہوکر اوسکو خلعت معہ ہاتھی گھوڑے کے دیا۔

اِن باتون سے مطلب یہ ہی کہ آدمی ہر موقع پر دیکھلے کہ یہان بولنے کا کام ہی یا نہین
اور ہمیشہ چپ رہنا بھی نہین چاہیے اگر کہین اسکے بولے بغیر کسیکا نقصان ہوتا ہو
تو وہان چپ رہنا جائز نہین شعر اگر بینم کہ نابینا وچاہ است ۔ وگر خاموش
بنشینم گناہ است ۔ بیت

حکایت ایک دفعہ کوئی عورت تالاب مین نہار ہی تھی ایک مسلمان نے آنکھہ
بچاکر اوسکی کپڑونکی گٹھری مین گوشت روٹی رکھدی جب وہ نہادھوکر اپنے گھر چلی
مسلمان بھی ساتھہ ہولیا اوسنے پوچھا کہ تو میرے ساتھہ کیون آتا ہی بولا کہ تجکو اپنے گھر
لیچلونگا وہ عورت بہت گھبرائی اور یہان تک نوبت پہونچی کہ دونونکو حاکم کے
پاس جانا پڑا حاکم نے مسلمان سے پوچھا کہ تجھے اس عورت سے کیا دعوا ہی وہ بولا کہ
مدت سے اسکے اور میرے جان پہچان ہی اسنے آج مجھسے وعدہ کیا تھا کہ تیرے گھر چلونگی
سو اب چلتی نہین ہی حاکم نے پوچھا کوئی گواہ بھی ہی وہ بولا گواہ کوئی نہین مگر مینے
اور اسنے آج ایک تالاب پر گوشت روٹی کھائی تھی اور اوسمین سے جو باقی بچی اسنے

اور وہ عیش و آرام کے ساتھ عمر بسر کرنے لگا۔

ایک مدت کے بعد ہندوستان سے کئی سوداگر وہان ہاتھی لیکئے راجہ نے ایک ہاتھی کے لاکھہ روپیہ قیمت لگاکر اوس شخص کو بلوایا اور فرمایا کہ ہم اس ہاتھی کو لینگے اس مین کوئی عیب تو نہین ہی وہ ہاتھی کو ادھر اودھر پھر کر بڑی حیرت سے دیکھنے لگا ہاتھی والا سمجھا کہ یہ کوئی اوستاد ہی ایسا نہو کہ میرے ہاتھی کا مول بگاڑ دے اسلیے اوس سے کان مین کہا کہ تو ہاتھی کو بے عیب بتلادے مین کچھ حصہ تجکو بھی دونگا وہ چلاکر بولا مین بے عیب کیونکر بتلادون اسکا سر اور دم ہی ابھی مجکو نظر نہین آتا ہی راجہ نے کہا واللہ یہ کچھ بھی نہین جانتا ناحق ہمارے ہزارون روپیہ کھا گیا اب اسکی یہی سزا ہی کہ ہاتھی کے پانو تلے ڈال دو۔

پس وہ ایک بموقع بات کہنے سے ہاتھی کے پانو نہین کچلا گیا۔

حکایت ایک بادشاہ کے روبرو کسی شاعر نے قصیدہ پڑھا ایک جگہ بادشاہ کی تعریف مین یہ لکھا تھا کہ تو اتنا بڑا دینے والا ہی کہ تیری ہتھیلی مین دینے دینے اور اہل عالم کی ہتھیلی مین لیتے لیتے لکیرین پڑگئین بادشاہ نے اوس سے پوچھا کہ دونون تو ہمنے کبھی کچھ نہین دیا پھر اونکی ہتھیلیون مین لکیرین کیون ہین وہ شاعر اس اعتراض کا کچھ جواب نہ دے سکا تب بادشاہ نے اور شاعرون کیطرف دیکھا وہ بھی چپ سورہے

سب عزیز اور اقربا بادشاہ کے روبرو مرجائینگے بادشاہ یہ سنکر کمال خفا ہوا اور اونکو دربار سے نکال دیا اور ایک حکیم کو بلواکر وہی خواب بیان کیا وہ بولا حضرت کی عمر تمام خاندان والون سے بڑی ہوگی بادشاہ نے اوسکو خلعت دیا۔

دیکھہ لیجیے حکیم نے بھی وہی تعبیر بیان کی جو معبرون نے عرض کی تھی مگر اوسکو اس انداز سے بیان کی کہ بادشاہ کے دل پر گران نہ گذرے بلکہ بادشاہ خوش ہوگیا۔

حکایت ایک آدمی سے کچھہ محنت نہین ہوسکتی تھی وہ سوچنے لگا کہ ایسا کیا پیشہ اختیار کرون جس سے بغیر محنت اور مشقت کے روٹی ملا کرے اوسنے ہاتھی کا صرف نام ہی سنا تھا آنکھون سے نہین دیکھا تھا کہ ہاتھی کیسا ہوتا ہے اس لیے یہ سوچا کہ ہاتھی نہایت کمیاب چیز ہے وہ ہر کہین کا ہیکو ملتا ہوگا جو مین دیکھون گا راجہ کے پاس چلوا ور آپ کو ہاتھی کا مبصر یعنی عیب و ہنر جاننے والا مشہور کرکے عمدہ نوکری لو۔

پس وہ راجہ کے پاس گیا اور کہا کہ مین ہاتھی کے عیب و ہنر کو پہچانتا ہون اوس ولایت مین ہاتھی نہ تھے راجہ کو ہمیشہ ہاتھیونکی تلاش رہتی تھی راجہ نے اوسکو اس خیال سے کہ جب ہاتھی کا سمجھنے والا آگیا تو ہاتھی بھی کبھی آجائینگے نوکر رکھہ لیا

کرنا چاہیے پس وہ سب اوسکے پاس گیے اور بادشاہی کی بشارت دے کر اپنے
مقام پر لائے رات اور دن بڑے ادب سے خدمت کرتے تھے ایکدن بہار کے
دنون مین اوس کوے نے آپ کو تنہا دیکھکر بولنا شروع کیا باغ کے پرندون نے
جو اوسکی آواز سنی تو کہنے لگے واے جسکو ہمنے بادشاہ کیا تھا وہ کوا نکلا پس وہ سب
اوسپر دوڑ پڑے اور ہر ایک نے اپنا اپنا پہچان کر اوسکے جسم سے اوتار لیا اور اوسکو
مار مار کر باغ سے نکال دیا۔

حکایت اسیطرح ایک پنڈت نے ہمارے ایک عنایت فرما کی پاس آنا شروع کیا
وہ اونکا نہایت ادب کرتے تھے ایکدن پنڈت جی بولے کہ گوالیار مین کیا شاستری
بہت اچھے تھے اِنھون نے پوچھا مہاراج کیسے تھے مہاراج فرمانے لگے جیسے اس
شہر مین ہم ہین یہ بات سنکر وہ چپ ہو رہے اور پھر کبھی اونکو منہ نہ لگایا۔

ہندی مثل ہے کہ باتون ہاتھی پائے اور باتون ہاتھی پائو اسکا مطلب یہ ہے
کہ انسان بات ہی سے تو ہاتھی پاتا ہے اور بات ہی سے ہاتھی کے پانو تلے ڈالا جاتا ہے
اسکی مثال مین دو تین باتین لکھی جاتی ہین۔

حکایت ایک بادشاہ نے خواب مین دیکھا کہ سارے دانت گر گیے صبح ہوتے
ہی معبرون کو بلوا کر تعبیر پوچھی انھون نے کہا اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ بادشاہ کے

تو بہت اچھا تھا نواب نے اوس سے پوچھا کہ شیخ نے تجہ سے کیا کہا تھا وہ بولا فقط یہ پوچھا تھا کہ تمھاری شادی ہوگئی ہی تو مینے کہا ہان شادی بھی ہوگئی ہی اور دو لڑکے بھی ہین۔

نواب نے کہا تمنے اوسکو جواب بہت زیادہ دیا اسلیے اوسکو تم سے نفرت ہوئی البتہ پند اور نصایح کا بے پوچھے کہنا اکثر جائز ہی کہ اوسی آدمی کو ہدایت ہوتی ہی سو وہ بھی معقول اور مختصر ہو نا معقول بات کہنے سے آدمی نامعقول ٹھہرتا ہی حکیمون کی نصیحت ہی کہ نہ کہنا بہتر ہی اوس سے کہ کہنا اور پچھتانا ایسے کہنے سے چپ رہنا بہتر ہی کہ خاموشی آدمی کے عیبونکو چھپاتی ہی جب تک کوئی کچہ بات منہ سے نہین نکالتا ہی اوسکا عیب رہتا ہی آدمی کے عیب اور ہنر بات مین پائے جاتے ہین کسی دانا کا قول ہی کہ نہ بولنا ایک عیب ہی اور بولنے مین سو عیب ہین چنانچہ کسیکا مقولہ ہی نظم ؎ بپیرے رسیدم در اقصاے یونان ؎ بدو گفتم ای آنکہ با عقل و ہوشی ؎ زمردم چہ بہتر بہر حال گفتا ؎ خموشی خموشی خموشی ؎ جیسا کہ۔

حکایت ایک زاغ تمام جانورون کے پر اپنے جسم پر لگا کر کسی باغ مین جا بیٹھا وہان کے تمام پرندون نے اوسکو دیکھکر صلاح کی کہ یہ جانور عجیب اور خوشنما ہی تمام پرندون مین جتنے رنگ ہوتے ہین وہ سب اس مین موجود ہین اسکو اپنا بادشاہ

گفتگو کے آداب اور خاموشی کے فایدے

خدا نے انسان کو طاقت گویائی کی بخشی ہی اور یہ ایک بڑا جوہر ہی اسکے وسیلے اوسکے تمام کمالات ظاہر ہوتے ہین اور اسی کے طفیل سے سارے کام نکلتے ہین اور حاجتین رفع ہوتی ہین مگر آدمی کو چاہیے کہ گفتگو کا طریقہ بہت اچھا پیدا کرے اور کبھی ایسی بات زبان سے نہ نکالے جسمین کسیکا نقصان ہو اور بے پوچھے تقریر کرنا عیب ہی ہان جب اوس سے کسی بات کو پوچھین تو اتنی ہی کہنا چاہیے کہ سننے والیکو اچھی لگے زیادہ بکنا فضولی مین داخل ہی ایسے آدمی سے نیک کہ دا لوگ نفرت کرتے ہین جیسے۔

حکایت شیخ علی حزین کو ایک خدمتگار کی ضرورت تھی اوسنے نواب آصف الدولہ کو جو اوسکا دوست تھا لکھا کہ ہمارے لیے ایک عمدہ خدمتگار تلاش کرکے بھیجو نواب نے ہزارو مین سے چنکر ایک آدمی کو جو کمال پختہ مغز اور مزاجدان تھا معہ خط کے شیخ کے پاس بھیجا جب وہ شیخ کے پاس آیا اور نواب کا خط دیا تو شیخ نے وہ خط پڑھکر اوس سے پوچھا کہ تمھاری شادی ہوگئی ہی اوسنے کہا ہان اور دو لڑکے بھی ہین شیخ نے خط کا جواب لکھکر اوس سے کہا کہ لیجاؤ وہ بیچارہ پھر نواب کے پاس آیا نواب نے خط پڑھا تو اوسمین لکھا تھا کہ یہ شخص زیادہ گو ہی اگر اسمین یہ عیب نہوتا

سوچنے لگا کہ بیشک میںنے ہرن کو دیکھا ہی اگر بتا دونگا تو اوس بیچارے کی جان جاے گی اور جو انکار کرونگا تو جھوٹ بولنے کا پاپ لگیگا اس صورت مین کوئی ایسی بات بنائیے کہ جس سے اپنی بات رہ جاے نہ اور کی جان کا جوکھون ہو اور نہ آپ کو پاپ لگے۔

پس اوسنے کچہ دیر تامل کرکے جواب دیا کہ بابا دیکھنا آنکھہ کا کام ہی اور اوسکو کہنے کی طاقت نہین اور کہنا زبان کا کام ہی اوسکو دیکھنے کی قوت نہین شکاری اپنا سا منہہ لیکر چلا گیا۔

اگر سردست ایسی کوئی بات نہ بن پڑے تو ناچار اوسکی جان بچانیکے لیئے جھوٹ ہی بولنا چاہیے

حکایت ایک بادشاہ نے ایک قیدی کے قتل کا حکم دیا وہ بیچارہ اپنی جان سے نا امید ہوکر بادشاہ کو گالیان دینے لگا بادشاہ نے وزیر سے پوچھا کہ یہ کیا کہتا ہی وزیر نے کہا کہ حضور کو دعائین دیتا ہی بادشاہ کو وزیر کی نیک نیتی بہت پسند آئی اوسیوقت قیدی کو آزاد کردیا اور وزیر سے فرمایا کہ ایسے جھوٹ کہ جسمین سراسر مصلحت ہو اوس سچ سے بہتر ہی کہ جس سے طرح طرح کے فتنہ پیدا ہون۔

مگر ایسی جگہ یہ دیکھہ لے کہ کسیکی حق تلفی تو نہین ہوتی ہی کیونکہ بیگناہ کیواسطے یہ بات البتہ جائز نہ رکھی گئی ہی نہ کہ خونی اور ظالم کے لیئے۔

وہ ڈورے آئے مگر دیکھا تو کوئی بھیڑیا نہین ایک لڑکا بکریون اور بھیرون کے بیچ مین کھڑا ہوا ہنس رہا ہی وہ قائل ہوکر چلے گیے تھوڑی دیر مین وہ لڑکا پھر اوسیطرح چلایا وے بیچارے پھر اوسکی مدد کو آئے اسوقت بھی کچھ نہ دیکھا اب کیا عجیب اتفاق ہوتا ہی کہ ایک لمحہ کے بعد بھیریہ بھی سچ مچ آن پہونچا اور ایک بھیڑ موٹی تازی اوٹھا کر لیچلا وہ لڑکا بہت ہی پکارا مگر اس وقت کوئی نہ آیا اور جانا کہ جھوٹا ہی۔

دیکھو اس لڑکے نے خود بخود جھوٹ بول کر اپنا اعتبار کھو دیا۔

اسی طرح جو آدمی خواہ مخواہ اپنی غرض سے یا اورون کے خوش کرنیکے لیے جھوٹ بولتے ہین تو اونکی سچی بات پر بھی کم بھروسا ہوتا ہی۔

اور بعض موقع ایسا بھی ہوتا ہی کہ سچ بولنے سے کسیکی جان جاتی ہو یا کسی پر ظلم ہوتا ہو تو آدمی کو چاہیے کہ ایسی جگہہ چپ ہو رہے اگر چپ ہونے سے کام نہ چلے تو ایسی بات بنائے کہ جو جھوٹ بھی نہو اور اوس سے کسیکو نقصان بھی نہ پہونچے جیسے۔

حکایت ایک شکاری اپنے زخمی کیے ہوئے ہرن کو ڈھونڈھتا ہوا کسی پنڈتی کے پاس آنکلا اور پوچھا کہ تمنے ادھر کوئی زخمی ہرن دیکھا تھا پنڈتی یہ سنکر

مجھہ مین اور عیب بھی تھے مگر پنڈت جی نے اسی کے چھوڑنے کا حکم دیا یقین ہی کہ اسکے چھوڑ دینے سی اور عیب بھی رفتہ رفتہ چھوٹ جائین گے ۔

وہ اسی فکر مین تھا کہ گوشت کھانے اور شراب پینے کا وقت آپہونچا تو سوچنے لگا کہ اگر مین گوشت لینے کو جاؤن اور کوئی مجھہ سے پوچھے کہ کہان جاتا ہی تو اوسوقت کیا کہون اگر سچ کہدون تو آبرو جاتی رہے اور جو جھوٹ بولون تو عہد ٹوٹ جاے پس گوشت اور شراب کو چھوڑنا چاہیے پھر رنڈی بازی کے معاملات پر خیال کیا تو اوسکو بھی اسی جھوٹ پر مبنی پایا اور جوے کا حال خود ظاہر ہی کہ اوسمین بھی بات بات پر جھوٹ بولنا پڑتا ہی غرض برہمن نے اسی طرح سوچ سوچ کر سب باتین چھوڑ دین ۔

دیکھو فقط ایک جھوٹ کے چھوڑ دینے سے کیسے کیسے بڑے بڑے عیب اوسکے چھٹ گیے ۔

ایک حکیم سے پوچھا کہ آدمی کو جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہی فرمایا کہ جھوٹے کی سچی بات بھی جھوٹی سمجھی جاتی ہی ۔ مطابق اسکے ایک لڑکیکا ذکر کی

حکایت کہ وہ جنگل مین بھیڑ اور بکریان چرا رہا تھا یکایک خوش طبعی کی راہ سے بھیڑیا بھیڑیا کرکے پکارا اوٹھا جن آدمیون نے اوسکی پکار سنی

جھوٹ کی تصدیق کے لیے صدہا بندشین جھوٹی لگانی پڑتی ہین مگر تب بھی نہایت پست قسم کے بہانہ اور عذر پیش لاتا ہی اور انجام کار اوس الزام سے بچتا نہین مثل مشہور ہی کہ دروغگو حافظہ ندارد۔

کسی بزرگ کا مقولہ ہی کہ سچ سے بڑھکر کوئی ثواب نہین اور جھوٹ سے بدتر کوئی گناہ نہین جو کوئی جھوٹ بولنا اختیار کرے اوسکی ذات مین سب طرح کے عیب جمع ہوجاتے ہین اور جو اوسکو چھوڑ دے تو اکثر عیوب سے پاک ہوجاوی مصداق اس مقال کے یہ مثال ہی۔

حکایت کہ ایک برہمن جو ہمیشہ جھوٹ بولتا گوشت کھاتا شراب پیتا رنڈی بازی کرتا اور جوا کھیلتا تھا ایکدن کسی پنڈت کے پاس جاکر کہنے لگا کہ مجہ مین یہ بڑے پانچ عیب ہین اور مین ہرچند چاہتا ہون کہ انکو چھوڑ دون مگر نہین چھوڑ سکتا آپ ایسی نصیحت کرین کہ جس سے یہ ہی مجکو چھوڑ دین پنڈت نے کہا جھوٹ بولنا چھوڑ دے تو اور عیب تجکو چھوڑ دینگے برہمن نے اقرار کیا اور دلمین کہنے لگا کہ پنڈت جی نے تو میرے دل کی سی نصیحت کی جھوٹ کے سوا اور باتون مین تو مزا بھی ہی اور اس مین خاک بھی مزا نہین گناہ اور بے لذت اسی کو کہتے ہین اب کبھی جھوٹ نہ بولونگا اور معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا سارے عیبون سے ہی کیونکہ

کہ جھوٹ بولکر کسی مواخذہ سے بری ہو کیونکہ جب اوسکا کوئی گناہ ثابت نہوگا
تو اوس علت پر حکمت سے کہ جسکی بدولت اوسکی سچائی کا امتحان بخوبی ہوگیا
چھوٹ جائیگا اور یہ تمام عمر کے لیے گناہگار رہا جب کبھی اوسکے دروغ کا
فریب کھلیگا تو اوسی تباہی مین پڑیگا جس مین کہ پہلے تھا بلکہ اوس سے بھی زیادہ
سختی اوٹھائیگا کسواسطے کہ اب کئی گناہ اوسپر متحقق ہوگیے۔
اور بات کو بدلنا یا اوسکو کم وزیادہ کرنا عیب ہی جو کوئی ایسا کرتا ہی وہ سچا
نہین تحقیقات کی وقت جھوٹا ثابت ہوتا ہی اور جھوٹ ایسی بُری چیز ہی کہ ایک
دفعہ جھوٹ بولنے سے تمام عمر کے لیے اعتبار جاتا رہتا ہی سچے آدمی کو کوئی مار
نہین ڈالتا ہی مگر جھوٹے کو البتہ مار ڈالتے ہین اور نہین مار ڈالتے تو اوسکا جینا
عبث ہی کسواسطے کہ لوگ اوسکو پھر مُنہہ نہین لگاتے اپنے اور بیگانے اوس
سے نفرت کرتے ہین حکام اوسکی گواہی قبول نہین کرتی کوئی اوسے معاملہ کے
قابل نہین سمجھتا پس ایسی زندگی کیا بہت سے اچھی ہی اور سچی بات کو ہزار آدمی مان لیتے ہین
اور جھوٹی کو ایک بھی نہین مانتا مینے ایک انگریزی کتاب مین لکھا دیکھا ہی کہ جھوٹ
بولنے کی عادت نہایت نامردی مین داخل ہی کیونکہ جھوٹا آدمی گناہ کی بیان کے
وقت جرات اور دیانت کے ساتھ اقرار سچائی کا نہین کرسکتا گو اوسکو ایک

پھر کس لیے تیری حمایت کرتا حجاج نے دونو کو چھوڑ دیا۔ اِن مین اگرچہ ایک شخص اوسپر کچھ حق رکھتا تھا مگر دوسرے نے محض حق گوئی سے رہائی پائی۔

نصیحت مسترشد خلیفہ نے اپنے بیٹے کو وصیت نامہ مین لکھا کہ جو تو یہ چاہے کہ آدمی مجھسے ڈرین تو تو جھوٹ مت بول کہ جھوٹ بولنے والا باوجود ہزارون طمطراق کے بے شکوہ معلوم ہوتا ہی۔

حکایت ایک بادشاہ نے اپنے دشمن پر چڑھائی کی اوسکے سب امیرون نے بادشاہ کو اطاعت کے خط لکھے مگر ایک منشی نے اپنے ولی نعمت کے حقوق مین خیانت نہ کی جب بادشاہ نے دشمن پر فتح پائی اور وہ منشی پکڑا آیا تو اوس سے پوچھا کہ تیرے سب یارون نے ہمکو اطاعت نامہ بھیجے اور تو نے کبھی سلام تک بھی نہ کہلا بھیجا منشی نے کہا ای بادشاہ مجھکو میرے ولی نعمت نے حوائج دنیوی سے اسقدر مستغنی کر دیا ہی کہ تجھ سے کسی بات کی پروا نہین پھر کیون اپنے مالک کے حق مین نمکحرامی کر کے دشمنون کے نزدیک اعتبار کھوتا۔

بادشاہ نے یہ بات پسند کر کے اوسکو اپنا وزیر مقرر کیا اور اون سب امیرونکو کہ جنھون نے اوس سے سازش کی تھی نہایت بے آبروئی کے ساتھ مروا ڈالا۔

بالفرض اگر آدمی سچ بولنے سے کسی علت مین ماخوذ ہووے تو اوس سے بہتر ہی

سچ بولنے کا یقین نہین اس لیے بے تکلف خدمت عالی مین حاضر ہوا کہ جو کچھ حضور
کا ارادہ ہو حضور کی زبان سے سنون بادشاہ نے مسکرا کر فرمایا کہ اگرچہ ہمارا ارادہ
موسم سرما مین اودھر لشکر کشی کا تھا مگر اب تیری راستی سے خوش ہو کر سچ کہتے ہین
کہ ابکی برس تو نہین اگلے برس دیکھ لین گے اوسنے جھک کر سلام کیا اور پھر عرض کی
کہ حضور ایک شخص کا میرا قرضہ آتا ہی وہ نہین دیتا بادشاہ نے اوسپر کوتک کر کے
اوسیوقت اوسکا قرضہ منگوا دیا تب وہ مخیر بادشاہ سے رخصت ہو کر اپنے آقا کی پاس گیا
دیکھو سچ بولنے سے اوسنے کسقدر فیض پایا کہ جس بادشاہ سے اوسکو قید اور قتل کی
امید تھی اوسکو مہربان دیکھا اور اپنے آقا کو ایک بڑے تہلکہ سے چھڑا دیا اور اپنا قرضہ
وصول کر کے صحیح وسالم گھر گیا کسینے سچ کہا ہی کہ سانچ کو آنچ نہین اور دروغ کو فروغ نہین

حکایت ایکدفعہ حجاج ظالم ایک جماعت کو سیاست کرتا تھا جب ایک شخص
کی نوبت آئی تو وہ بولا ای امیر تو مجھکو قتل نکر کہ مینے تیرے ساتھ نیکی کی ہی بولا تو نے
کیا نیکی کی ہی کہا کہ ایکوقت تیرا دشمن تجھکو گالیان دیتا تھا مینے اوسکو منع کیا
حجاج نے پوچھا کہ کوئی گواہ بھی ہی اوسنے کہا ہان اور ایک قیدی کیطرف اشارہ
کیا اوس قیدی نے کہا بیشک اِس نے میرے روبرو اوسکو بدگوئی سے باز رکھا
حجاج بولا اسنے تو منع کیا اور تو سنتا رہا اوسنے کہا مین تجھکو اپنا دشمن جانتا تھا

حکایت خراسان کے بادشاہ کا ایک امیر باغی ہوگیا تھا جسپر وہ بادشاہ اکثر لشکر کشی کیا کرتا تھا ایکدفعہ اوس امیر نے ایک جاسوس کو دارالخلافہ مین خبر لانیکے لیئے بھیجا کہ امسال بادشاہ کا ارادہ آنیکا ہی یا نہین وہ شخص دارالخلافت مین گیا وہان ایک شخص پر اوسکا قرضہ آتا تھا پہلے اوسکے پاس گیا کہ میرا قرضہ ابھی دیدے مین لیکر جاؤنگا وہ بولا جو تو مجھکو بہت تنگ کریگا تو مین ابھی بادشاہ سے جاکر کہدونگا کہ فلان شخص امیر کیطرف سے مخبری کے لیے آیا ہی۔

مخبر نے اپنے دل مین کہا کہ اب راز افشا ہوگیا اور مدعی علیہ مدعی بن گیا پس خواہ مخواہ بادشاہ کے روبرو جانا پڑیگا اوسوقت دیکھیے کیا جھوٹ سچ بولنا پڑے اور یہ بلا کیونکر دفع ہووے اس سے بہتر یہ ہی کہ بادشاہ کے پاس پہلے سے چلیے اور جو بات ہی سچ سچ ظاہر کردیجیے اور راست گوئی کا امتحان لیجیے اگر سچ خدا کو عزیز ہی تو کچھ بھی نہوگا اور جو کچھ ہوا بھی تو اوس سے پھر اچھا ہی کہ جو جھوٹ سے ہوتا کیونکہ انسان سچی بات کا سو دفعہ دعوا کرسکتا ہی اور جھوٹ سے آخر کو قائل ہوتا ہی۔

فی الجملہ وہ بادشاہ کی حضور مین گیا اور آداب بجالاکر کہنے لگا کہ قبلہ عالم مین فلان امیر کا نوکر ہون اوسنے مجھے اس امر کے دریافت کرنیکے لیے بھیجا ہی کہ اس برس بادشاہ کا ارادہ اسطرف لشکر کشی کا ہی یا نہین جو کہ مجھکو حضرت سے سوا کسی پر

اون ہندو مسلمانون سے جو اونکو جانتے ہین میری تحریر کی تصدیق کرلین
یہ موقع ایسا ہی مقتضی تھا کہ جو کچھ اونکی فضائل سی لکھا گیا ورنہ کیا حاجت تھی

راست گوئی کی صفتین اور فائدے

سچ بہت عمدہ چیز ہی جو کوئی سچ بولتا ہی اوسکی آبرو ہمیشہ بنی رہتی ہی خدا سچے
کو پیار کرتا ہی سچ بولنا اسکو کہتے ہین کہ جو بات جسطرح دیکھی یا سنی ہو اوسکو
اوسی طرح بیان کرنا اور کہین جان بوجھکر کچھ کم وبیش نکرنا جیسے مینے ایک عورت
سے پوچھا کہ یہ باغ کسنے بنایا ہی وہ بولی لوگ ایسا کہتے ہین کہ ایک سیٹھ نے بنایا ہی
مگر مینے اوسکو بناتے ہوئے نہین دیکھا - سمجھ لیجیے کہ وہ عورت کتنی سچ بولتی تھی
پس آدمی کو چاہیے کہ ہمیشہ تقریر وتحریر کو حلیہ راستی سے محلی رکھے جہان
تک قابو پہونچے سچ بولے کیونکہ سچ ایسا زیور ہی جو انسان کے تمام کمالات ظاہری
اور باطنی کو جلا دیتا ہی اور ہر حال مین اوسکی قول اور فعل کی خوبی نکا محافظ ہوتا ہی
اور جھوٹ ایسا بُرا عیب ہی کہ جس سے آدمی کے ایمان مین خلل آتا ہی عقل ناقص
ہوجاتی ہی اور سارے ہنر اوسکے دروغ کی شومی سے بیفروغ ہوجاتی ہین اور دروغ
سے ہی آدمی جان جوکھون مین پڑتا ہی اور راستی کی بدولت بعض اوقات بلیات جانگزا
سے نجات پاتا ہی مصداق اسکے یہ حکایت ہی -

اور لوگون نے تو اپنی ظاہر آمدنی کو ہی حتی الامکان مخفی کی ہی اور تم ایسی آمدنی کو خود ظاہر کرتے ہو۔

انھون نے فرمایا کہ اس مین ہمارا نقصان تو البتہ ہوا مگر سرکاری خیانت سے تو بچے کس لیے کہ جس چیز پر سرکاری محصول ہوتا ہی وہ بغیر ادائے محصول کے پاک نہین ہوتی اور محصول کی چوری مرد یہان جب تھوڑے سے محصول کی لیے بادشاہ وقت کی چوری کی اور وہ چیز بھی ویسی ہی ناپاک رہی اور استعمال مین آئی تو فرمایئے کہ اسکو کیا کہوگے اور جسوقت سرکار مین یہ خیانت ثابت ہوئی تو سرکار کیا سزا دیگی اور نہ ثابت ہوئی تو اوسکے عذاب سے کیونکر بری ہوگی۔

اسیطرح والد راقم نے ہر کام کا مدار امانت اور دیانت پر رکھا اور آج تک کبھی کسیکے ساتھ بد معاملگی نہ کی اپنے حق سے ایک کوڑی بھی زیادہ لینا حرام سمجھا اپنے آقا کا کاروبار ہمیشہ امانت و دلسوزی سے سرانجام کیا اور کبھی ایک خردہ کا نقصان نہونے دیا راست گوئی راستبازی اور خوش رویگی کا بھی یہ ہی حال ہی۔

مین یہ باتین خوشامد سے نہین لکھتا ہون ناظرین کتاب سے کوئی صاحب ایسا خیال نفرماوین کہ یہ حق پدری ادا کرتا ہی بلکہ جس صاحب کو شبہہ ہو وہ امیر کے

پس زراع نے یہ تدبیر کر کے سانپ کو نیولے سے مروا ڈالا۔
غور کیجیے کہ کبوتر نے باوصف جانور ہونے کے زاغ کو نیک صلاح دینے مین دشمنی کا لحاظ نہ رکھا دوسرا فائدہ اس حکایت کا یہ ہے کہ آدمی جب دشمن کو اپنی ایذا کا متوجہ دیکھے تو اوسکے دشمن سے جا ملے تاکہ اپنی جان بچے۔

حکایت اور دیکھو جبکہ بعد غدر کے سرکار نے اپنی رعایا پر انکم ٹیکس جاری کیا تھا اور اوس شخص کو کہ جسکی آمدنی دو سو روپیہ سالانہ سے کم تھی مستثنی کر کے واسطے تخمینہ آمدنی اور انتفاع سالانہ ہر شخص کے پنچ مقرر کر دیے تھے اور وہ پنچ روزگار پیشہ لوگون پر باعتبار تنخواہ کے اور اہل حرفہ پر اونکی آمدنی کے تخمینہ پر ٹیکس لگاتے تھے تو راقم کے والد منشی نتھن لال ملازم سرکار نواب عبد الکریم خان نے باوصف اسکے کہ اونکی تنخواہ مقررہ سال بھر مین دو سو روپیہ سے بہت کم تھی حق التحریر کی رسم مثل دستوری وغیرہ کو جو کبھی کبھی ملتی تھی تنخواہ کے ساتھ جمع کر کے اوسکا تخمینہ کیا تو آپکو قابل ادائے محصول سرکار کے دیکھا۔
پس فوراً نقشہ مین نام لکھوا دیا اکثر لوگون نے کہا کہ حق التحریر کی آمدنی اول تو چند ان ظاہر نہین اور دوسرے ایسی ہے کہ کبھی آئی اور کبھی نہین آئی اوسکو ماہانہ ایک رقم فرض کر کے تنخواہ مین جوڑ دینا اور اوسپر محصول دینا نقصان سے خالی نہین

جو تو کہے وہ کرون۔

کبوتر کو زاغ سے دلی عداوت تھی یہ باتین سنکر کہنے لگا کہ اگر اسکی تجویز کو مین بھی منظور کرون تو یہ ضرور سانپ کے اوپر حملہ کریگا اور سانپ اندھا ہو کر اسکو زندہ نہ چھوڑیگا اور جب یہ نہ رہا تو پھر دنیا مین کوئی میرا دشمن نہین اسوقت صرف زبان ہلا دینے مین اسکا کام تمام ہوسکتا ہی مگر اسبات مین سراسر خیانت ہی کسواسطے کہ یہ میری راے پر بھروسا کرکے صلاح پوچھنے آیا ہی پس مین اسکو ایسی صلاح دون کہ اسکے حق مین مفید ہو بلاسے جو یہ میرا دشمن ہی لیکن ایسے نازک وقت مین جیسا اسنے مجھپر بھروسا کیا ہی دوست بھی نکریگا یہ سوچکر کبوتر بولا کہ اگر دوست یہ تیری تجویز کچھ کارآمد نہین کیونکہ سانپ ایسا غافل جانور نہین ہی کہ جسکی تو آنکھ پھوڑ ڈالے بلکہ مجھے یہ ڈر ہی کہ اس تدبیر مین تیری جان کا زیان نہو اس لیے مین تجھے ایسی تدبیر بتاتا ہون کہ جس سے سانپ مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے زاغ بولا وہ تدبیر مجکو بتا مین تمام عمر تیرا احسان مند رہونگا کبوتر نے کہا کہ نیولا سانپ کا جانی دشمن ہی سو تو ایسا کر کہ جہان کہین نیولے کا بل ہو وہان سے لیکر مچھلیان بچھیرتا ہوا سانپ کے گھر تک چلا جا تاکہ نیولا مچھلیونکو کھاتا ہوا سانپ تک جا پہونچے اور اوسکو ہلاک کر ڈالے۔

پوچھا کہ تمنے کیسے جانا اوسنے کہا جسکے کان سے تنکا باہر نکل گیا اوسکے کان
مین کوئی بات نہ ٹھہرے گی ادھر سنے گی اودھر کہدے گی اور جسکے کان سے تنکا
باہر نہ نکلا وہ سب کی بات سنے گی اور کسی سے نہ کہیگی اس قاعدہ کے رو سے
اوسکو مینے امانت دار کہا کیونکہ اوسمین ایک عمدہ صفت موجود ہے۔
راجہ نے اوس شخص کو اس نکتہ سنجی اور موشگافی کی بڑی داد دی اور لاکھ
روپیہ عنایت فرمائے اور اپنے مصاحبون مین داخل کیا۔
اس حکایت کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی کسیکی بات کسی سے نہ کہے۔
علاوہ اسکے ایک ایمان دار کبوتر کی حکایت کہ جسے دانا لوگ نصیحت
پکڑتے ہین یہ ہے۔
حکایت ایک وقت کسی کوے نے کبوتر سے جاکر کہا کہ ای بھائی جس درخت
پر میرا گھونسلہ ہے اوسکے تلے سانپ کا بل ہے جب میرے بچہ پیدا ہوتے ہین
تو سانپ درخت پر چڑھکر اونکو کھا جاتا ہے مین اس غم سے نہ اونکو کچھ کھاتا ہون
نہ رات کو آرام پاتا ہون اب لاچار ہوکر یہ تجویز ٹھہرائی ہے کہ جب سانپ کو
باہر سوتا ہوا دیکھون چونچ مار کر اوسکی دونو آنکھین پھوڑ ڈالون تاکہ وہ اندھا
ہو جاے اور پھر میرے بچون کو کچھ آفت نہ پہونچے مگر یہ امر میری صلاح پر منحصر ہے

بدولت خواب غفلت سے بیدار ہوا پھر اوسدن سے اوسنے ایسا عدل و انصاف اختیار کیا کہ آج تک سلطان عادل مشہور ہے۔

حکایت منجملہ حکایات دیگر کے ایک ہوش افزا حکایت یہ ہے کہ ایک دفعہ راجہ بھوج کو کسی کاریگر نے دو کاٹھ کی پتلیان بنا کر نذر کین اور وہ دونوں ایسی مشابہ تھین کہ اونکے کسی عضو مین ایک دوسرے سے سرمو فرق نہ تھا۔

راجہ بھوج تو بڑا باریک بین اور نکتہ چین تھا اوسنے ایک ہی نظر مین اونکا حسن و قبح دریافت کر لیا مگر واسطے امتحان ادراک اور تمیز درباروالون کے فرمایا کہ ان مین کونسی پتلی بہت عمدہ ہے جو کوئی ان دونون مین فرق نکالیگا اوسکو لاکھ روپیہ ملینگے یہ سنکر سب لوگون نے طبع آزمائی کی مگر کسی کے فہم مین کوئی بات نہ آئی کس لیے کہ انمین کاریگر نے کوئی بھی دقیقہ باقی نہ چھوڑا تھا یہ معرکہ کئی دن تک قائم رہا آخر ایکروز کسی گمنام آدمی نے حاضر ہو کر عرض کی کہ اگر وہ پتلیان مجکو دکھائی جاوین تو مین کچھ عرض کرون راجہ نے پتلیان منگوا کر اوسکے حوالہ کین اوسنے اول تو اونکے ہر عضو کو غور سے دیکھا اور پھر اونکے کانون مین تنکا ڈالا تو ایک پتلی کے اس کان سے اوس کان مین ہو کر نکل گیا اور دوسری پتلی کے کان سے باہر نہ نکلا تب عرض کی کہ جنابعالی انمین ایک پتلی دیانت دار ہے درباروالون نے

نوشیروان کے جی مین آیا کہ آؤ اس شخص کا امتحان کرین پس اوسکے گھر گیا دولتمند نے
سوداگر جان کر بادشاہ کی نہایت تواضع اور مدارات کی اور انگورون کے
باغ مین لیجا کر بڑی تکلف سے کھانا کھلایا بادشاہ اوسکی فروتنی اور حفظ مراتب دیکھکر
بہت خوش ہوا اور اوس سے کہا کہ مین اپنے وطن کو جاتا ہون فرمایئے کہ آپکے
لیے کیا تحفہ بھیجون دولتمند بولا کہ صاحب مجکو آپکے طفیل سے کسی شے کی احتیاج
نہین ہے فقط انگورون کو جی چاہتا ہے اگر یاد کرکے ان دنون مین بھیجو گے تو بڑی
مہربانی ہوگی بادشاہ نے متعجب ہوکہا تمھارے تو انگورون سے باغ بھرا ہوا ہے
یہ کیون نہین کھاتے دولتمند بولا اے خواجہ ہمارا بادشاہ کمال غافل ہے اوسکو
رعیت کی طرف کچھ توجہ نہین باوجودیکہ انگورون کی فصل آگئی ہے مگر ہنوز محصول
واسطے کنکوت کے مقرر نہین کیا تمام لوگ بے کنکوت انگور کھاتے ہین اور مین اس
لحاظ سے کہ بادشاہ کا حق اس باغ سے جدا نہین ہوا ہے ان انگورونکا کھانا ایسا
سمجھتا ہون کہ گویا بادشاہی مال مین خیانت کرنی چند روز بعد انگور کہ خوب
پک جائینگے باغ مین قفل لگادونگا تاکہ کوئی اندر نجانے پاوے پس جب تک
کہ بادشاہ اپنا حصہ نہ لے لے یہ باغ بند رہیگا۔
نوشیروان یہ سنکر بہت رویا اور بولا کہ وہ بادشاہ غافل نہین ہون جو اب تیری خیانت کے

کچہ چوڑا لینا یا کسیکا راز افشا کر دینا یا کسیکو جان بوجھکر اچھی صلاح نہ دینا یا کسیکی
نیک نامیونکو برا کہنا یا جس بات مین کہ اپنے آقا کا فایدہ یا دوستونکا بھلا ہوتا ہو
وہ اپنی فائدہ کے لئے اونکو نہ بتانا یا کسیکی ذات مین جو عمدہ خصلتین اور ہنر ہون اونکو
چھپا کر بادشاہ یا حاکمون کے روبرو اوسکی عیب بیان کرنا یہ سب امر خیانت مین
داخل ہین اور خیانت بہت بڑا عیب ہی اس ہی آدمی کی ساری نیکیونکو بٹہ لگتا ہی
ایکدن ایک شخص نے جہانگیر بادشاہ کے روبرو کہا کہ خیانت کچہ مال و اسباب مین ہی
نہین ہوتی بلکہ یہ بھی تو خیانت ہی کہ غیرونکی ذات مین جو جو وصف ہون اونکو
چھپا کر اپنے لگا تونکی عیبونکو بادشاہ کے روبرو ہنر ظاہر کرنا اور خواہ مخواہ اون کی
لیاقتونکی گواہ ہو کر دلی نعمتون کے روبرو جھوٹ بولنا - جہانگیر بادشاہ کو اوسکی
یہ بات اسقدر پسند آئی کہ اپنی کتاب مین لکھدی اور اوس شخص کو عرض کا داروغہ
مقرر کیا تاکہ ہر شخص کی اوصاف اور لیاقتونکو بواسطہ عرض کیا کرے -

اب کچہ مثالین امانت اور دیانت کی لکھی جاتی ہین

حکایت مشہور ہی کہ نوشیروان ابتدای سلطنت مین ریاست اور سیاست سے
بالکل غافل رہتا تھا ایکدفعہ سوداگرونکا بھیس کرکے شہر مین سیر کو نکلا اوس زمانہ
مین ایک مرد دولتمند مہمان نوازی اور مسافر پروری مین مشہور تھا

تو اوسکو بھی نیک صلاح دی یہ نسوچے کہ یہ میرا دشمن ہی اسکو ایسی راہ بتاؤن کہ
جس سے اسکو کچھ مضرت پہونچے اور اسکی مخالفت کا تدارک بآسانی ہوجاوے
نیک آدمیون نے صلاح دینے مین دشمن کے ساتھہ کبھی عداوت روا نرکھی ہی اگلے آدمیو نکا
یہ قاعدہ تھا کہ جب لڑائی مین دشمن کے پاس ہتھیار ہوچکتے تھے تو اپنے پاس سے
ہتھیار دنکی تواضع کرتے تھے۔

اور امانت ہر عضو کی آدمی کے بدن سے جدا جدا ہی آنکہ کی امانت یہ ہی کہ دیکھنے کی چیزون
کو دیکھے اور جو لایق نہ دیکھنے کے ہون اونکو نہ دیکھے اسیطرح کان کی امانت یہ ہی کہ نالایق
باتونکو نہ سنے اور سنی ہوئی جو کہنے کی لایق نہون اونکو نہ کہے اور زبان کی امانت یہ ہی
کہ سیدھی اور سچی بات کہے اور کسی پر جھوٹ بہتان نہ باندھے اور ہاتھہ کی امانت
یہ ہی کہ دوسرون کے مال و اسباب کو فریب دیکر کے نہ لے اور جو چیز چھونے کی نہووے
نہ چھوئے پانون کی امانت یہ ہی کہ بیہودہ نہ پھرے اور نیک کام کیواسطے چلے
تو مضایقہ نہین دل کی امانت یہ ہی کہ ہمیشہ کینہ اور حسد و بغض سے پاک رہے فی الجملہ
جو شخص نیکی کا طالب ہو اوسکو لازم ہی کہ کبھی کسی کام مین امانت نہ چھوڑے
تاکہ دونو جہان کی سعادتین حاصل کرے۔

امانت کی برعکس فعل کو خیانت کہتے ہین جیسے کسیکی امانت سے انکار کر جانا یا اوسمین

نہین رکھتا امانت داری خالق اور مخلوق دونو راضی ہوتی ہین اور سب چھوٹے بڑے کام دنیا کی امانت پر موقوف ہین۔

امانت اور دیانت اسکو کہتے ہین کہ ایک آدمی کو ایک شخص کچھ مال اسباب بضرورت روانگی سفر یا اور کسی مصیبت کی باعث سے اس شرط پر سپرد کرے کہ جب مجکو ضرورت ہوگی لیلونگا تو اوس آدمی کو چاہیے کہ اوسکی چیز کو کمال احتیاط سے رکھے چھوڑے اور جسوقت وہ آکر طلب کرے فوراً بجنس اوسکے حوالہ کردے یا کوئی اوسکو کسی مقدمہ مین وکیل کرکے کہین بھیجے تو لازم ہے کہ اپنے موکل کی بھید کو کسی پر ظاہر نکرے اور جسکے پاس بھیجا ہو اوسی کی پاس جاکر ودیعت بیان کو بذریعہ زبان حوالہ کرے۔

علاوہ اسکے اور اور باتون کو بھی اسی پر قیاس کرلو جو شخص ایسا کرتا ہے وہ کمال دیانت دار اور امین ہے لوگ اوسکا بہت اعتبار کرینگے اور امانت کچھ روپیہ پیسہ پر ہی منحصر نہین بلکہ بشر کو ہر کام مین امانت داری چاہیے جیسے کوئی اوسکی رای و تدبیر پر اعتماد کرکے کسی مقدمہ مین اوس سے مشورت کرے اور صلاح پوچھے تو اوسکو نیک صلاح دینا واجب ہے اگر جان بوجھکر اوسکو ایسی بتائے کہ جسمین اوسکا نقصان ہو تو یہ امر خیانت مین داخل ہے اگر دشمن بھی اوس سے صلاح پوچھے

تو کسین ننگی عورت پر نظر جا پڑی اسی وقت اوپر سے اوتر آئی اور دھرم شاستریون
کو بلوا کر پوچھا کہ اگر باپ اپنی بیٹی کو قصداً برہنہ دیکھلے تو اوسکی کیا سزا ہی انھون
نے کہا کہ اوسکی مقدور کے موافق جرمانہ لیا جاوی راجہ نے دیوانون کے نام حکم بھیجا کہ
ساٹھ ہزار روپیہ ہماری دستخط سے وضع کر کے خزانہ مین بمد جرمانہ جمع کرو اور
دھرم شاستریون سے کہا جب ہیم جانتے ہین کہ ہماری مکان رعیت کی مکانون سے
بلند ہین تو پھر اونکی چھتون پر کیون چڑھین کہ اور ونکی بی پردگی ہووی یا کوئی ننگی
کھلی عورت نظر آوے رعیت ہماری بیٹا بیٹی کی جگہہ ہی جب ہم ہی اپنے نفس کو سیاست
نکرینگے اور گناہ سے نہ بچینگے تو ہماری اولاد ہم سے کب ڈریگی اور بری کامون سے
کیونکر کنارہ کریگی ۔

الحمد للہ کہ آج ہماری سرکار فیض آثار گورنمنٹ عالیہ کی نیت ایسی نیک اور شب
و روز رفاہ عام و اسایش رعایا کے کامون مین مصروف ہی کہ اوسکی شکر گذاری ہم سے
ہم لوگون سے نہین ہو سکتی اللہ تعالی ایسی نیک نیت اور رحم دل سرکار کو مدام ہمارے
سر پر سایہ گستر رکھے ۔

امانت اور دیانت کی فضیلت مین

یہ صفتین سب کامون مین بہتر اور ہر حال مین خوشتر ہین خاین کو کوئی دوست

پھر اوسنے سب دودھ بھینس کی بچہ اور اپنے بچونکو پلا دیا اور آپ معہ جوگن کے
بدنیتی کی عوض مین اوسدن اور رات بھوکھا رہا دوسرے دن اوسیقدر دودھ جو موجود تھا
یہ بات اکثر ہوتی ہی کہ بادشاہ یا والی ملک کی نیت بگڑتی ہی اوسکی رعیت کی
بھی نیت بگڑ جاتی ہی جسطرح -

حکایت مہاراجہ الیشری سنگہ خلف مہاراجہ سوائی جیسنگہ نی ایک باجی
سی پوچھا کہ ہمارا عہد اچھا ہی یا ہمارے باپ کا اچھا تھا باجی نی کہا آپ
مین سمجھہ لو کہ تمھارے باپ کے وقت مین ایکدفعہ میلا ہوا تھا اوسمین کسی
ساہوکار کی جوان بیٹی جو بہت زیور پہنے ہوئی تھی اپنے ساتھ والیونسے
بچھڑکر رات کو میرے جھونپڑے مین آگئی مینے اوسکے باپ کا نام پتہ دریافت
کرکے اوسیوقت جے پور مین پہونچا دی اب مین اوسوقت کی نیت کو کمال
نفرین کرتا ہون اور دلمین کہتا ہون کہ مینے بڑا جھک مارا جو ایسی دولت پرایہ
کو کہ خود بخود میرے گھر آگئی تھی گھر مین نرکھہ لی -

مہاراجہ سوائی الیشری سنگہ کی نیت ویسی نہ تھی جیسی اونکے باپ کی تھی چنانچہ
اس مقام پر ایک حکایت جو اونسے یادگار ہی بطور مشتے نمونہ از خروارے لکھی جاتی ہی -

حکایت ایک دفعہ مہاراجہ سوائی جے سنگہ جو اپنے محل کی چھت پر چڑھے

آدمی کا رزق اوتارا تھا اب جو تو نے اونکو ایک قلم موقوف کردیا تو خدا کی حکم سے
یہ تیری دولت کہ حقیقت مین اونکا رزق ہے اور جگہ لیجا کر جمع
کرتے ہین تاکہ اونکو وہانسے کھانیکو ملے یہ سنکر وہ بادشاہ دل مین کمال
پشیمان ہوا اور دوسرے دن سب نوکرونکی بحالی کا حکم دیکر جو لوگ کہین چلے بھی
گئے تھے اونکو بلوالیا پھر اوس رات کو وہی فرشتے اوسکے یہان دولت لاتے تھے۔
بادشاہ دامیر پر کیا مقرر ہے جس کسیکی نیت بگڑ جائیگی تو اوسکو بھی وہی نتیجہ ملیگا
جو بادشاہ یا والی ملک کو ملتا ہے۔

حکایت ایک جوگی کا یہ وتیرہ تھا کہ جب اوسکی بھینس جنتی تو وہ ہر روز بعد
شکم سیر ہوجانی بچہ کی بھینس کا دودھ دوہتا تھا تاہم اوسکی نیک نیتی سے اسقدر
دودھ حاصل ہوتا تھا کہ وہ معہ بال بچون کی شکم سیر ہوجاتا ایکدن جوگن کی نیت
بگڑی جوگی سے کہا کہ شہر مین کوئی بھی اپنی مویشی کی بچون کو اسقدر دودھ پلاتا ہے
جتنا تم پلاتی ہو جوگی نے کہا اچھا کل سے اسکو کم دودھ دیا کرینگے وہ بولی کم دوگی
تو تمھارے ہی ہان فائدہ ہوگا فی الجملہ دوسرے دن جوگی نے بچہ کو تھوڑا سا دودھ
پلاکر الگ کردیا اور سب دودھ آپ نے دوہ لیا مگر اور دنون کی بہ نسبت کم تھا
تب اوسنے جوگن کو ملامت کی اور کہا تیری بدنیتی سے آج دودھ کم ہانہ آیا

یہان تک نوبت پہونچی کہ باورچیخانہ مین گھی کی کمی رہنے لگی تب امیر نے حکم دیا کہ آخر گھی مین جتنا کھانا پکے اوتنا ہی پکالیا کرو ہم گھر مین مویشی ہوتی ہوئی بازار سے گھی نہ لینگے نادان یہ نہ سمجھا کہ جسقدر چھاچھ کی نئی آمدنی ہوئی اوسیقدر گھی مین کمی ہوگئی یا تو اوس آمدنی سے گھی خریدنا تھا یا اوس محصول کو موقوف کردیتا کہ کراوہر گھی مین فائدہ ہوتا کیونکہ خداتعالی نے بسبب وقف ہونے چھاچھ کے اوسکی مویشیونکی دودھ مین یہ برکت دی تھی جب اوسکی نیت بدل گئی تو پھر وہ برکت نرہی خیر جب اوسکی باورچیخانہ مین کھانا کم پکنے لگا تو فقیرون اور محتاجون کی روٹیان بند کردین آخر اوس بدنیتی نے یہ نتیجہ دیا کہ چندہی روز مین اوسکا سب کارخانہ تباہ ہوگیا اور وہ امیر کمال افلاس کی حالت مین مرا اور اب اوسکی اکثر اولاد نان شبینہ کو محتاج ہے۔

حکایت اسیطرح ایک بادشاہ نے یہ سمجھکر کہ میرے ملک مین جو آمدنی ہے وہ تو سورونی ہے کبھی کم ہی نہوگی پھر فوج اور سپاہ نوکر رکھنا اور فقیرون محتاجونکا خرچ اوٹھانا لاحاصل ہے سبکو برطرف کردیا رات کو دیکھا تو ہزارون آدمی اوسکی خزانہ سے روپیہ اشرفیونکی توڑے اوٹھا اوٹھاکر لئے جاتے ہین پوچھا کہ تم کون ہو اور میرا مال کہان لیجاتے ہو انھون نے کہا ہم فرشتے ہین خدا نے تیری سرا لاکھون

کہ کسیکو اونسے زیان نہ پہونچے نیک نیتی کا نتیجہ خیر و برکت ہی جس کسیکی نیت نیک ہوگی
اوسکا نقصان کبھی نہوگا بلکہ نیت کی برکت سے فائدے مین رہیگا اور جس شخص
کی نیت بگڑ جاے اور وہ برخلاف معمول ایسے کام مین اپنا فائدہ سوچے جو
داخل ہون تو یہ سمجھ لو کہ اسکا اقبال معرض زوال مین آگیا کئی دن بعد فقیر اور محتاج ہوجاگا
ایسے آدمی کو چاہیے کہ جب بدنیتی کی بو مجھ سے اپنے کاروبار مین علامات بد دیکھے
تو جلد اوسکا خیال دل سے نکال ڈالے اور اوسی نیت پر قائم ہوجاے کہ جو اول
تھی تاکہ نکبت اور فلاکت سے جو کہ بدنیتی کا لازمہ ہی محفوظ رہے ورنہ بصورت تغافل
کلی کے پھر کچھ تدارک ممکن نہوگا۔

حکایت ایک امیر کے گھر ہزارون گاے بھینسین تھین اونکے دودھ سے جو گھی
حاصل ہوتا تھا وہ اوسکی باورچیخانہ مین کام آتا تھا چھاچھ کو شہر کے تمام غریب لوگ
لیجاتے تھے ایکدن اوس امیر کی نیت مین یہ بات آئی کہ ہزارون آدمی روز چھاچھ لیجاتے ہین
اگر چھاچھ کی کچھ قیمت مقرر کردون تو ہر روز کسیقدر آمدنی ہوکر مہینے بھر مین
ایک بڑی رقم ہوجائیگی پس اوسنے چھاچھ لیجانے والون پر کچھ دام مقرر کرکے اپنے
نوکرونسے کہدیا کہ جو کوئی دام نہ دے اوسکو چھاچھ نہ لیجانے دو لوگون نے بناچاری
اوسکی تعمیل کی مگر نیت کے بگڑ جانے سے اوسکی مویشی کا دودھ دن بدن گھٹنے لگا

نہ کوئی خاص و عام ہی اوسکی ملاقات کی تمنا کریگا اور نہ کوئی اوس سے ملکر خوش ہوگا
بلکہ جسطرح پرندا وس درخت پر نہین جاتا کہ جسمین پھل نہوا ور ہرن اوس جنگل مین
نہین رہتا کہ جسمین پانی نہوا ور بھونرے اوس پھول پر نہین بیٹھتے کہ جس مین رس نہو
اور رنڈی اوس مرد کو نہین چاہتی کہ جسکے پاس مال نہوا ور رعیت اوس راجہ
کو نہین پوچھتی کہ جسکے پاس ملک نہوا سیطرح کوئی اوس آدمی کے پاس نہین جاتا
کہ جس مین خوش خلقی کی بو باس نہو اس ہی ثابت ہوگیا کہ انسان بغیر خوش خوئی کے
حیوان مطلق ہی۔

فی الجملہ بے خلق آدمی ایسا ہی کہ جیسے خانۂ بیچراغ اور بزم بے ایاغ اور گوہر بے آب
و خسرہ بے تاب۔

نیک نیتی کی تعریف اور بدنیتی کی مذمت

انسان کو ہر کام مین نیک نیت رہنا اور اپنے فائدہ کے لیے اور ونکا نقصان
نہ چاہنا اور جس بات مین اپنا نقصان دیکھنا وہ دوسرون کے لیے جاری نکرنا
ضرور ہی کیونکہ اوس چیز ہی جو آپ کو نقصان ہوگا وہی اور کو ہوگا اور اپنے نقصان
ہونے مین تو کچھ گناہ نہین مگر اور کے نقصان ہوجانے مین البتہ گناہ ہی کسواسطے
کہ یہ نقصان اوسکا اپنی باعث سے ہوا پس آدمی کو ایسی باتون سے پرہیز کرنا چاہیے

اخلاق حمیدہ ایسی شی ہی کہ لوگ خواہ مخواہ اوسکی خریدار ہوتی ہین اور جس چیز کا نام محبت ہی وہ اسی سی پیدا ہوتی ہی پس یہ محبت بیغرض ہی کہ اسمین کسیطرح کی فوائد دنیوی کا علاقہ نہین فقط بطور تفریح طبع کی ہی اور یہی محبت پایدار بھی رہتی ہی اور ہمیشہ اس سی ہنسی خوشی اور دل لگی کا لطف اوٹھتا ہی برخلاف اوس محبت کی جو غرض سی ہو کہ آخر کو وہ جاتی رہتی ہی اور بعض اوقات اوس سی رنج حسد اور کینہ پیدا ہوجاتا ہی کسیسے کیا خوب کہا ہی شعر چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد ✤ صد حجاب از دل بسوئی دیدہ شد ✤ فی الجملہ محبت بیغرض جو حسن اخلاق سی بنتی ہو عجب و بیسبب سلسلہ ہی کہ وہ کسی طرح قطع نہین ہوسکتا راجہ بھوج نی اسباب مین کیا خوب فرمایا ہی کہ باندھنے کیواسطے بہت چیزین ہین مگر اونکو توڑکر سب کوئی چھوٹ جاتا ہی اور محبت کی رسی ایسی ہی کہ اوسکو کوئی بھی توڑ نہین سکتا دیکھو بھونرا بڑی بڑی لکڑیون کو کاٹ ڈالتا ہی لیکن جب کنول کی پھول مین بند ہوجاتا ہی تو محبت سی قید مین رہنا تو اختیار کرتا ہی مگر اوسکو کاٹ نہین سکتا۔

اور جس مرد کی قامت حال پر قبائے اخلاق درست نہو اور وہ ہزار دولتمند اور توانگر ہی تو ہوا کرو ہمیشہ نیکنامی اور ہر دل عزیز ہونے سے محروم رہیگا جو ہر مانند بازار نکو ئی و خریداران متاع خوشخوئی اوسکی جنس قلبی کو ایک جو کے بدلے نہ لینگے

پانچوین دیو جن پری بھوت وغیرہ کا خوف ہوتا ہی سو یہ محض وہم اور آدمیون کی ناواقفی اونکی حقیقت سی ہی اگر اونکو بے حقیقت سمجھ لین تو پھر کچھ بھی خوف نہو سکبر کا علاج کتب تواریخ کی مطالعہ ہی ہو سکتا ہی کیونکہ اونمین مغرور اور متکبر لوگون کی بہت ایسی سرگذشتین لکھی ہین جنسی عبرت ہوتی ہی علاوہ اسکے کتب اخلاق مین بہت ایسی باتین لکھی ہین جنسی ہر طرحکا تجربہ حاصل ہوتا ہی فی الجملہ تہذیب اخلاق کی علم اور عمل ہی صحت نفسانی کی حفاظت ہوتی ہی

چھٹی فصل اس بیان مین کہ تہذیب اخلاق بڑا جوہر ہی

جیسے کہ ہر چیز مین کوئی نہ کوئی جوہر ہوتا ہی اور دنیا مین اوس جوہر کی ذریعہ سے اوسکی بہت قدر ہوتی ہی اسیطرح آدمی کا جوہر خلق ہی کہ جس سی وہ اپنے ہمسرون مین بزرگی اور برتری پاتا ہی ہر محفل مین اوسکی تعریف ہوتی ہی اور اہل عالم اوسکے ملنے کی آرزو رکھتے ہین اور جب وہ ملتا ہی تو اوسکی بہت کچھ تعظیم و تکریم کرتے ہین۔

یہ دنیا ایسی جگہ ہی کہ اس مین ہر آدمی غرض اور مطلب کی سوا کسی سی کچھ کام نہین رکھتا اور جس سی کچھ غرض اور مطلب نہو اوسکو کوئی پوچھتا بھی نہین مگر صاحب خلق اور دانشمند لوگون سی بغیر غرض بھی آدمی ملاقات رکھتے ہین کیونکہ

ایک اپنے اعمال ناشائستہ کے بدلہ کا جو غیر کی نسبت ہو اوسکا علاج یہ ہی کہ حرکات سابقہ سے توبہ کرے اور اوس سے عذر کرکے معاف کرا لیوے اور آیندہ ایسی حرکت نکرے دوسرے غیر کے بد ارادہ یا بد عادت سے اسکا علاج صبر ہی کہ بے صبری سے بھی کچھ نتیجہ نہین اور کیا معلوم کہ اوسکی ارادہ مین وہ نہو جو اسکے گمان مین ہی یا عادت اوسکی عام سے بد نہو جو تجربہ سے مظنون ہی۔

تیسرے موت کا خوف یہ بہت بڑا خوف ہی خصوص مجرد روحی محبوسی اور تنگی سے زیادہ موت کا خوف ہونے لگتا ہی اسکا علاج یہ ہی کہ مطلق خوف دلمین نرکھے اور سمجھے کہ موت سے کوئی نہین بچا سکبو مرنا ہی اور پیش از وقت کوئی نہین مرتا چوتھے خوف روز حساب کا سو یہ جاہل اور نادان کو زیادہ ہوتا ہی جنسے بسبب افعال ناشائستہ جو عوام کی آسایش مین خلل انداز ہون صادر ہوتی ہین عقلمند اور مہذب آدمیونکو یہ خوف کم ہوتا ہی کیونکہ اونکا عمل علم اخلاق پر ہوتا ہی اور علم اخلاق فقط واسطے سد باب اعمال بیجا کی وضع ہوا ہی جو اوسکی راہ پر چلے گناہ سے بچے اس علم کی اصل منشا اور کا خلاصہ یہ ہی کہ جس سے کسی مخلوق کو رنج نہووے وہ گناہ نہین ہی اور جس سے بغیر رنج کسی کے دوسرے کو راحت پہونچے وہ ثواب ہی پس چاہیے کہ اسپر عمل کرین اور کسیکا خوف مطلق نرکھین۔

دوسرے بے عیب ذات خدا کی ہی آدمی کی نفس مین اگر دس ہنر ہوتی ہین تو ایک عیب بھی ہوتا ہی اور یہ آدمی اوس آدمی سے بہتر ہی کہ جس مین دس عیب ہون اور ایک ہنر اور صاحب اخلاق کی ذات مین اگر ایک دو عیب مثل تکبر اور حسد وغیرہ کے ہون تو اونکا دور ہونا اگر وہ چاہے تو اوسی علم کی تدبیرون سے ہوسکتا ہی کیونکہ حکمانے ان عیبونکو امراض نفسانی لکھا ہی اور ہر ایک کی علاج بہت معقول اور آسان قرار دیے ہین چنانچہ اوس حرص کا علاج جو بشر کو تفریط شہوت سے اور ونکا حال دیکھکر پیدا ہوا اور وہ اپنی قوت افعالی پر نگاہ نکرے یہ ہی کہ اپنے کم مرتبہ والے پر نگاہ کرے اس مرض سے صحت حاصل ہوگی۔

تعصب مذہب کا علاج یہ ہی کہ صلح کل کے مسائل پڑھے اور خدا کو رب العالمین سمجھکر اپنے مذہب کی پاسداری سے اور مذہب والونکی عداوت دل مین نرکھے۔

غصہ کا علاج یہ ہی کہ شربت یا ٹھنڈا پانی نوش کرے اگر بھوکا ہو تو طعام کھاوے کھڑا ہو تو بیٹھ جاوی غرض کہ تبدیل حالت کرے اور دلکو دوسری طرف لگاوے۔

اور جو شخص کہ تفریط غضب سے متحمل ستم اور ذلت کا ہوتا ہی اوسکا علاج اس سے بہتر نہین کہ سفر دریا کرے اور میدان جنگ مین جاوے کہ دلیر ہووے۔

خوف کے علاج - یہ کئی صورتون سے ہوتا ہی۔

دانا وہ شخص ہی جو دوسرون کی حرکات سکنات کو اپنے قول فعل سے مطابق کرکے
اچھی بات کو منتخب کرلیتا ہی اور بری بات کو چھوڑ دیتا ہی۔
اور نیکو خصلتی کی بہترین علامتون سے یہ تین چیزین ہین ایک غصہ کی وقت بردباری
دوسرے تنگدستی کی وقت بخشش۔ تیسرے قدرت کی حالت مین عفو۔
اسیطرح اور بہت عمدہ ومفید علامتین اور باتین کتب اخلاق مین لکھی ہین جنکی اس
مختصر مین گنجایش نہین طالب علمونکو چاہیے کہ اونپر عمل رکھین اور کمالات ظاہری
وباطنی حاصل کرین اور ان کتابون سے بے انتہا آدمیون نے فیض پایا ہی۔

فصل پانچوین امراض نفسانی کے علاج مین

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ بہت آدمی علم اخلاق کو پڑھکر بھی ویسے بداخلاق
اور تندخو رہتے ہین یا اونمین کوئی عیب مثل تکبر وبخوت وغیرہ کی ہوتا ہی تو اوسکا
جواب یہ ہی کہ صرف پڑھ لینے سے ہی اخلاق کا اثر آدمی کے دل پر بخوبی نہین ہوتا
اوسکے لیے عمل ضرور ہی کوئی علم ہو جبتک اوسپر انسان عمل نکریگا اوسکے فوائد کلی حاصل
نہونگے اور اخلاق کے علم کو تو سراسر عمل درکار ہی جو لوگ اوسکی کتابین پڑھ لیتے ہونگے
اور اونکی احکام اور مسائل پر عمل اور توجہ نکرتے ہونگے اسلیے تم اونکو الزام لگاتے ہو اور
یہ الزام تمھارا علم پر نہین ہوسکتا کیونکہ اوسمین اپنا اثر موجود ہی۔

تیسری لوگونکا عیب نہ ڈھونڈھنا کیونکہ کوئی بشر عیب سے خالی نہین اور خداوند تعالی باوجودیکہ بے عیب ہی ہمیشہ اپنے بندونکی عیب دیکھتا ہی اور چھپاتا ہی

چوتھے یہ کہ اگر کسی سے بُرا کام ہوگیا ہو تو اچھا بیان کرنا۔

پانچوین گنہگارونکا عذر قبول کرنا کس لیے کہ کوئی بشر خطا سے خالی نہین ہی

چھٹے محتاجونکی حاجت برلانا۔

ساتوین لوگون کے کام برلانے مین اپنے اوپر تکلیف اوٹھانا۔

آٹھوین اپنے نفس کا عیب دیکھنا۔

نوین تازہ دل اور خوشحال رہنا۔

دسوین لوگون کے ساتھ نرمی اور محبت کی باتین کرنا۔

شعر شیرین زبانی و لطف و خوشی ✤ توانی کہ پیلے ببوئے کشی ✤

فریدون بادشاہ سے پوچھا کہ نوکرون کو کس چیز سے خوش رکھنا چاہیے کہا کہ نرمی اور بردباری سے پھر پوچھا کہ مشکل کو کس چیز سے آسان کرے کہا موافقت اور تسلی دینے سے کس لیے کہ جو کام نرمی اور مدارا سے حاصل ہوتا ہی وہ سختی اور شجاعت اور ہتیار سے حاصل نہین ہو

وہ آدمی کہ جو دل سے تو صاف نہو اور ظاہر مین تہذیب اخلاق کے طریقون پر چلے تو اوسکی یہ بناوٹ دغابازی سے کم نہین بابالال داس نے عالمگیر بادشاہ کو کیا اچھی ہدایت کی تھی۔

حکایت یعنی جب عالمگیر چاہتا تھا کہ ہندؤن کو زبردستی کلمہ پڑھاکر مسلمان کرلے تو ایکدن بابالال داس سے اسکی صلاح پوچھی بابالال داس نے اور تو کچھ جواب نہ دیا مگر اپنے چیلہ کو کلمہ کا ایک کھوٹا روپیہ دیکر فرمایا کہ بازار جاکر اسکو بھنا لا چیلے نے وہ روپیہ واپس لادیا اور کہا کہ کھوٹا ہی بابالال داس نے کہا کھوٹا کیسا سیر تو کالکھ ہی چیلہ نے کہا اندر سے کھوٹا ہی کلمہ کچھ کام نہین آتا بابالال داس نے کہا جب کھوٹا روپیہ ہی کلمہ کے حرفون سے نہ چلا تو پھر انسان بغیر دلکی صفائی کے فقط کلمہ سے کیونکر نجات پاویگا عالمگیر یہ سُنکر دل مین بہت پشیمان ہوا اور لاجواب ہوکر اپنے ارادہ سے باز آیا۔

چوتھی فصل خوش خلقی کے علامات

حکیمون نے کہا ہی کہ خوش خلقی کی دس علامتین ہین۔

ایک یہ کہ اچھے کام مین لوگون سے مخالفت نکرنا۔

دوسرے ہر کام مین انصاف کرنا۔

ویسے ہی صاحب خلق اپنے دلکی صفائی سے عالم قدس کی سیر کرسکتا ہی اور کسیکا محتاج نہین رہتا

تیسری فصل تصفیہ باطنی یعنی دل کی صفائی کے بیان مین

چاہیے کہ دلکو حسد بغض کینہ عداوت ونفاق وغیرہ ہر طرحکی خبیث باتون سے پاک اور صاف رکھے کیونکہ تہذیب اخلاق کے کمالات حاصل کرنیکے لیے دلکی صفائی عمدہ وسیلہ ہی اور دلکو آینہ سے تشبیہ دیتے ہین اگر آینہ صاف ہو تو اوسمین جو دیکھو وہی نظر آتا ہی اور جو اوسپر سیطرحکا زنگ ہو تو خاک بھی نہ دکھائی دے پھر جب اوسکو صاف کرین تب کام دے۔

دوسرے آینہ کو جیسی صورت دکھاوین ویسی ہی قبول کرے نیک اور بد کی تمیز نکرے یہ ہی حال دلکا بھی ہی کہ اوس مین جو ارادہ اور منصوبہ قائم کرو وہی قائم ہوسکتا ہی خواہ بدی کیطرف رجوع کرو خواہ نیکی کیطرف غرض ہر طرف دوڑانے سے دوڑنے لگتا ہی اس صورت مین لازم ہی کہ ہمیشہ نیکیونکی طرف دل کو مائل کرے اور بُری باتون کے خیالات کو بالکل اوس سے باہر نکال ڈالے تاکہ اوسکو تصفیہ باطنی کے ذریعہ سے کمالات روحانی مین وہ قوت پہونچے کہ جو ضعیف البصر کو صاف اور عمدہ عینک سے پہونچتی ہی۔

ایسے لوگون کی صحبت رکھے جو کمال مہذب اور مودب ہون نیکون
کی صحبت کو انسان کے اخلاق پر ایسا اثر ہی کہ جیسا پارس کو لوہے
کے ساتھ ہوتا ہی بیسر و پا اور آوارہ آدمیون سے ہرگز سروکار نرکھے
کہ اونکی صحبت سے سوائے خوار اور بے اعتبار ہونیکے اور کیا حاصل ہی
جیسے کوئی شراب خانہ مین جاکر بیٹھے اور ہرچند شراب نہ پیئے مگر سب اوسکو
خراباتی کہینگے اور جو مدرسہ یا عبادتگاہ وغیرہ مین آمد و رفت رکھے اور
باطن مین بُرا بھی ہو تو اوسکے دیکھنے والونکو اوسکے حق مین نیکی کا گمان
ہوگا پس جب ظاہر مین اچھی باتون کے برتنے سے یہ رتبہ حاصل ہوتا ہی
تو ظاہر و باطن یکسان ہوکر نیک چال چلن اور اچھی عادتونکو اختیار کرنے
سے کسقدر سعادت مندی اور روشندلی حاصل ہوگی ۔

حکیمون نے فرمایا ہی کہ آدمی تہذیب اخلاق سے دغا و فریب اور بہتان کو
چھوڑکر عفت عدالت اور امانت وغیرہ خصلتین حاصل کرتا ہی اور ہر آفت
کہ جسکی پیدایش اخلاق ذمیمہ سے ہوتی ہی اوس سے دور رہتی ہی اور اوسکا
دل ہر قسم کی کدورتون اور کلفتون سے صاف ہوکر مثل آینہ کے روشن
ہوجاتا ہی اور جسطرح مشکی ہرن اپنی ناف کی مشک کی خوشبو سے مست رہتا ہی

رہی تدبیر منزل سو وہ بالکل تہذیب اخلاق کی محتاج ہی جب تک آدمی کو یہ حاصل نہ ہو اوس مین کچھ بھی سلیقہ پیدا نہ کرے

دوسری فصل تہذیب اخلاق کے معنی اور تعریف مین

خلق کے معنی ہین خوے اور عادت اخلاق اوسکی جمع ہی اور تہذیب کے معنی ہین پاک کرنا اور اصلاح دینا پس چال چلن عمدہ کرنے کو تہذیب اخلاق کہتے ہین

کل مخلوقات تین قسم کی ہی

ایک فرشتہ جو عقل رکھتے ہین اور خواہش و غضب نہین رکھتے

دوسرے حیوان کہ خواہش اور غضب رکھتے ہین اور عقل نہین رکھتے

تیسرے انسان کہ خواہش و غضب و عقل تینون رکھتا ہی

اگر یہ خواہش و غضب کو عقل کے مطیع کرے تو فرشتون سے برتری پاوے اور جو عقل کو خواہش و غضب کے مغلوب کرے تو حیوان سے بھی کمتر ہو جاوے کیونکہ یہ اونکی عادت ہی اور اسکا کسب اسصورت مین آدمی کو کسب فضائل اور کمالات کا خیال رہے جس بات مین کہ رزیلت یا بدنامی متصور ہووے اوسکے پاس نہ جاے اور ہمیشہ

اور دنیا و آخرت کی نیکنامی کا ذخیرہ اوٹھاوے اور جسطرح منتظم
اور علم دوست بادشاہون کے عہد مین ملکون کے میدان ظلم
اور فساد کے گرد و غبار سے پاک و صاف رہتے ہین اسیطرح
مودب اور تربیت یافتہ رعایا کے بادشاہ سیاست مدنی کے اکثر جزوی
و کلی حدود اور حصون کے ضبط اور ترویج کے تردودون سے اسودہ حال
اور فارغ البال ہوتے ہین ہندوستان کے اون اگلے بادشاہون اور
رعایا کے حالات کہ جب اونمین علوم اور تربیت یافتگی کا رواج بدرجۂ
کمال تھا اس مقال کی مثال ہو سکتے ہین*

اس بیان سے میرا یہ مطلب نہین ہی کہ سیاست مدنی محض ایک شی
فضول اور ناکارہ ہی اور نہ کوئی ایسا خیال کرے کیونکہ وہ بھی اپنی
موقع پر بڑی کارآمد اور رفاہ خلایق کو کمال مفید ہی مین نے صرف تہذیب
اخلاق کے تھوڑے سے کمالات ظاہر کرنے کے لیے ایکدو جگہ اوسکا
مقابلہ کیا ہی تاکہ ناظرین کتاب کو اوس کے فضائل مجملاً بخوبی
معلوم ہو جائین —

* اسٹریبو صاحب کی تاریخ جلد ۵ صفحہ ۴۸۰ مطبوعہ ۱۸۵۸ء

کیونکہ اس مین جو قاعدے ہین وہ ایسے اچھے لوگون کے باندھے ہوئے
ہین کہ جنکے افعال مطابق اقوال کے تھے پس بموجب نقل مشہور کہ جو
کوئی اچھونکی پیروی کرے رفتہ رفتہ اچھا ہوجاوے مرزا غالب
نے کیا اچھا کہا ہے شعر چاہیے اچھون کو جتنا چاہیے ۔ وہ اگر
چاہین تو پھر کیا چاہیے ۔ مین کہتا ہون کہ اگر تمام جہان سے تہذیب
اور تربیت کی رسم اوٹھ جاوے اور سیاست مدنی برقرار رہے تو
عالم کا کچھ انتظام نہو اور جو تمام دنیا کے آدمی مہذب اور تربیت یافتہ ہون
اور سیاست مدنی رائج نہووے تو نہو نظام عالم کبھی برہم نہونے پاوے
کیونکہ جب آدمیون مین شرارت اور بدمعاشی کا مادہ ہی نرہیگا تو
پھر ایسے فعل کا ہیکو کوئی کریگا کہ جسکے لیے سیاست مدنی کی حاجت ہو
اور غور کرو کہ سیاست مدنی ایک حاکم قوی اور بادشاہ منتظم کی
محتاج ہے اور اوسکے اجرا کے لیے اوسکے قواعد اور اصول اور
حدود کی بخوبی پابندی اور ملحوظی چاہیے تاکہ وہ افراط اور تفریط
مین نہ پڑکر بجاے انتظام کے اختلال پیدا نکرے اور تہذیب
اخلاق کو کسی قید کی احتیاج نہین ادنی و اعلی ہر شخص اوسپر عمل کرسکے

اور اونمین ایک دوسرے سے کتنا تناقض رکھتا ہی مگر پھر بھی اون کے
اصول تہذیب اخلاق پر مبنی ہین اور آپ نے اکثر مذہبونکی کتابین دیکھی ہین
اور اونکے مسائل شرعی پر غور کرنے سے جو نتیجہ نکالا ہی وہ آدمی کے اخلاق
پر ایسا اثر رکھتا ہی کہ جیسے حکیمونکی نصیحت اس سے ثابت ہوتا ہی کہ اخلاق
اور عادات کے سنوارنے اور چال چلن کے درست کرنے سے انسان
کامل ہوجاتا ہی اور یہی باعث ہی کہ تمام جہان کے دانشمندون نے سارے
مذہبونسے اس شریف علم کو پسند کیا ہی کہ جس سے معاش اور معاد کی درستی
ہوتی ہی اور عالم کا سلسلہ بخوبی انتظام پاتا ہی اگر کوئی کہے کہ انتظام تمدن
مین تو سیاست مدنی کو بڑا دخل ہی تو ہمنے مانا مگر سیاست مدنی تہذیب اخلاق
کے برابر فضیلت نہین رکھتی کیونکہ سیاست مدنی شریر اور بدمعاش آدمیون
کے سزا دے کافی پہونچانے مین فقط خلایق و آسایش عوام کو مدد دیتی ہی
لیکن اون لوگون کی طبیعتون سے اخلاق ذمیمہ اور اطوار ناہنجار کو کہ جنکی
بدولت وے بیجا حرکتین صادر ہوتی ہین محو اور مستاصل نہین کرتی پایہ
البتہ تہذیب اخلاق مین ہی کہ جو کوئی اوسکے علم پر عمل کرے بداخلاقیون
کی اصلی قباحتون سے مطلع ہوکر نیک عادتون کیطرف رجوع کرسکے

گلدستۂ ادب

پہلا حصہ

تہذیب اخلاق کے بیان مین

فصل اول تہذیب اخلاق کی فضیلت مین

حکما نے واسطے انتظام عالم اور تربیت بنی نوع آدم کے تین ضابطہ مقرر کیے ہین
اوّل وہ جو ایک شخص سے متعلق ہو اوسکا نام تہذیب اخلاق ہے
دوسرا وہ جو ایک گھر کے آدمیون سے متعلق ہو اوسکا نام تدبیر منزل ہے
تیسرا وہ جو ایک شہر یا ایک ولایت کے آدمیونسے تعلق رکھتا ہو اوسکا نام سیاست مدنی ہے
اگرچہ ان تینون مین ایک کو دوسرےسے ایسا تعلق ہے کہ جیسے پڑھنے کو لکھنے سے ہے
یعنی بغیر پڑھنے کے لکھنا نہین آتا اور بغیر لکھنے کے پڑھنا مگر تہذیب اخلاق
کو انسان کے کامل کرنے مین بڑا دخل ہے اور دیکھو دنیا مین کتنے مذہب ہین

صفحہ		صفحہ	
۱۴۴	طرح طرح سے فضل الٰہی مبذول ہوا	۱۴۸	آدمی ہونا دشوار ہے
۱۴۴	حکایت لارنس صاحب اور راجہ بیکانیر کے راجہ کی	۱۴۹	نبذہ نکتہ اور قاعدے کلیہ مثالوں کے ساتھ
۱۴۵	اخراجات کے بیان مین	۱۵۴	متعد و نصیحتین سیاقۃ الاعداد کی صنعت سے
۱۴۷	ہند کے حکما کی رائے		
۱۴۸	امور متفرقہ کے بیان مین	۱۶۹	خاتمہ



صفحہ		صفحہ	
۱۱۳	حکایت ایک سوار اور کئی مزدورون کی	۱۲۵	نیک نیتی
		۱۲۶	محنت تدبیر اور ہمت
۱۱۴	جعلسازی کی مذمت مین	۱۲۸	تحریر و تقریر
۱۱۵	حکایت ایک جعلساز بندر کی	۱۲۹	خیالی باتون سے احتراز
۱۱۶	خاتمہ اور حاصل کلام	۱۳۰	حکایت ایک سوداگر کی
۱۱۹	دوسرا حصہ	۱۳۰	خدا کے فضل و کرم پر وثوق کامل رکھے
۱۱۹	معاش کا بیان		
۱۲۱	معاش کے لیے جو باتین ضرور ہین اونکا ذکر	۱۳۱	حکایت ایک قحط زدہ شاہزادی کی
״	راستبازی	۱۳۱	حکایت ایک بادشاہ اور حکیم کی
۱۲۲	خوش اخلاقی	۱۳۵	حکایت ایک خداشناس تیر کی
״	اصول کی پابندی	۱۳۷	حکایت ایک مولوی کے بیٹے کی جسکو رحمت الہی نے پالا
۱۲۳	قائم مزاجی		
۱۲۴	انتظام اوقات		
۱۲۵	علو حوصلگی	۱۴۸	حکایت ایک گوجر کی جس پر

صفحہ		صفحہ	
۷۶	حکایت سوار اور سانپ کی	۹۴	غصہ کی مذمت مین
۷۷	صبر کے فوائد	۹۶	حکایت ایک کوتوال کی
۷۸	حکایت ایک وزیر کے بیٹے کی	۹۸	حکایت ایک سپاہی کی جو بیل کو مار کر پشیمان ہوا
۸۲	حکایت شیر اور روباہ کی		
۸۵	حکایت مارواڑ کی قحط زدونکی	۱۰۰	حکایت ایک بادشاہ اور قیدی کی
۸۶	نااتفاقی کی برائیان		
״	حکایت ایک امیر کے بیٹونکی	۱۰۲	حکایت جاہل اور فاضل کی
۸۸	حکایت تین بیلون کی	۱۰۱	حسد کی مذمت مین
۸۹	ایک دلچسپ تاریخی ذکر	۱۰۴	حکایت راجہ بھوج اور ایک حاسد کی
״	حکایت چنگیز خان کی نصیحت میرو	۱۰۸	حکایت راجہ جیسنگھ اور ایک حاسد کی
۹۰	اکبر بادشاہ کی نصیحت	۱۰۹	حکایت ایک حاسد بدمذہب کی
״	راجہ بھوج کی تقریر	۱۱۰	مکارون اور دشمنون کی فریب سے بچنا چاہیے
۹۱	غرور کی مذمت		
۹۲	حکایت جمشید ضحاک فریدون کی	۱۱۱	حکایت زاغ اور روباہ کی
۹۳	حکایت ایک مغرور کی	۱۱۲	حکایت بندرونکی عدالت کی

صفحہ		صفحہ	
۴۹	حکایت ایک احمق کی	۶۲	حکایت ایک نیکبخت عورت کی
۴۹	حکایت نوشیروان اور ہندروم چین کے بادشاہون کی	۶۲	حکایت ایک جوانمرد فیاض کی
۵۰	وعدہ اور وفا کے بیان مین	۶۳	حکایت شاعر پوپ کی
۵۰	حکایت ظالم سنگہ جبالا کی مصاحب کی	״	حکایت ایک سخی راجہ کی
۵۱	حکایت ایک سچے دوست کی	״	حکایت ایک جوانمرد امیر کی
۵۲	حکایت محمود خان کی	״	حکایت ایک آزاد کی
۵۳	حکایت ایک صادق الکلام نواز کی	״	حکایت ایک شخص کی
۵۴	حکایت مرد عورت کی	۶۴	حکایت ایک کریم النفس راجہ کی
۵۵	سخاوت اور تواضع کے بیان مین	۶۵	حکایت اورنگ زیب دیوان کی
۵۷	حکایت ایک جوانمرد زخمی کی	۶۶	احسان کے بیان مین
״	حکایت ایک راجہ کی	۶۸	حکایت ایک مخبر کی
۶۱	حکایت راجہ بکرماجیت کی	״	حکایت میگناٹن صاحب کی
״	حکایت ایک رحم دل سوار کی	۶۸	حکایت شیر اور خرگوش کی
		۷۰	حکایت ایک نیکذات بادشاہ کی
		۷۱	حکایت جونکی سیرت مین

صفحہ	
۲۵	حکایت راجہ بھوج کی عہد کی
۲۶	حکایت ایک متدین کبوتر کی
۲۸	حکایت والدہ راقم کی دیانتداری کی
۳۰	راست گوئی کی صفتیں اور فائدے
۳۱	حکایت خراسان کی ایک جاسوس کی جو سچ بولنے سے کامیاب ہوا
۳۲	حکایت ایک شخص کی جو سچ بولنے کے فیض سے حجاج ظالم کے پنجہ عقوبت سے بسلامت لے گیا
۳۴	نصیحت مسترشد خلیفہ کی
۳۴	حکایت ایک سچے منشی کی
۳۵	حکایت ایک برہمن کی جو جھوٹ سے تائب ہوا
۳۶	حکایت ایک جھوٹے لڑکے کی
۳۸	حکایت تیشی اور شکاری کی
۳۸	حکایت ایک نیت وزیر کی
۳۹	گفتگو کے آداب اور خاموشی کے فائدے
،،	حکایت ایک زیادہ گو خدمتگار کی
۴۰	حکایت ایک جعلساز گوے کی
۴۱	حکایت ایک پنڈت کی
۴۱	حکایت ایک حکیم کی
۴۲	حکایت ایک سست اور کاہل آدمی کی
۴۳	حکایت ایک کبیشر کی
۴۴	حکایت ایک راجہ اور جھوٹے مسلمان کی
۴۶	حکایت ایک نادان آدمی کی

فہرست کتاب گلدستہ ادب

پہلا حصہ

تہذیب اخلاق کا بیان چند فصلون مین

صفحہ ۱ پہلی فصل تہذیب اخلاق کی فضیلت مین

۵ دوسری فصل تہذیب اخلاق کے معنی اور تعریف مین

۷ تیسری فصل تصفیہ باطنی یعنی دل کی صفائی کے بیان مین جو تہذیب اخلاق کو کارآمد ہے

حکایت بابا لال و اس کی

۸ چوتھی فصل خوش خلقی کی علامات

۱۰ پانچوین فصل امراض نفسانی کے علاج

۱۳ چھٹی فصل اس بیان مین کہ تہذیب اخلاق بڑا جوہر ہے

۱۵ نیک نیتی کی تعریف اور بدنیتی کی مذمت

۱۶ حکایت ایک امیر کی جو بدنیتی سے تباہ ہوگیا

۱۷ حکایت ایک بادشاہ کی جسنے بدنیتی کا نتیجہ دیکھا

۱۸ حکایت ایک جوگی کی اسی معنی مین

۱۹ حکایت مہاراجہ بسیری سنگھ کے عہد کی

۱۹ حکایت مہاراجہ سوائی جیسنگھ کی نیک نیتی کی

۲۰ امانت اور دیانت کی فضیلت مین

۲۳ حکایت نوشیروان کی جو ایک دیانت دار آدمی کی صحبت سے عدل پر مائل ہوا



Gulzista Adab

INDIAN INSTITUTE

گلدستۂ ادب

جسمین اخلاق اور معاش کا بیان ہے

تالیف

منشی دیبی پرشاد خلف منشی نتھن لال متخلص بہ بہجت ملازم صاحبزادۂ
حامد خان جی صاحب خلف صاحبزادہ عبدالکریم خان مرحوم ابن نواب امیرالدولہ بہادر والی ریاست ٹونک

حسب الحکم جناب مستطاب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
ممالک مغربی و شمالی و منظوری عالیجاہ رفیع بارگاہ جناب ایم کیمسن صاحب بہادر
ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی

ماہ نومبر ۱۸۷۵ عیسوی
مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

Guldastaḥ-ē adab

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

